Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

بیان کتاب	نمبر صفحہ	بیان کتاب	
رہا کہ ادنی ادنی تقریب مین آسوہ جلیونکہ نظام پور کی زنانی سواریان شیخپورہ بزیارت جاتین اور وہان سے مقامات مذکورہ مین		مسلمانون کو اسقدر سیکھہ لینا امر ضروری ہے۔	۱۱
گنبد شرقی غرب رویہ جاے تنگ مین تیسری قبر ہونیکی وجہ۔	۱۵۴	اولیاء اللہ سے مقام سکر و غلبۂ حال مین جو کلمات خلاف شرع منہ سے صادر ہوتے ہین وہ دوسرونکے حق مین نہ قابل گرفت نہ لائق عمل۔	۱
معابد متبرکہ و اماکن نشان دہندہ از سکنۂ سابقہ راپڑی۔	ر	حدیث منیع و وعظ۔	۱۴
بیان بادشاہ علاء الدین خلجی الملقب بہ سکندر ثانی۔	۱۵۶	نواب قطب خان صوبۂ راپڑی کا دنیا سے رحلت فرمانا اور بہدوریہ قوم ہنود کا ریڑی پر بلوہ مچانا۔	ر
حکایت عجیب از پدر بزرگوار مؤلف کتاب ہذا۔	۱۶۰	بادشاہ سکندر لودہی کیطرف سے خانخانان لوحانی کا صوبہ ہوکر ریڑی پر آنا اور قلعۂ راپڑی پر توپ ہاے گران کا گولہ برسانا۔	۱۴
تفصیل موجب زوال و بربادی بلدۂ راپڑی۔	۱۶۳	شیخ پیر علیہ الرحمہ کا برنا و تشریف لیجانا۔	۱۴
بیان مسجد وغیرہ شکوہ آباد سراے لالہ کا۔	۱۶۵	حضرت شیخ رح کا بلندی پر نشست رکھکر فرمایا کرنا کہ مجھکو بوئے محبت شہر ریڑی سے آتی ہے۔	۱۴
بیان مصارف خانقاہ اولیاء کرام راپڑی و	۱۶۶	اب بلدۂ راپڑی مین محلہ شیخ پورہ کی بنیاد پڑی	۱۴
مذکور ظلم و طغیان غارتگران سرہتان دکن۔		سلسلۂ اولاد شیخ حامد موضع آسوہ۔	۱۴
بیان خادمان و مجاوران درگاہ شریف اولیاء اللہ راپڑوی۔	۱۶۷	سلسلۂ اولاد شیخ گدائی نظام پوری۔	ر
بے ادبیان جو مزارات مقدسۂ بزرگان راپڑی پر ظہور مین آرہی ہین۔	۱۶۸	کیفیت جلسۂ ختنہ و بیان کلاہ ہاے مرصع کا۔	۱۵
جواب استفتا رہنا بر فائدہ خاص و عام جمہور اہل اسلام۔ خاتم المفسرین امام المحدثین مولانا و مقتدانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز دہلوی	۱۷۱	تشریح سلسلۂ اولاد سجادہ نشین حضرت شیخ داؤد محلۂ شیخپورہ راپڑی۔	ر
قبور اولیاء اللہ و بزرگان دین [illegible] کا گناہ جیسا کہ فی زمانہ طوفان غضب برپا ہے۔	۱۷۲	بیان رئیس جلوہ بنگلہ۔	۱۵
		[illegible]ت شیخ پیر اور شیخ نظام دونون بہائیون کی اولاد مین مدت دراز تک اس درجہ اتحاد	۱۵

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۱۷۲	گانے بجانے کی تعریف کرنا کفر ہے۔
۱۷۳	یہ تقاریب ایام عرس وغیرہ مزارات اولیاء اللہ و بزرگانِ دین پر جو قباحتین بشتر وقوع مین آتی رہتی ہین۔
۱۷۷	زیارت قبور سے اصلی غرض یہ ہے۔
۱۷۹	سماع کے متعلق منصفانہ بحث۔
۱۸۱	ناقلین وجد صوفیاے زمان ریاضات بزرگان سلف پر غور فرماوین۔
۱۸۲	لغات سے صوفیت کی تحقیق۔
″	اقوال ناملانِ اہلِ دلان و سلطانانِ مسند عرفان۔
۱۸۸	جہال صوفی و درویش کو جو نابالغ خوبصورت لڑکون کے عشق مین۔ الانس باللہ بتلاتے ہین معلوم کرین۔
۱۹۴	تذکرہ منشی محمد عثمان خانصاحب ٹھیکہ دار سکنہ راپڑی۔
۱۹۶	دوامی ظہور کرامت بعد وصال اولیاء اللہ راپڑی از خانقاہ حضرت میان فدو صاحب رح
۱۹۷	عموماً اولیاء اللہ کی شانِ پاک مین کسیطرح کی بے ادبی کرنے اور انکے ساتھ عداوت رکھنے کا گناہ۔
	حضرت خواجہ صاحب۔ و شاہ مدار وغیرہما علیہم الرحمہ کے حاجتیون سے پوچھو دیکھو تو کیا کہتے ہین۔
۱۹۹	ایام قبور اہل اسلام کے ساتھ شرعاً یہ حکم ہے۔
۲۰۲	پیشتر اس خاندان مین دو باتین تھین اب ... ہین۔
۲۰۳	شجرۂ مشائخان طریقت متعلق راپڑی حضا... خواجگان چشت اہلِ بہشت۔
″	وہ کتب وغیرہ جن سے حالات راپڑی ... متعلق اقتباس و استنباط کی ضرورت پڑ... یہ ہین۔
۲۰۴	قصیدہ عبرتیہ و اشعار مناجاتیہ۔
۲۰۷	قطعات تاریخ از شعراء و علماء۔

تمت

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۶۳	تین شخصوں کی طرف سے قیامت میں حق تعالیٰ آپ جھگڑے گا۔
〃	والدین کی رضاجوئی کی فضیلت۔
۶۴	تکالیف شاقہ کی برداشت پر جنت ہے اور خواہشات نفسانی کے ارتکاب پر دوزخ۔
〃	ذائقہ ایمانی کا بیان۔
〃	احادیث صدقات کی فضیلت میں۔
۶۵	سخی کا ہر جگہ بول بالا بخیل کا دارین میں منہ کالا
۶۶	تمنت کفریہ پر اترانے والے عذاب آخرت سے ڈر کر تائب ہوں۔
〃	فساق - و بدانجام فساق - دیدہ عبرت کھولیں
〃	تعزیہ داروں کو ارتکاب تعزیہ داری سے توبہ کرنا چاہیے۔
۶۷	تین شخصوں کا جنت سے دوری اور خدا سے بہشت سے مہجوری ہوگی۔ اور تین گروہ کے اشخاص سب سے قبل دخول جنت سے محظوظ ہونگے۔
〃	ظہور آثار قرب قیامت معترا - بیدار شو ید ایہا الغافلون
۷۰	در معمولا عورات پردہ نشینان شرفا انسان کو بعض مقام پر فن موسیقی میں عرس قوالی کے لہجہ پر ڈھولک کی تال کے ساتھ مشاقہ بنانے کا شوق ابھار رہا ہے۔
۷	عورتوں کے عذاب کا بیان۔
	ان لوگوں کو بوئے بہشت نہ ملے گی۔

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۷۲	یتیم کے مال کھانے کا عذاب۔
۷۳	جنھوں نے حاجت سے زیادہ عمارت و مکانات بنائے [illegible] قیامت میں ان کو [illegible] اٹھانے کا [illegible]
〃	جانکر مسئلہ چھپانے والے [illegible] مسائل قرآن سے بیان کرنے [illegible] آگ کی لگام دی جاوے گی علیٰ ہذا بے علم [illegible] بے مہارت طبابت کرنی۔
۷۵	قاضیوں اور مفتیوں کے عذابوں کے بیان میں [illegible] علماء و مشائخ پر عذاب کا بیان جنکے قال [illegible]
〃	جانوروں کو ایذا دینے والوں پر جو عذاب ہوگا۔
۷۶	بیچنے کی غرض سے دودھ میں پانی ملانے والے کے عذاب کا مذکور۔
〃	مخنثوں کے عذاب کا بیان۔
〃	طوائفوں کا ناچ دیکھنے والوں اور راگ و باجہ سننے والوں کے عذابوں کے بیان میں
〃	خودکشی کے عذاب کے بیان میں۔
۷۷	لب نہ ترشنے اور [illegible] بہت بڑھانے کا عذاب۔
〃	بیاجر آدمی کے نتیجہ عذاب کا بیان۔
۷۸	زناکار کے عذاب و عقوبت کا بیان۔
۷۹	نکتہ مفید۔
۸۰	احتیاط سے رنڈی یا زانی [illegible] انکی دختر و خواہر حوالہ [illegible]
〃	[illegible] عذاب [illegible] و جانے کا بیان۔

Marfat.com

صفحہ نمبر	بیان کتاب
۸۲	چھپکر گناہ کرنیوالونکے عذاب کا بیان۔
۸۳	گواہی میں حق بات چھپانیوالے۔ اور جھوٹی گواہی دینے والیکے عذابکے مذکور میں۔
〃	جانوروں کو آپس میں لڑوانیکا گناہ۔
۸۴	شراب پینے والیکا عذاب و گناہ۔
〃	گانے بجانیوالے اور انکا گناہ و عذاب
〃	مردوں کو سونا پہننے کے عذاب کا بیان۔
	جو مرد [illegible] گا اور [illegible]
〃	جسکا حرام کھانیسے گوشت پوست بڑھا ہے وہ [illegible]
〃	[illegible] والے سود [illegible] عذاب کا بیان۔
	[illegible] والوں [illegible] کی ذلت و عذاب کا بیان۔
	[illegible] قسم کھانے کے عذاب کے بیان میں۔
	پاجامہ [illegible] ٹخنے [illegible] مذکور۔
۸۶	ہمیشہ ناپاک رہنے والیکے عذاب کا بیان۔
〃	نافرمانی کرنیوالے احکام الٰہی سے چرند و پرند [illegible] بیزار رہتا ہے۔
〃	صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ کے تارکا نیر عذاب و سزا کا مذکور۔
۸۷	قمار بازی کا گناہ۔
〃	اوروں کو نصیحت و ہدایت کرنیوالے اور خود بے عمل رہنے والے ناصح و ہادیکے عذاب کے بیان میں۔

صفحہ نمبر	بیان کتاب
۸۷	کم تولنے ناپنے والونکے عذابکے بیان پر۔
〃	پس پشت مسلمانونکی بدگوئی کنندہ کے عذاب پر۔
۸۸	قہقہہ مار کر ہنسنے۔ اور زرق برق لباس فضول گوئی کی برائی۔
〃	فحش و گالی بکنے کا گناہ۔
〃	استہزا و ٹھٹھا کرنے کا عذاب۔
۸۹	برہنہ یا لنگوٹا لگا کر سونے کی برائی۔
۹۰	اولٹے ہات سے کھانے۔ اور پیٹ لیٹنے۔ اور افسون کے پڑھنے کی برائی۔
〃	راگ و گانا شیطان کی آواز ہے۔
〃	دسترخوان پر ریزہ نان گرے ہوئے کھانیکے فائدہ میں۔
۹۱	[illegible] اور تعبیر چھینک و جمہائی کے مذکرات میں
〃	کلام اللہ بجہر پڑھنے کا بیان۔
〃	ذکر الٰہی کرنے کا بیان۔
〃	لوہے کا کڑا و بیڑی وغیرہ دست و پا وغیرہ میں پہننے کی ممانعت کہ دوزخیون کا زیور ہے۔
۹۲	چاندی کی ہنسلی و کڑے وغیرہ اطفال کو پہنانیکے عذا[illegible]
۹۳	روافض و خوارج۔ اور جبریہ و قدریہ وغیرہ فرقہ ہائے اہل ہوا کا مذکور۔
〃	مسلمانون پر لعنت کہنے کا گناہ۔
〃	ریاکاری کرنیوالے کا بیان۔
۹۴	نیک اخلاق۔ اور توحید خالصہ والونکا ذکر۔ غضب ضبط کرنے۔ اور مسلمان کی عفو خطا پر عطیہ الٰہی کا بیان۔

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
٩٤	عشاق محمدیہ کے مدارج۔
//	مسلمانونکی خدمت کردینے کا ثواب۔
٩٥	احوال از دُنیا تا آخرت۔ قبض روح وتذاکرات عالم برزخ یعنی حساب نکیرین وعذاب قبراور حشر قیامت میزان پلصراط عقوبات دوزخ وغیرہ با عاصیان ومعاملات والیان حق کے بیان مین۔
٩٦	دوزخ کے دو سانس ہین جن سے ہرسال دُنیا مین سردی وگرمی کا اثر ظاہر ہوتا رہتا ہے۔
٩٨	صفات بہشت واہل بہشت کے بیان مین۔
٩٩	دوزخ وبہشت مین حجت وبحث ہوئی۔
١٠٠	گور مومن وگور کافر کا بیان۔
//	نیک بندون اور گنہگار لوگونکی قیامت مین اللہ تعالیٰ سے ملنے کی تمثیل۔
//	بیان ہزار برس کے کافر بر دست کا جو دُنیا مین بآسائش رہا ہوگا۔
١٠١	مذکور بہشتی کا جسنے دُنیا مین ہزار برس کمال مُصیبت مین گذارے ہونگے۔
١٠٢	ہلکے سے ہلکا عذاب دوزخ ابو طالب عم رسول اللہ صلعم کو ہوگا۔
١٠٤	صغر سنی مین مرنیوالے بچون سے اور دیوانون اور مرض سے بیہوش رہنے والون۔ اور جو لوگ بعث دُوری دعوت حضرت انبیا علیہم السلام سے بیخبر مرگئے قیامت مین ان سبکے ساتھ مطالبہ مشرک نیکا بیان۔

نمبر صفحہ	بیان کتاب
١٠٤	بچون کی عبادت کا تذکرہ۔ عمر جوانی مین عبادت کرنیکی فضیلت وثواب۔ کثرت نوافل پر ثمرہ آل
//	بُنیاد اسلام کے عاملین کو جو اجر ملینگے
١٠٥	چیدہ کلام منقول عن الحکماء عظام۔
١٠٧	مُنافقین کے عذاب کا بیان مین۔
//	کفار کی ذلت اور مومنین کی عزت کا بیان۔ بروز آخرت۔
١٠٨	مسلمانونکے دخول بہشت کے باب مین۔
١٠٩	اخلاق وآداب بزرگان سے ہے۔
١١٠	شرائط ایمان کا مسلمانونکو سیکھہ لینا فرض ہے۔
١١١	کفر عاید ہونیسے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
١١٢	اِسلام تمام نیکیونکی اصل۔ اور کفر تمام بدیوان کی جڑ ہے۔
//	یہ لوگ قیامت کے دن اور تہ پصراط پر پورا نور پاوینگے۔
١١٣	یہ لوگ بے حساب بہشت مین داخل ہونگے۔
//	یہ لوگ رحمت اللعالمین کی شفاعت کے بیشتر حقدار ہونگے۔
١١٥	ان مرد وعورتونکے لئے قیامت مین آٹھون بہشت کے دروازے کھولے جاوینگے۔ ونیز مسلمانان چالیس حدیثین یاد کر لینے کی فضیلت
//	یہ لوگ اس روز ظل عاطفت [illegible]
١١٦	ونیز ان [illegible] عرش معلی کے سایہ مین جلد پاوینگے۔

Marfat.com

نمبر صفحہ	بیان کتاب
۱۱۶	بہشت مین قصر ومحل ان اعمال سے تیار ہوتے ہین۔
۱۱۷	جنت مین باغ و درخت ان علوںسے لگتے ہین۔
؍؍	ان عملون سے پلہ میزان حسنات بھاری ہوجاویگا۔
؍؍	ان عملون والے مسلمان پل صراط سے باسانی تمام پار ہوجاوینگے۔
۱۱۸	دنیا کی دوزخ اور پل صراط۔
؍؍	ہرکس باندازہ اپنے ہی اعمال حسنات سے جنت مین باغ وقصور تیار پائیگا اور لیشمار اپنے ہی افعال خرابات سے قبر وحشر مین کژدم ومار اور سور بندر نار پیش نظر لائیگا۔
۱۱۹	حرمت قرآن حمید ومصحف مجید مین۔ اور دین
۱۲۰	اسلام ومکرمت خطاب امت آخر الزمان۔
۱۲۱	اور فضائل پیغمبر الانس والجان ناسخ کل۔ اور بیان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور بیان دنیا والبلیس علیہما اللعن۔ وغیرہ بہ ثبوت آیات کلام الرحمٰن۔ اعزہ اللہ السبحان۔
۱۲۲	اتباع سید المرسلین پر کمال مبالغہ۔
۱۲۳	اقسام وتعداد اولیاء اللہ اور اونکے مدارج ومراتب مین۔
؍؍	اولیاء اللہ کی برکت سے آسمان سے پانی برستا اور زمین سے سبزہ اوگتا ہے۔
۱۲۴	حضرات انبیاء علیہم السلام۔ وصحابہ رضوان اللہ اور اولیاء اللہ علیہم الرحمہ۔ مین سے ہر ایک
	کے ساتھ جیسے کچھ کہ ہین اپنے اپنے درجہ مین۔ خیال ادب ملحوظ رہنا چاہئے ۔ ع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی
؍؍	اصلاح بہ عنیان میلاد خوانان زمان۔
۱۲۵	شعراء۔ خلاف شرع اشعار کہنے والون اور مداحین بیجا کی مذمت پر۔
؍؍	فضائل مصطفوی۔
؍؍	ذات شریف حضور کا صلے اللہ علیہ وسلم باعث امن جہان ورفع عذاب خلق اللہ کے ہونا۔
؍؍	فضائل درود شریف بدرجہ اعلیٰ واتم۔
۱۲۸	بے عمل لوگونکی مذمت مین جو اپنے تئین اولاد مشائخ وبزرگان مین فخراً۔ نازکنان رہتے ہین۔
۱۳۰	سادات عظام کو آنکھین کھولنا چاہئے۔
؍؍	قومی پیرجیون کی حکایات ورنگ ریلیون کا بیان۔
۱۳۷	عورتونکے سامنے کتاب تفسیر سورہ یوسف اردو منظومہ مشہورہ نہ پڑہنا چاہئے۔
؍؍	لطیفہ۔
۱۳۸	گور پرستون کا بھی عجب حال ہے۔
۱۳۹	پیشوائے سالکان طریقت غواص بحر حقیقت حضرت سید مظہر علیشاہ صاحب۔ پیر ومرشد مولف کتاب ہذا کی توصیف کمالات ادام اللہ برکاتہم۔
۱۴۱	یہ مرد اس عقیدہ والے کمال درجہ بے غیرت ہین اور وہ عورتین قابل طلاق دیدینے کے ہین۔

Marfat.com

نیا تحفہ عجیب و غریب بہر شائقین   ھذا کنز مخفی لرب العلمین

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون

صرف ایک نام نامی و اسم گرامی زبدۃ الواصلین قدوۃ العارفین حضرت میان قدسؔ و علیہ الرحمہ و علیٰ سائر المقبولین امم خیر المرسلین ہر کسی کے زبان زد تھا اس سے زیادہ پورے طور پر یہاں کی حقیقت حال سے کوئی واقف و آگاہ نہ تھا کہ کون کون اولیاء کاملین اس بساط ارض پر سو رہے ہیں اور کیسے کیسے اولی العزم و والا ہمم با جیش و احتشام اہل سلام اپنے اپنے وقت میں اس زمین پر گذر رہے ہیں

خلاصۂ تاریخ ریاست ایبڑی

لو ف اب

حالات صوفیائے کرام حشمتی

کے آئینہ میں اس شان جلوہ حسن ربانی۔ اور اس دریچہ میں بوستان بہار عشرت افزائی کا سیر کر کے چشمان حق بین اور قلب فرحت گزین کو منور و مسرور فرماؤ۔ اور بوقت مطالعہ مؤلف ناچیز اور اسکے مہتمم عزیز کو بھی ضرور دعا خیر سے یاد فرمائیں

تمہارے واسطے لایا بصد محنت پریشانی	... لوریز دانی
ہیں اسمیں کل نصائح یک بیک سائل رحمت ایزدی	... انکے عمل سے جنت حور لاثانی

Marfat.com

130979

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنئے گر غور سے رنج بیانی | جگر پتھر کا بھی ہو جائے پانی

حمد و سپاس اُس خالق کریم کو ہے کہ جسنے نیستی کو جامۂ ہستی پہنایا اور قلوب عارفین کو گنجینۂ عرفان اپنے کا بنایا۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن اور درود نامعدود اوس سرور دارین پر کہ جسکی بدل ہدایت سے گمراہان تیرہ دلان راہِ راست پر آئے اور شفقت تامہ فعال نافع و ضار محال و راخبار واقعات ماضی و مستقبال کے بتائے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْن۔ امابعد احقر الزمان **وصال محمد خان** ابن **عبد الرحمن خان** ساکن موضع راپڑی ضلع مین پوری غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔ کہتا ہے کہ مقابر اور مساجد ویران قریہ ہذا مذکورہ دیکھکر متحیر تھا کہ الٰہی یہ کسوقت مین اور کیونکر آباد تھین بنابران تحقیق اس وقوع کی اکثر کتابین اس مضمون کی فراہم کین تو عقدہ کشائی حاصل ہوئی جب یہ حالات لوگون کو سنائے گئے تو بعض اشخاص قرب وجوار سے مُصر ہوئے کہ یہ طول بیان زبانی یاد ہونا محال ہے جب کوئی صاحب آن کر کیفیت بزرگان خانقاہ ہم سے دریافت کرتے ہین۔ ہمکو بوجہ لاعلمی ساکت رہنا پڑتا ہے اگر لکھا ہوا موجود ہو پیش کر دیا جایا کرے خصوصاً محب صمیم محمد خیراتی خانصاحب شکوہ آبادی کا اسکی اشاعت

نم راپڑوی

Marfat.com

پر کمال مبالغہ تھا۔ اور مرشد برحق پیر روشن ضمیر حضرت سید مظہر علیشاہ صاحب کی بہی ادام اللہ برکاتہم اسپر اجازت ہوئی۔ ونیز باین امید کہ اگر کوئی صاحب اوراق ہذا کے سطالع سے محظوظ ہوں اس نامہ سیاہ کمترین خلائق کو بدعاء خیر یاد فرماوین بقول حضرت سعدی رحمۃ اللہ تعالی ؎

	غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائے	
	مگر صاحبدلے روزے برحمت	کند در کار این مسکین دعائے	

وبا اینکہ تنزل الرحمۃ عند ذکر الاولیاء تبرکاً تامل کا رجانا لہذا اختصار کے ساتھ درج کتاب کیا گیا۔ واللہ المعین والیہ التکلان۔ اور فرداً فرداً ہر ایک صاحب ولایت رتبہ کے معاصر بادشاہان ہند کا تذکرہ نیز قلم بند ہوا ہے کیونکہ جیسے باطنی انتظام عالم اولیاء اللہ کے دم سے وابستہ وقایم ہے۔ ظاہری انصرام دنیا بادشاہوں کی ذات سے منضبط و برقرار۔

بیان بزرگان اقربہم اللہ تعالی عن رحمتہ یہی

آنحضرات شیخ انصاری ہیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں جدّ اخاندان چشتیہ سلسلہ حضرات کا حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اتصال پاتا ہے طریقتاً نسل حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ تکاثر منتشرہ ہوکر ارض اطراف میں سکونت پذیر ہوئی سنہ چارسو ہجری میں ملک ہرات سے حضرت جلال الدین سالار عزا باسات سو یا نو سو یا ہزار علماء فضیلت یافتہ مقام [illegible] گڑھ تشریف لائے جو ایک شہر تھا ابین [illegible] نال بہ جنوب [illegible] حضرت [illegible] کل [illegible] یا حضرت بلال [illegible]

نے بہ مرگ خود رحلت فرمائی بروایت مختلف۔ اب وہ شہر بالکل ویران ہے بلکہ ازاد بان
نا واقفان نابود مگر اوس کی قریب ہی مین ایک موضع سریلہ کے نام سے آباد ہے
آپ کی قبر سفید بلندی اوس کہیڑہ پر واقع ہے انکی آٹھوین پشت مین **شرف الدین**
جو وزیر یا وزیر اعظم شاہ وقت ہند کے تھے پیدا ہوئے اور حضرت ابو انصاری رضہ
کی آٹھوین پشت مین آپ تھے مخدوم العلما مطاع الفضلا سراج السالکین مصباح
الکاملین حضرت مولانا **بدر الدین** شاہ ولایت برناوی پسر سعادت اثر ان جناب
اہل جاہ یعنی شرف الدین کے تھے کہ جنکے زمانہ کو پانسو پچاس برس کے قریب گذشتہ
ہوئے ان کی قبر مبارک زیارت گاہ خلائق قصبہ برناوہ مین برلب ندی ہینڈن گنبد
کے اندر جو بہت بلندی پر ہے کلان مین موجود ہے چشتیہ بہشتیہ مین ہے۔ چون حضرت
صاحب ولایت از بدایت این نصایح لوایح و وصایا ے عطایا ے وابداء نعماے فارغ
آمد وداع اینجہان فانی کردہ بقرب جوار ربانی رسید و بریاض جنت جاودانی خرامید
گویند عمر کمال آن صاحب وصال از یکصد سال متجاوز شدہ بود و بروایتے یکصد و بست
سال درین عالم پر ملال۔ باحوال لایزال مالامال زندگی نمود۔ و بعضے از راویان برین
قدر کم و بیش نیز زبان کشود۔ واللہ تعالی بعلم حقایق الاشیاء وھو اللہ الودود
بتاریخ بیست و پنجم شہر شوال روز شنبہ یعنی اول ہفتہ سنہ ۷۸۸ھ ثمان وثمانین وسبعمایۃ بدار
البقا رحلت فرمود قدس اللہ سرہ العزیز چنانچہ اعداد سال وفات آنصاحب حال نہ
نقد ... بہ پیوست مسطور و مسموع است۔ انتہی۔
حضرت شاہ ... نے تیس برس کامل۔ متصل لاٹ یعنی منارہ کلان کے ... اوس
وقت دہلی وہین آباد تھی درس فرمایا ہے ایک مرتبہ ... [illegible]

Marfat.com

کرنے تھے وہ کسی عالم سے حل نہوتے تھے عرض کیا گیا مولوی بدرالدین صاحب رح
آپکے وزیر کے بیٹے فاضل اجل ہین یقین ہے اُن سے عقدہ براری ہو اس امر کی
حضرت رح کو اطلاع ہوئی آپ نے فرمایا کہ بہت بہتر مگر کئی شرطون سے آؤن گا۔ اوّل
یہ کہ السلام علیکم کہ طریق مسنون محبوب رب العلمین ہے کرونگا نہ لپٹنا خم اور بوسۂ
تخت کہ شیوۂ تعارف شاہان ہے دوسرے کہ جب تک موجود رہون بجز قال اللہ و
قال الرسول کے کوئی ذکر دنیوی نہ آوے۔ تیسرے کہ جب طبع چاہے گی چلا آؤن گا۔
اجازت کی ضرورت نہوگی قبول کی گئین آپنے جاتے ہی حل کردئے۔ اتفاق سے
اوسی روز ایران سے کچھہ تحفہ آیا ہوا تھا بادشاہ اوس کی دید مین مشغول ہوئے پھر
جو نظر اوٹھاکر دیکھا تو آنجناب کو نہ پایا ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر رکھ گئے تھے۔ پوچھا
حضرت کیا ہوئے لوگون نے وہ نوشتہ پیش کیا لکھا تھا۔ متاع الدنیا قلیل
بادشاہ نے اعتراضانہ لکھا کہ خوب ہمکو متاع الدنیا قلیل کی نصیحت اور اپنے والد کو
ایسے کبھی نہ کہا جو دولت وحشم جاہ و خدم رکھتے ہین جسوقت حضرت اقدس رح کی خدمت
مین پہونچا آپنے فرمایا بادشاہ نے طعنہ کیا ہم دنیا مردار کو چھوڑ دین گے اور بادشاہ
سے ممکن نہین منکوحہ عصمت عالیہ کو فرمایا کہ بالاخانہ پر بیٹھ جاؤ اور خود بدولت نے
ایک لنگی باندھکر فرمایا۔ فی سبیل اللہ اور کل اثاثہ مع مکان لٹادیا اوس وقت پدر بزرگوار
کسی مہم پر تشریف رکھتے تھے اس حال سے مطلع ہوئے کہ بیٹے نے گھربار [illegible]
دے دیا کہا جزاہ اللہ فی الدارین خیرا فعمل [illegible]
اور دو رکعت نفل شکرانہ کی ادا کین اور کہا [illegible]
تھا یہ کام مجھسے انجام نہوا [illegible] الحمد للہ [illegible]

پدر نور و پسر نور نسبت مشہور	از یخجا فہم کن نور علی نور

اوسکے بعد جناب مولنا صاحب موصوف رح نے حضرت **نصیر الدین محمود** قدس اللہ سرہ چراغ دہلوی علیہ رح کی خدمت مین جاکر بیعت حاصل کی اور اندک مدت مین مجاہدہ مراقبہ ریاضات قلبیہ سے مکمل اور بفیضان انوار الہی اور کاشف مقامات نامتناہی سے مدارس ہوئے۔ حضرت مولنا صاحب رح کی عمر اسی سال کے قریب پہونچی تھی پیر نصیر الدین رحمۃ اللہ سے ارشاد ہوا کہ بدر الدین نکاح اور کر لینا عرض کی بندہ معقد ہو چکا ہے علاوہ ازین سن کہولت سے تجاوز کر گیا ہون اب کون لڑکی دیگا حکم ہوا ایسا نہین دو کیونکہ تمہاری اولاد مین نصیبہ معرفت پہونچنا باقی رہا ہے اور یہ بھی فرمان صادر از مرشد ہوا کہ جب فرزند پیدا ہو تو اوس نونہال خجستہ خصال کا نام نصیر الدین رکھنا۔ التماس کیا کہ پیر کے نام پر نام رکھنا ایک طرح کی بے ادبی ہے فرمایا نہین بلکہ اوس کا نام **نصیر الدین بزرگ** رکھنا اور فرمان ولایت برناوہ کہ کھیڑہ پنڈاں تھا عطا ہوا۔ آپنے برناوہ مین قیام فرمایا۔ لکھا ہے اوس وقت اذان پانی پت یا میرٹھ مین ہوتی تھی تمامی درمیان مشرکین ہنود راجپوتان سے بھرا ہوا تھا۔ آپکے فیض باطنی سے گرد و نواح مواضع ٹہرہ کھوائی جہٹر وغیرہ کے صدہا آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ایک رئیس کی دو لڑکیاں تھین ایک کو ازدواج مین لائے اور ایک مرید صاحب ثروت تجار عقیدت حق گزین نے آپ کی حیات ہی مین بلندی پر خانقاہ تیار کرائی۔ آپ جامع علوم تھے باب فیض علم وا کیا۔ اکثر باشندگان ہند و سند عجم وغیرہ بہرہ علم سے فیضیاب ہوئے ولادت باسعادت حضرت نصیر الدین بزرگ برناوہ مین ہوئی۔ چشتیہ بہشتیہ مین ہے۔ ولادت حضرت

Marfat.com

آن مقتداے جادۂ شریعت وطریقت وآن پیشواے سجادہ معرفت وحقیقت آن اشرف فضلاے اہم آن افخر علماے اتم یعنی شیخ المشائخ حضرت مخدوم شیخ نصیرالدین بزرگ قدس اللہ سرہ العزیز در قصبہ برناوہ است انتہی۔

سن صغیرہی مین کتبہ درسیہ ابتدائی پدر بزرگوار سے حاصل کین نہین تحصیل تمام نہ ہوئی تہی کہ حضرت عالی نے وصال با ذوالجلال پایا وقت رحلت **شیخ عبدالحق ردولوی** کو کہ شاگرد رشید اور خلیفہ فیض یافتہ علم مین اوس جناب پاک سے تھے وصیت فرمائی کہ جب نصیرالدین سن تمیز کو پہونچے اور تحصیل علوم سے فایز ہوجاوے یہ گنجینۂ معرفت ساتھہ اوسکے تفویض کرنا اس بات کو کچہہ ہی ایام گذشتہ ہوئے تھے کہ ولایت مآب نے عالم رویا مین حضرت نصیرالدین بزرگ کو فرمایا کہ یہان سے چلے جاؤ آپنے خیال نہ کیا دوبارہ پہر خواب مین ہویدا ہوا آپنے لوگون سے ظاہر کیا کہ پدر بزرگوار یون فرماتے ہین اونہون نے کہا خیال منشور ہے اسپر توجہ نہ چاہیے تیسری مرتبہ بہ تشدد ارشاد ہوا کہ جلد چلا جا حادثۂ عظیم برپا ہونے والا ہے۔ اور پورب کی جانب اشارہ ہوا چنانچہ چنگیز خان ہلاکو سے ایسا ہی ظہور مین آیا لابد سفر کرنا پڑا سنبھل مرادآباد ہوکر پاڑہم مین تشریف لائے کہ بلدۂ راپڑی وہان سے ایک منزل جانب جنوب واقع تہی۔ اِس **شہر** کی بنیاد راؤ زور آور سنگہ نے جو راجہ رائے سبین وراپڑسبین اور راپسین ورالبسین کے نام سے بہی مشہور ہے ڈالی تہی او... جانشین کو سلطان **محمد شاہ غوری** نے مار کر تسلط اسلامی... سنہ ۱۱۹۴ء مین واقع ہوا تھا۔ شہر کا نام **اصل** مین اسے پوری تہا او... صاحب علم فرشتہ نے رابری بحرف بای موحدہ لکہا ہے پہلے اسم سے واؤ کی تخفیف ہوئی۔

Marfat.com

رائے پڑی رہا پہر اول سے یای تحتانی گری۔ راپری بولا گیا۔ لعد کو الف ساقط ہوا پری مکالمت مین آیا۔ اب کثرت استعمال کی وجہ سے حرف رے۔ آخیرہ غیر منقوطہ حرف ڑے سے مُبدّل ہوکر نام اس کا ریڑی پڑگیا۔ من لعد ہنود نے مسلمانون کو شہید کرکے ریڑی پر اپنا قبضہ کرلیا جس مدافعت کی غرض سے پادشاہ وقت اہل اسلام اقلیم ہذا باافواج گران ریڑی پر حملہ آور ہوا اور ہنود سے چہین کر ریڑی اہل اسلام کے قبضہ و تصرّف مین آئی۔ پہر کچہہ مدت لعد راجہ پُورن مل بظلم شدید شہر ہذا پر قابض ہوا اور اوس کے ظلم و تعدّی کی نوبت مسلمانون پر تا بہ حدے رسید۔ ناگفتن بہ۔ دو ہزار عورات اہل اسلام کو واعہ بن سعد دکر کے کنیزانہ اپنی کار خدمت لیتا جب یہ خبر شجاع برتر غازی نامور محمد **شیر شاہ بادشاہ** کو پہونچی حمیت اسلامی جوش زن ہوئی اور ہاتیون کی فوج لیکر ریڑی کا محاصرہ کیا اور راجہ پُورن مل بطریق عہد بیرون قلعہ ہوا پادشاہ نے حکم غنوی قتل پانے سے فوج جرّار سلاحدار پورن مل پر آراستہ کی اوس وقت پُورن مل کی آنکہین کُھلین کہ بے ڈہب بنی اور جانا کہ مسلمانون کے ہات سے اب مخلصی اور جانبر ہونے کی کوئی صورت نظر نہین آتی اِس سے خود کُشتہ و سوختہ ہو جانا بہتر ہے پس پُورن مل مع چار ہزار راجپوتان اوس واقعہ سخت و عظیم مین اور تمامی زن و فرزندہم برین عنوان راہی ملک عدم ہوئے۔ چنانچہ تاریخ فرشتہ مین ہے درسنہ ۹۵۰ خمسین و تسعمایتہ پورن مل ولد راجہ سلہدی پوربیہ در قلعہ رایسین علم غلبہ و استیلا افراشتہ اکثر پرگنات آن نواحی را متصرف شدہ و دو ہزار عورات مسلمہ را در حرم خود نگاہ داشتہ در زمرہ پاتران رقاص انتظام داد ازین سبب عرق حمیت شیر شاہی بحرکت در آمدہ بہ تسخیر قلعہ رایسین پرداختند و چون مدت محاصرہ بامتداد کشید شیر شاہ سخن صلح درمیان

آوردہ باپورن مل عہد وپیمان بست وپورن مل بازن وفرزند وچہار ہزار راجپوت نامی
ازقلعہ برآمدہ بیرون منزل گرد داز علماء وقت میرزا رفیع الدین صفوی فتوی بقتل
پورن مل داد شیرشاہ تمام لشکر وفیلان کوہ پیکر آراستہ برسر پورن مل فرستاد تا از اطراف
لشکر او را درمیان گرفتند پورن مل وراجپوتان دلے برمرگ نہادہ کار رستانی کردند کہ داستان
رستم واسفندیار بازیچہ شد و پروانہ وار خود را بر شمع تیغ و تیر و دندان فیل بے محابا بالشان
زدند کہ جملہ بازن وفرزند خود را کشتند و سوختند و شیرشاہ مراجعت نمودہ با گرہ آمد
یہ بادشاہ از بس مسافر نواز غربا کا دمساز شجاعت و تہور آثار حامی دین مبین احمد مختار
باورچی خانہ شاہیہ مین اخراجات پانسو اشرفی روز کا دایمی معمول تہا بنگالہ سے
تا بحر سند کہ ڈیڑہ ہزار کوس کی درازی راہ ہے اور آگرہ سے مالوہ مندو تک برابر سڑک
جاری کی جسپر دو طرفہ جامن اور کہرنی کے درخت اپنا سایہ ڈالے ہوئے تھے بجہت
شغل میوہ خوری مسافران۔ کوس کوس بہر کے فاصلہ پر سرائے پختہ کردہ از چونہ وخشت
اور چاہ ومسجد پختہ جس مین موذن وپیش امام معقول وظیفہ مقرر تہے اور سرائے کے
ایک دروازہ پر کہانا پختہ وخام مسلمانون کے واسطے اور دوسرے دروازہ پر اسیطرح
کہانا ہندوؤن کے واسطے روزانہ داخیہ مقرر تہا گہوڑوان کی ڈاک چوکی کے روان لئے
انصرام پایا تہا غرضکہ مسافر وہ روان ۔ سایہ مین بآسائش کام و راحت تمام منزلجات
توڑتے اور کہانا ملتے ہوئے منازل ہوا کرتے تھے سنا گیا بعض سرائے
نشان اس زمانہ تک بعض جگہہ موجود ہین او دزد و رہزن کا [illegible]
پیرزالہ تنہا منزل بمنزل طلا و نقرہ ہات پر رکھے ہوئے شب کو برلب سڑک اور صحرا
مین بلا دغدغہ سوتی چلی جاتی تہی۔ ایام سلطنت شیرشاہی مین مغلون نے قلیم ہند

کی جانب ۔ بطمع ملک گیری رُخ نہین کیا۔ راجہائے ہنود ہمیشہ سرفگندہ باج گذار رہے ۔ آباء اجداد آپ کے بادشاہ نہ تھے والد ماجد سمت کابل سے بقصد سپاہ گری و نوکری بادشاہ بہلول لودہی کی حکومت مین دہلی آئے تھے ۵

شان والا طغل دیکھا چاہیے

عدل و داد سے رعایا و ولایت آباد اور لشکر سپاہ شفقت و منعمت سے شاد۔ کارزار و غزائے کفار مین عمر بسر کی ۹۵۲ھ ہجری مین سرائے فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوئے ۔ تدبیر جہانداری مین فائق خیر رسانی خلق اللہ مین لائق سلیم شاہ پسر شیر شاہ نے اپنی سلطنت مین ہم برین نہج مابین سراہائے پدر خود سرائے سلیم شاہی بنا کین جن مین بروش پدر اغنیا و غربا رہ گیران ہنود و مسلمانان کو مدام طعام پختہ و خام تیار رہتا تہا اور ہنوز سرائے سلیم شاہی کے نام سے زبان زد انام ہے ۔ علی ہذا القیاس ابوالفتح مبارک شاہ بادشاہ بن خضر خان سلطان بہلول لودہی بادشاہ سکندر لودہی بن سلطان بہلول لودہی سلطان محمود خلجی بن سلطان ناصر الدین خلجی ۔ سلطان حسین بن سلطان محمود شرقی وغیرہ وغیرہ باہمی حکمران و فرمان روا اہل اسلام سے اپنے اپنے عہد سلطنت و حکومت مین شہر ہذا پر بارہا بابت ملک گیری و بغاوت کارزاری وغیرہ آمد و رفت وقوع مین آتی رہی ہکذا کلہم مقتبس من التواریخ فرشتہ وغیرہ ہر ایک کا بیان تفصیلاً تحریر مین لانا موجب طوالت کتاب کا تہا لہذا موقوف کیا گیا حضرت شیخ ابن بطوطہ رحمت اللہ علیہ کے سفرنامہ سے کہ باشندہ ملک عرب کے تھے جنہون نے سات سو ہجری مین سفر ہند فرمایا تہا شہر راپڑی کا تذکرہ بچشم دید خود رقم فرمایا ہے کہ از روئے رونق و آبادی تام اور بود و باش انام گویا دران زمان راپڑی اپنے عہد شباب پر واقع و قایم تہی پہنچا ہر ہے المختصر مختصر یہ کہ اوس وقت

بلدۂ راٹہری کا با قلعہ مستحکم و باغہائے گنجان افزا و مکانات خوش قطع و بازارہا سے مصفا سڑکین پختہ حوالی اطراف مین کالانہار آب خوشگوار جاری و روان بمسافت بعید وسعت کے ساتھ آباد ہونا مسطور و مرقوم ہے مشہور ہے کہ بوقت شام سات سو پالکیان روسائے شہر ہوا خوری کو نکلتی تہین واللہ اعلم اور صاحبان ہر فضل و کمال اور مردم اہل حرفہ موجود تھے۔

نظم درصفت شہر

عجیب وہ شہر تھا معمور و آباد — خوشی سے ہر بشر تہا ہر طرح شاد
طریقہ دین کا تہا خوب جاری — کہلی تھی عیش کی باغ بہاری
خدا کے نام سے وہ شادمان تھے — رسول اللہ پر قربان جان تھے
تلاوت اور نوافل سے سروکار — رسوم کفر سے ہر ایک بیزار
کہین تھا وعظ گوئی کا وثیقہ — کسی جا ذکر مولےٰ کا طریقہ
گلی کوچہ سے الا اللہ آتی — صدا مذکور کی تا عرش جاتی
مساجد نام سے مولا کے معمور — رواج دین سے ہر ایک مسرور
علوم دین کا چرچا تھا اکثر — رموز معرفت کا شور گھر گھر
برائے اکتساب دین و ایمان — مکان لیٔ سے آتے تھے انسان
اصول فقہ و تفسیر قرآن — ادیب فن کمال طب میدان
تعلیم مین صدا منقول و معقول — یہی ہر وقت تھا ایسی [illegible]
توطن تہا گروہ صوفیا کا — [illegible]
کمالات عمل سے تھا کوئی طاق — [illegible] نا مات ہنر مین کوئی مشتاق

Marfat.com

معین ہر طرح کے پیشہ ور تھے
تنا فع فیض کے مکشوف ور تھے

خدا کے خوف سے ہر وقت روتے
رُخِ مصحوف کو اشکون سے دھوتی

نہ تھی شیطان کی وان دال گلتی
کہ جب لاحول کی تلوار چلتی

شریعت پاک کی مدحت نکلتی
رسومِ بد کفِ افسوس ملتی

کشادہ تھے درِ اشیاء تاجر
مفیدؔ رُعب سے ہر وزد و فاجر

گویا اک شمس تھا وہ جسکی لمعین
درخشان تھین ہر اک کون و مکانین

وہ یا اک بحر تھا با جوش پُر آب
کہ جس سے اک جہان ہوتا تھا سیراب

کہان تک خوبیان اسکی سناؤن
غرض جو مدعا اصلی ہے لاؤن

خداوندا ہر اک ارواح جانکو
خلودِ جنت فردوس کیجو

مجھے بھی اونکے صدقہ مین الاہا
مرون تو جنتِ اعلیٰ مین پہنچا

کہون مین سب طرح امن و امان تھی
خدا کی شان کیا برکت عیان تھی

رعیت خوش حکمران صاحب داد
شیاطین کیون تھون پھر غم سے ناشاد

یہ زینت تھی مرادِ عقد ساری
اودھر نوشہ کی اب دیکھو تیاری

بیان حسن خان دوتانی صوبہ دار کی

صفدر جنگ معین الاسلام نواب حسن خان یا حسین خان دوتانی کہ دوتانی ایک خیل ہے افغانان سے طاب اللہ مرقدہٗ شہر ہذا مین سلطانِ دہلی کی طرف سے صوبہ تھا اور وہ بیعت تھی حضرت بدر الدین شاہ ولایت برناوی پدر بزرگوار آپکے سے انکو خبر پہونچی کہ پیر صاحب کے فرزند ارجمند یار طہم مین تشریف لائے ہین۔ خانصاحب براہِ استقبال خود جا کر ملاقی ہوئے اور کہا جیسا برلبِ ندی برناوہ آباد

Marfat.com

اسیطرح شہر راپڑی برلب جمن واقع ہے طبیعت جناب کو ازبس فرحت حاصل ہوگی

عازم ہونا حضرت خواجہ نصیرالدین بزرگ رح کا طرف بلدہ راپڑی کے **نظم**

سوئے راپڑی لولگائے ہین آج — تمہین اپنا جلوہ دکھاتے ہین آج
رہو منتظر بہر تعظیم سب — ولی حق کے تشریف لاتے ہین آج
محبت سے اُلفت سے اکرام سے — رہِ دین حقیقت بتاتے ہین آج
بہ کشفِ ولی باطنی حال سے — کرامات اپنی دکھاتے ہین آج
خوشا وقت اے صاحبین ہنر مان — مکاتب مین جو حال پاتے ہین آج

الغرض بہ اعزاز تمام شہر مین رونق افروز ہوئے اور والدہ معظمہ کے واسطے خاص محل خالی کردیا گیا۔ اور اصل روایت یہ ہے کہ والدہ ماجدہ نے بارھم مین انتقال فرمایا اور جنازہ وہان سے ریپڑی مین لاکر ایک مقام پر مدفون کیا۔ اور اشہر یہ ہے کہ اوسی جگہہ اب احاطہ قبور و درگاہ شریف ہے اور حضرت نصیرالدین بزرگ رح کی تعلیم کے واسطے بلدہ ندا سے چودہ عالم ادیب فنون و جامع جمیع علوم کمالیہ وغیرہ مقرر کیے گئے بزود منقول و معقول فرع و اصول اور تصوف وغیرہم سے فراغت حاصل کی ایک روز مشغول سبق تھے **حضرت شیخ عبدالحق** رح ردولوی کہنہ لباس پریشان موئی تشریف لائے حضرت نے بہ کشف باطنی دریافت کیا کہ کوئی اہل دل معلوم ہوتے ہین جب آپ اوس **طرف** مخاطب ہوئے [illegible] نے کہا پڑھ کیا فقیر کو دیکھتا ہے آپ نے کچھہ پڑھکر پھر اوس طرف [illegible] اوستاد نے آپ کو غصہ سے جھڑکی دی اور جانب شیخ رحمۃ اللہ [illegible] ناظر ہوئے

Marfat.com

حضرت بزرگ ذوالکرام نے دل مین کہا خوب ہوتا کہ اوستاد ہی پر توجہ فگن ہوتے
شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اوستاد پر توجہ ڈالی وہ مثل مرغ بسمل تڑپنے لگے
نصیرالدین بزرگ نے فرمایا کہ حضرت آپ کو ہوش مین لائیے پانی دم کرکے چھڑکا گیا
جب ہوش ہوا رؤسائے شہر نے مشورہ کیا کہ انہی سے بعیت ہونا چاہئے کیسہ زر
ونقرہ سامنے رکھکر مصر ہوئے کہ ہمکو بعیت کیجئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تمنے
کیا خیال کیا انہین سے بعیت اختیار کرو اور قصور معاف کراؤ مین تو آپکے خاندان
کا خوشہ چین ہون اور وہ امانت پدری معینہ دفعتًا یا چالیس روز مین بتدریج یا بزرگ
سپرد کی اور رخصت ہوئے۔

اوصاف حضرت خواجہ نصیرالدین بزرگ
رحمۃ اللہ علیہ

کل باشندگان شہر حضرت سے مرید ہوئے اور اعتقاد بدل رکھتے تھے۔ **نظم**

تمامی شہر تھا حضرت پہ شیدا	تصدق مال سے جان سے ہویدا
جناب پاک ہی از بس مجنو	بہ الفت نامہ رہتے دعا گو

فی الواقع یہ بات بجا ہے کہ جب آبا و اجداد سے کوئی خیر و شر شیوع پاتا ہے
وہ اولاد مین ضرور رنگ لاتا ہے چونکہ آپکے والد بزرگوار نے اشیاء وزارت کو
ہدیہ الی اللہ کرکے درویشی اختیار کی تھی بمضمون آنکہ
یُضَاعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۔ و بہ مصداق آنکہ **اَضۡعَافًا مُّضَاعَفَہ** ۔ اللہ قادر قدیر
نے آپ کی اولاد سعید مین وہ خیر کثیر عطا فرمائی کہ جو شے بادشاہون کی تربیتی وہ
آپکے نکلتی۔ لکھا ہے کہ ایک صاحب حضرت کے مریدون مین سے بنارس کے

Marfat.com

رہنے والے صنعت پارچہ بافی مین مشتاقی وافی رکھتے تھے برس روز مین دو تھان تیار کرتے ایک بادشاہ ولایت ہمعصر کی خدمت مین گذران کر زرِ قیمت سے تا سال قوت عیال کرتے اور دوسرا اتھان پیر خود حضرت نصیر الدین بزرگ رح پر نذر پکڑتے حضرت مخدوم **علاء الدین** برناوی تحریر فرماتے ہین کہ تاثیر اوس کپڑے کی یہ تہی کہ جب دھوپ مین رکھتے تھے تو اوس مین عرق آجاتا تھا۔ اب مثل عنقا جہان سے معدوم یا شاید کسی بادشاہ کے مثل نو عروسہ کے چشمان خلایق سے مکتوم ہو۔

بیان سخاوت نظم

سخاوت کا سنو گر وصف یارو ۔ بنام ایزد جزاہ اللہ پکارو
نہ اب تک نام حاتم سے سنا تھا ۔ ولی خاص سے جو کام نکلا

حضرت قدس سرہ نے خادمون کو فرما دیا تہا کہ جو کچھہ نذور فتوح وغیرہ مین آیا روز اللہ دے دیا دوسرے روز پر نہ رکھا سخاوت بحد نہایت بڑی ہتی تا آنکہ ایک مرتبہ بوجہہ خشک سالی مساکین نے درِ عالی جاہ پہ صدائے الجوع بلند کی حضرت اقدس سے ارشاد ہوا یہ کیسا شور و غوغا ہے خدام نے التماس کیا کہ بہوکے فریاد کرتے ہین فرمایا دیکھو تو کچھہ بیت المال مین ہے۔ خدام نے گزارش کی کہ حضور نے تو روز مرہ دیدینے کو فرما دیا تہا مگر دیکھتے ہین شاید کچھہ پس ماندہ موجود ہو [illegible] تبسیط ہذا مین لکھا ہے کہ قدرے قدرے روز کا بچا ہوا ہزارہا من [illegible] مشہور لاکھہ من او[illegible] بنقول مختلفہ تین لاکھ یا تین [illegible] من موجود تہا آپ نے دفعتاً فقراو مساکین کو لٹا دیا انتہی۔

Marfat.com

بیان کرامات نظم

کرامت گر سبھی لکھنے مین آوے	تو ان اوراق مین کیونکر سماوے
کہ بیش از بیش ہے احوال اُن کا	کتب تاریخ مین مبسوط لکھا

کرامات حضرت سے اکثر ظہور مین آئین بیان کو ایک دفتر طویل چاہیے۔

ازانجملہ یہ کہ ایک مُرید خاص کا ایک طفل صغیر اس سبب سے کہ اطفال خوردسال سے محبت کرنا طریق مسنون ہے حضرت بزرگ کو مالوف تہا۔ ایک روز مرید یعنے پدر طفل مالوف کے حضرت کی دعوت تہی تیار پختگی طعام مین گہر والے مصروف تہے وہ بچہ بہی خوشی خوشی حامل ظرف تہا کسی برتن کے نیچے سے مار سیاہ نے کاٹا کاٹتے ہی فوراً روح جسم عنصری سے پرواز کرگئی والدین طفل نے خیال کیا کہ حضرت کو لڑکے سے ازبس اُنسیت تہی اگر آپ پر یہ حال آشکارا ہوا تو بوجہہ غم شادمانی دعوت کما حقہ نہ ہوگی مناسب محل جان کر لاش کو کپڑے سے ڈہانپ دیا سبحان اللہ زمانہ مین ایسے بہی لوگ گذرے ہین کہ مرشد کی رضامندی پر گوشۂ جگر کو نثار کردیا حضرت وقت کہانیکے تشریف لے گئے علما فضلا درویش وغیرہ ہمراہیان دعوت تہے چونکہ آپ کے ہمراہ ہزارہا مردم شریک طعام ہوتے تہے جب کہانا سامنے اوتر چکا صاحب خانہ کو اشارہ کیا کہ لڑکے کو لاؤ عرض کی وہ اس وقت سوتا ہے آپ نوش فرمائے وہ پہر کہا لیگا آپ نے مکرر فرمایا کہ لاؤ ساتہ کہائیگا کیونکہ یہی عادت شریف روز تہی چند مرتبہ اصرار کرکے واقعی امر گذارش کیا گیا آپ مجمع سے اوٹہکر لاش طفل پر تشریف لائے اور ہاتہ پکڑ کر فرمایا کہ لڑکے اوٹہتا نہین انتظار ہے کہانا کہالے فوراً اوٹہکر شریک طعام ہوا۔

Marfat.com

کرامت دیگر

منجملہ ایک یہہ کہ بلدۂ ہذا مین ایک شخص کسی زن فاحشہ پر فریفتہ تھا یہہ مال و زر دیا ان
مال کی جو روہوتی ہین چند روز مین اثاث البیت مرد خورد و پوشش کر ڈالا جب کچھ
پاس نہ رہا گھر سے نکال باہر کیا اب شخص دل دادہ نے دزدی اور سائلی پر کمر باندہی
جو کچھ لاتا ہدیہ زن زانیہ کرتا ایک روز جمعہ کا روز تھا حضرت رحمت اللہ علیہ جامع
مسجد مین شاید کہ وہ یہی مسجد ہو جو اب بہی موضع پیرجی قاضی میران مین ایک گنبد
والی موجود ہے جو جامع مسجد کے نام سے مشہور زد خلائق ہے اور فی الحال نماز
عیدین اوسمین ہوتی ہے باوجودیکہ دو گنبد شہید ہو گئے صرف ایک گنبد موجودہ
مین پچاسون آدمی سما جاتے ہین یا اوس وقت جامع مسجد کوئی اور ہوگی غرض
جامع مسجد مین آن مخزن اسرار مشغول نماز با نیاز تھے۔ وہی مرد ناراہ جو نے سبب
نمازیون کے اوٹھاکر بیچ آیا اور پہر آدر مسجد پر سائل ہوا حضرت نے خادم سے
فرمایا کہ کچھ لاکر اس کو دیدے خادم کے آنے مین توقف ہوا ادہر اسنے اضطرابی
کی آپ نے دستار مبارک اوتار سائل کو عنایت فرمائی اللہ اکبر یہ آپکے مس کردہ
کی تاثیر دیکھی جس وقت اوس شخص نے دستار فیض آثار کو ہاتھ مین لیا تخیل
نقشہ ناکارہ سے یک لخت مطمئن ہو عورت کی طرف آیا ادہر اسنے دیکھتے ہی راہ
قبیحہ زنیہ سے توبہ کی اور تا زیست کسی نا محرم کو شکل نہ دکھلائی بلکہ والیہ کاملہ گئی
آنجناب فیض مآب کے دو پسر سعادت اثر تھے بڑے صاحب زادہ کا نام
علاء الدین بزرگ اور چھوٹے لخت جگر کا **فرید الدین** عرف
میان بڈہو۔

Marfat.com

اوصاف حضرت میان قدو صاحب رحمت اللہ علیہ نظم

میان قدو کو خالق نے تھا		صغیر سن مین یہہ رتبا دیا تھا
رکوب سند چون پیل توانا		وہ اوسکے حکم سے ہوتی روانا

ان صاحب کی عمر سات یا آٹھ یا نو یا دس یا بارہ یا چودہ سال کی تھی علی اختلاف الروایات رخت دنیائے فانی سے بسوئے آخرت باقی کے باندھا کتاب چشتیہ بہشتیہ مین جو مخصوص تاریخ بزرگان خاندان اسماء یا للاس یقعہ ہمایون مین ہے حضرت مخدوم علاء الدین برناوی قدس سرہٗ کیفیت بیان قدو صاحب ز تاریخ وصال حضرت سلطان المعشوقین مخدوم خواجہ محمد علاء الدین چشتی برناوی مصنف چشتیہ بہشتیہ ابن شیخ بدر الدین اسحاق قدس اللہ سرہ العزیز ہفتم شہر صفر المظفر ۸۸۸ ثمان و ثمانین و ثمانمائۃ ہجری نبوی صلعم مستند انتہی اس کتاب کے اندر حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اپنے زمانہ سے قبل تک کے حالات درج فرمائے ہین جو آپ مولف کتاب خلاصہ تاریخ راپڑی کے زمانہ سے دو سو چالیس سال سے کچھہ کم متقدم ہوتے ہین) یون درج فرماتے ہین کہ حق تعالی نے اوسکو ... صفات کو آغاز طفولیت ہی مین نور معرفت سے منور فرمایا تھا اکثر کرامتین پے درپے ظہور پاتی تہین بیان کرامت میان قدو صاحب اوس نام سے ایک یہہ ہے کہ آپ دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے اور لڑکے آپکے پاس لکڑیون کے گھوڑے بناکر جیسا درمیان اطفال متعارف ہی دوڑا رہے تھے آپ سے کہا کہ آپ بھی گھوڑا دوڑا دیں ...

Marfat.com

فرمانے سے آپ نے طرف دیوار مرکوب کے اشارہ کیا وہ دفعتاً ... چلنے لگی
کا حکم روان ہوئی۔

دوسرے یہ کہ بدیع الدین شاہ مدار مکن پوری ...

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ
یَحْزَنُوْنَ ۔ اور نیز مقولہ مولانا جلال الدین رومی ہے ۔

چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت	چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت

مولانا شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے اخبار الاخیار کے اندر جو کہ وہ
کتاب تاریخ اولیاء اللہ ہند میں ہے شاہ مدار صاحب کا بہت حال مرقوم فرمایا ہے
اور نیز اور کتب میں ثبت ہے کہ جب شاہ مدار صاحب ... مشہور قریب
شہر راپڑی پہونچے آپ نے بدستور سابق تھا مرکوب سے روان ... قصد کیا
شاہ صاحب موصوف نے بوسہ لیا اور دعا دیکر چلے گئے یہ اخبار تواتر پدر بزرگوار
یعنی حضرت نصیر الدین ترک استماع گوش حق نیوش ہوے میان قدو کو سامنے بلوا کر
فرمایا او کوتاہ ظرف ہمارے خاندان میں اخفا چلا آتا ہے اور تو ابھی سے اظہار
کرتا ہے اب مناسب ہے کہ تو جامہ ہستی سے گذر جا اسکے بعد یہ بھی زبان فیض ترجمان
سے ارشاد ہوا کہ اے بابا قدو تیری کوئی حاجت باقی ہو تو مجھسے بیان کر عرض کر
کرتا ہان کوئی آرزو باقی نہیں مگر میری تفسیر سراج منیر کے سات پارے
باقی ہیں وہ اتمام کو پہنچ جاوے پھر سفر آخرت کرون آپ نے فرمایا ہم
کرا دینگے ۔ اور دوسری روایت سے یہ بھی ثبوت ہے کہ ... میان ... فرمایا ...
از لب تنگ ہے جو تجھکو کہنا ہے جلد کہہ ۔ یا یہ کلام بعد رحلت جنازہ دیکھکر فرمایا

Marfat.com

تہا اور میان فدو صاحب نے زندہ ہو کر جواب مین اس طرح پر کہا تا انتہی کلامہ
تفسیر سراج المنیر۔ اور فرمایا۔ یا بُنَیَّ نَم کَنَومَۃِ العُرُوسِ بصیغہ تصغیر یعنی اے
طفلک مین سو مانند سونے نوعروسہ کے اور حضور مردمان فرمایا کہ بیچارہ فدو خوش
آمد وخوش رفت۔ اللہ رے ذہن یہ عمر اور ما تحت کل علوم طے کر کے منتہی کلام
تفسیر پر پہونچنا واقع مین یہ وہبی اور امر دادالہی تہا۔ غرض انتقال کیا اور دفنا
دیا تربت آپ کی ریتی مین اندر احاطہ کے مشہور ہے۔ آنحضرت کتاب لے کر
قبر فدو پر جاتے اور وہ بیرون آن کر پڑھا کرتے ایک روز ایک لڑکے نے والدہ
معظمہ میان فدو کو کہا کہ مین ابہی دیکھ آیا ہون فدو صاحب سبق پڑہ رہے ہین
یہ خبر سنکر مادر مشفقہ نقاب ڈال کر پاس پہونچین اور غایت شفقت سے چاہا کہ
گلے مین باہین ڈالین اور واری قربان کے کلمے جیسا عادات زنان ہین کیا جائے
آن بزرگ نے فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا یہ عالم اور ہے وہ عالم اور تہا اوسی روز سبق
کتاب تمام ہو چکا تہا میان فدو داخل قبر ہوئے جس لڑکے نے یہ حال ظاہر
کیا تہا مر گیا آپ نے والدہ فدو سے فرمایا کہ اگر تم نے اس راز کو وا کیا تو تم بہی
ابہی جہان سے گذرتی ہو اونہون نے سکوت اختیار کیا طفل فوت شدہ کو دفن
کیا۔ حضرت اکثر ذکر و اذکار مین مشغول رہتے آخر عمر مین استغراق بہت بڑہ گیا تہا
ہر دم عالم استغراق مین مستغرق رہتے تھے مثل خوابیدہ کے جب کوئی بیدار کرتا
اوس وقت استفسار حال فرماتے حضرت علاؤالدین فرزند کلان کو آپ ہی تعلیم
کیا کرتے تھے ایک روز سبق پڑہنے کو گئے کتاب لئے سامنے کہڑے تہے دریافت
کیا کیستی۔ کہا انا علاؤالدین فرمایا کدام علاؤالدین عرض کیا ابن نصیر الدین بزرگ۔

Marfat.com

ارشاد ہوا کدام نصیر الدین بزرگ۔ ہاتھ اوٹھا کر التماس کیا ابن بدر الدین شاہ ولایت
برناوی جب پدر بزرگوار کا اسم گرامی استماع کیا ہوش آیا سبق پڑھا کر فرمایا ہمارے
مشغلہ مین خدمت واقع ہوتا ہے ایک صاحب آتے ہین وہ تم کو پڑہایا کرینگے اور طرف
شمال اشارہ کیا علاؤالدین بزرگ اوس سمت تہوڑی ہی دُور گئے تھے دیکھا کہ
مولانا افتخار الدین صاحب لاہوری بہ لباس شکستہ ایک بہل مین اپنی
منکوحہ صاحبہ کو سوار کیے لاتے ہین۔ اِن جناب نے بہی بوجہ غارتگری لاہور فرار ہی
اختیار کی تہی حضرت علاؤالدین بزرگ کو اِن ہی مولانا فیض عالی نے تحصیل
اتمام کو پہونچائی تہی جب یہ جمیع علوم معقول و منقول حقایق و معارف وغیرہ حاصل
کر چکے حضرت نصیر الدین بزرگ رحمہم اللہ کی عمر زیادہ تہی فرزند عالی کو فرمایا اسے
ستو دہ خصال مین وصال آخرت کیا چاہتا ہون تجھکو اپنی جاے معمور کرنا چاہیے
آیا تو متکفل بار امانت کا ہوسکتا ہے اور بطور امتحان اشخاص معتقدین کو فرمایا کہ ہمیں
اسکے کہ کوئی ہوس دنیوی تو نہین رکھتا علاؤالدین کو بزازے اور بازار حلوائیان
وطویلہ اسپان حسنی کہ کوچہ فحبہ ہان لیجا کر سیر کراؤ اور دیکھنے رہنا کہ کس جانب
کو میلان خاطر ہے۔ وقت واپسی ہمراہیان سے دریافت کیا کہ علاؤالدین کو کس
طرف مائل پایا۔ کارپردازوں نے گذارش کی کہ حضور بجز سکوت اور [illegible]
سمت کو گوشہ چشم بہی نہین کی فرمایا ہان معلوم ہوتا ہے [illegible]
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ [illegible]
وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ [illegible]
خلیفہ کیا اور ۵۵ ہجری [illegible]

برس کی عمر مین اور بروایتے ایکسو سال کی عمر مین وصل الی اللہ ہوئے گنبد
سنگ سرخ شرقی رویہ مین بیچ کے پتھر ان پر آیۃ الکرسی کندہ ہے قبر مبارک
حضرت شیخ منقول ہے چشتیہ مین ہے نقل است کہ عمر شریف حضرت
شیخ ما شیخ نصیر الدین بزرگ قدس سرہ العزیز از نود سال تجاوز بود و بروایتے
یکصد سال یا کم و بیش رسیدہ رحلت فرمود و قبر منور آن ذات مظہر برکات در گنبد
کلان کہ در سنگ سرخ است ہمدران محاذ فتحپورہ راپڑی واقع است زیارتگاہ
عالمیان و مطاف اسلاف و اخلاف جمہور و مشہور و پر نور است و وفات آن قبلہ
حاجات ازین جہان پر آفات بتاریخ یازدہم شہر ذی الحجہ روز یکشنبہ ۸۵۵ھ خمس
خمسین و ثمانمائۃ و این اعداد ازین کلمہ بر می آید شمع عالم شد۔
چونکہ خاندان چشتیہ مستقر عرس و جواز سماع ہین آپ کا عرس ہوتا تہا قطب خان
ابن حسن خان دوتانی مرید و معتقد حضرت خواجہ نصیر الدین بزرگ علیہ
الرحمہ کے تھے۔ واقعۃ الحال یہ ہے کہ اون صاحب ممدوح کے علاوہ اربع
منکوحہ شرعیہ کے سولہ سو ۱۶۰۰ حرم تہین انتہی۔
نقل ہے صاحب ممدوح والا فرماتے تھے کہ ایک صاحب ہندوؤن مین کنہیا نام جو
بزعم ہنود اوتار اور سولہ سو گوپیان رکہتا تہا بدعوی الوہیت پیش آتا میں کہ از روے
جاہ و احتشام دنیوی اوس سے اعز و اعلی تر ہون مگر ایک ادنی خادم ہون دین
محمدی کا۔ اور بیان یہ ہے کہ تاریخ عرس معین پر سواے لحم بقر و غنم کے پچیس ۲۵
من گوشت لوے اور بٹیر و تیتر کا ہوتا تہا وہ کل حرم بترح و شادمانی مصالح
پیسنے مین مشغول رہتی تہین اور بہت مسمع شامیانہ زرین اور فروش و لباط مخملی سے

130979

Marfat.com

مزین اور مکلف کیا جاتا تھا حضرت علاء الدین بزرگ عالیقدر رہا دکھا... پیر آ نشین ہوتے اطراف وجوانب سے ہزارہا فقراء ومساکین فراہم ہوا کرتے تھے۔ کہا کہ ایک قوم ہنود دکن سے آئی تھی جو گانے مین ملکہ کمال رکھتی تھی قوالی کیا کرتی آیا ہے کہ بکشش باطنی حضرت بزرگ سے سب کے سب مسلمان ہو گئے اور ہمراہی نعش پیر رحمۃ اللہ علیہ مبارک آباد تا زیست سکونت رکھی اور اتباع بزرگان مین سفر آخرت اختیار کیا۔

المدعا۔ خانصاحب ذوالقدر بہ لباس شاہانہ رفعت وتجمل کے ساتھ ہزارون آدمی جلو مین موجود نالکی پر سوار ہو کر چلتے جب قریب خانقاہ پہنچتے سواری سے اوتر کر برعایت آداب مرشد نہایت مودب ہو کر پیادہ پا چلا کرتے اور بعد الفراغ مجلس شاہانہ زرین ولباسہائے پرتکلین وہمہ اشیاے موجود ... فاخرہ جسمانی تصدق فقراء ومساکین فراہمیان فرماتے کہ سالہا کے واسطے اندازہ قوت اونکی کا ہوتا۔ اوس وقت طاعات خداوندی ہر مسلمانون مین با ذوق وشوق ہر روز روز عید اور ہر شب شب قدر کا عالم تھا ... اللہ اللہ وہ جماعات ... نمازگذاران مساجد پنجگانہ ... صلاۃ مساجد یوم الجمعہ ... بے شمار مجتمعین عیدگاہ کا بادل کی طرح ول کے ... اور مانند فوج غول کے غول کو ... ہوتے تھے عجب جلوہ اور شان کبریائی ... ہیبت شوکت اسلام وانوار ... [illegible]

اوصاف حضرت خواجہ علاء الدین بزرگ

رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے اکثر کرامتین صادر ہوئین اوراق قلیل مین سب کا بیان محال ہے اوس تمام سے ایک یہ ہے کہ آپکے زمانہ حال سراپا کمال مین **غیاث الدین خلجی** حکمران سریر نشین اقلیم ہفتم ملک دکن مالوہ دارالسلطنت شادی آباد مندو کے تھے یہ بادشاہ نہایت حلیم الصفات جواد محتاط باذوق طاعت گذار خالق کردگار تینتیس (۳۳) برس تخت نشینی کی الا ایام سلطنت مین مدت العمر فکر وہوس ملک دیگر مطلق نہ رکھی ہزارہا کنیز وحرم سرا موجود تھین۔ بعض مورخ کے کلام مین۔ تعداد بدہ ہزار پہونچی ہے منجملہ پانصد کنیز حبشیہ اور ہزارہا دختران راجہ ہا باجمال ماہوش شرف اسلام مین آکر داخل شبستان شاہی ہوئین اور جو جو خدمات احکامات قواعد وضوابط سلطنت بیرونہ مردون سے متعلق ہین یعنی انتظامات تعلقات مملکت بنامہا وسایر اندرونہ وزارت وامارت وعساکر مہتمہ وطبیبہ وحکیمہ وندیمہ۔ ومحتسب ومدرس وغیرہ وغیرہ کل زنان کنیزان وحرم سلطانیہ سے باہمی متعین۔ دنیا بھر کی صنعات وحرفات سے مشق کمال حاصل۔ اشیاء مصنوعات دستیہ کی خرید وفروخت سے اندرونی بازار گرم رہتا تھا جو طبقہ حرمان وکنیزان خاص پہونچتین تھا ہی دربان بلکہ طوطی وسارک وغیرہ طیور منقشہ حتی کہ موشہائے خانہ باش جو کہین سوراخ وغیرہ مین نظر پڑگیا روزانہ مساوی دیا جاتا جب کسی متنفس خورد وبزرگ کو نیاشوات دولت پایا زر ومال سے مالامال فرمایا۔ یا گاہے کسی کی زبان سے کلمہ شکر گذاری کا سننے مین آیا رقم دراہم ودینار بے شمار عطیہ مستحقین پہونچایا۔ ہزار کنیز حافظ

بیان اوصاف حضرت خواجہ علاء الدین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

بیان سلطان غیاث الدین

Marfat.com

قرآن معمول تہا کہ وہ تمام وقت تبدیل لباس مصحف مجید ختم کرکے مُنہ پر دم کرتی رہین
اور حکم تہا کہ جس وقت ایک پہر رات باقی رہے کُل عورات واہل حرم اوٹہکر مستعد لعبادت
الٰہی مصروف ہون اور وضو کرکے نماز تہجّد مین روے نیاز قادر بے نیاز لاوین اور تاکید
بلیغ تہی کہ جو نیند سے بیدار نہو مُنہ پر پانی چہڑکین اسپر نہ اوٹھے تو بزور ہلا کر بیدار کرین
اور اگر خواب گران اور زیادہ غفلتِ نوم طاری ہو تو ہات پکڑکر اوٹھا کہڑا کرین اور
نزدیک والون کو ہدایت تہی کہ عندل معاشرت تبنیہاً وعبرتاً تذکرہ موت برزبان
اور کفن پیش نظر رہے وغیرہ۔ مجلس مین مکالمت فعل نامشروع وہنار وقوع مین
نہ آنی مسکرات کی طرف ہرگز رغبت نہ کی۔

محمد قاسم فرشتہ مورخ شاہان ہند کی تحریر سے عیان ہے۔ ہزار کنیزک حافظ قرآن مجید
درحرم داشت بایشان فرمودہ بود کہ ہنگام تغیر لباس باتفاق قرآن راختم کردہ برو
سید میدہ باشند چون یکپاس ازشب ماندی کمر بندگی برمیان جان لبستہ باداے
لوازم عبادت پرداختے وجبین عجز وانکسار برزمین نیاز مسودہ مطالب ومآرب خود۔
از درگاہ احدیت دریوزہ کردی وباہل حرم مبالغہ فرمودہ بود کہ بجہت نماز تہجد اورا بیدا
میکردہ باشند وعندل احتیاج آب برروے ادمی پاشیدہ باشند والا اگر در خواب
گران باشد بزور بجنبانند واگر باان ہم بیدار نہ شود دستش گرفتہ برخیزانند ونیز بانزدیکان
فرمودہ بود کہ در وقت عشرت ومشغولی لبغنان دنیا ہرچہ اسم کفن بروشہادہ بود
بنظرش می آوردند تا متنبہ شدہ عبرت گرفتہ از مجلس برمیخواست وتجدید
وضو ساختہ درمجلس واصلا نامشروع وانچہ عمر آمدہ می افتند و
مسکرات ہرگز رغبت نمی نمود انتہی۔ اواخر ۹۰۵ خمس وتسعمایۃ ہجری عالم مین نجات

پائی۔ انار اللہ قبرہٗ ۔ اور بادشاہ عالیجاہ کو علما و درویشون سے بہت اعتقاد تہا مولنا
افتخار الدین صاحب اوستاد حضرت بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بوجہ محبت وحُسن عقیدت بادشاہ
نے اپنے پاس رکہا تہا ایک مرتبہ اقلیم پناہ نے مولانا سے فرمایا کہ اس زمانہ مین صوفیہ معدوم
ہین اور اگر ہین تو صرف ظاہرداری اندر سے ہِنی مولنا موصوف نے جواب دیا کہ بلدہ رادہی
مین ایک بزرگ البتہ ہین بادشاہ نے فرمایا صفت بیان کرو آپ نے فرمایا اوصاف
عالی آن مجمع کمال اس لائق نہین کہ سراسری زبان پر آجاوین اِلّا ایک کلمہ پر اختصار
کرتا ہون کہ قدم بقدم رسول اللہ صلعم ہین بادشاہ نے کہا اونکو بلوانا چاہئے فرمایا
وہ عزلت نشین خانقاہ ہین کسیکے پاس نہین جاتے بادشاہ نے امتحاناً کہ اگر یہہ
بات سچ ہے تو متاع مرسلہ کی طرف توجہ نہ فرمائینگے جواہرات بیش قیمت دو تہالیان
بہر کر ان پر بہا اور ایک فرمان باین مضمون کہ چونکہ شاہان ہند مین ہمیشہ مجادلہ ومقاتلہ
رہا ہے مین نے منت بولی تہی کہ اگر مین مالک تاج وتخت ہونگا تو اس قدر مال تصدق
فی سبیل اللہ کرون گا اب چونکہ مقصد یاب ہوا ہون بہ ادائے منت معہودہ اسقدر
فرستادگی خادمان درگاہ کرتا ہون پذیرا فرمائے اور خواہان زیارت ہون اگر تکلیف
متصور نہو تو خود قدم رنجہ فرمائیے یا مجہکو بلوائیے فرستادگان نے وہ جواہرات
وغیرہ پیش رکہکر نوشتہ گذرانا آپ نے مضمون معلوم کرکے اوس کی پشت پر دست
حق پرست سے رقم فرمایا آنکہ ہم لوگ خاک نشین ہین انتفاع دُنیوی سے غرض
نہین ہمارے آبا و اجداد نے اسیطرح خلائق سے یکسوئی رکہی ہے لہذا متاع مرسولہ
واپس ہے اور ملاقات کی بہی کوئی ضرورت نہین کارکنان نے بادشاہ کے حضور
مین پہونچکر ماجرائے گذشتہ بیان کیا شاہ عالی پناہ کو رقت طاری ہوئی اور دل

Marfat.com

مین خیال کیا کہ ان سے بعیت کرنا چاہئے عادت بادشاہ یون مقرر تھی کہ تہجد پڑھکر
صبح تک مراقبہ مین رہتے تھے ایک رات حضرت کشف مین بادشاہ کے پاس تشریف
لے گئے مقراض سے بال تراشے اور طاقیہ درویشی سر پر رکھی اور کلمات معرفت
تعلیم فرماکر چلے آئے بادشاہ بعالم اختیار آئیے موئے سر تراشیدہ و کلاہ بر سر
نہادہ اور کلمات تعلیمہ یاد پائے فرستادگان کو بلاکر حلیہ مبارک مدعا علیہ دریافت کیا
تو موافق منام پایا سر مو تفاوت لا یا شاہ جمجاہ حضرت منعم و محتشم الیہ سے تا زیست
بدرجہ غایت مؤدب اور معتقد رہے۔

بیان اخلاق نظم

بیان اخلاق کا اونکے لکھون کیا		بمضمون تخلقو اخلاق پیدا
بشفقت ہر کسی سے پیش آتے		بہ پیش گفتگو تھے مسکراتے۔

اخلاق آپ کا اس درجہ کو تھا کہ ایک مرتبہ کچھہ میراثی دہلی سے رہڑی خدمت
سراپا برکت مین آئے آپ نے بہ اعزاز تمام ٹھہرایا ہر روز اقسام اقسام کے
کھانے مغذا کراتے ایک دن اون مین سے ایک شخص نے شراب پی اور بحالت
مخموری آپ کے مصلے پر برابر مین بیٹھ گیا اور کلمات ناشائستہ کرتا تہا اور بوے
دہن اوس کی آپ تک مس کرتی تہی۔ دیکھنے والون کو یہ بات ناگوار معلوم ہوتی
تہی مگر حضرت بمضمون تخلقو باخلاق اللہ کے بوضع اصلی خندہ پیشانی کلام کرتے
اور تبسم فرماتے جاتے تھے حتیٰ کہ اوس شخص نے مصلے پر قے کر دی آپ نے
اوٹھواکر علیحدہ رکھوا دیا اور فرمایا اگر تنہا بیت مانع نہوتی تو [illegible]
یہ لوگ ہمارے دادا پیر یعنی حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے وطن کے ہین [illegible]

Marfat.com

بیان [illegible] حضرت خواجہ علاؤ الدین بزرگ رح

ہین اور وقت رخصت بہت کچھ روپیہ اشرفی لباس اور گھوڑے عطا فرمائے۔
حضرت کی زوجہ شریفہ عفت مآب بنت حضرت شاہ ابوالاعلیٰ صاحب ہین اور وہ حضرت اولاد مین حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمت اللہ علیہ کے تھے جو کہ اوستاد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی کے ہین فردوسیہ مین حال آپ کا مصرح ہے اور ملفوظات باوا فرید شکر گنج وسفینۃ الاولیا وغیرہم مین بھی ہے منشاء فالینظر الیہم۔ کسی وجہ سے حضرت شاہ ابوالاعلےٰ صاحب مع عیال وطن چھوڑ کر بلدہ راپڑی مین تشریف لائے تھے اور تازیست وہین قیام پذیر رہے فردوسیہ وغیرہ مین ہے کہ حضرت عالیہ مکرمہ بڑی عابدہ زاہدہ عارفہ تھین ہر روز ایک قرآن ختم کرتین اور تمام شب نفل گذار رہتین اور گو اس کی محتاج اور حاجت مند نہ تھین محض لغرض حصولِ ثواب قوت اپنا ریاضت آسیا سائی وغیرہ سے کرتین راپڑی متصل گنبد مین بطرف جنوب چھ ستون والے قبہ مین مدفون ہین اور سنا گیا ردائے اطہر اور قرآن مجید بر ناوہ مین اب تک موجود ہے ماہِ رمضان شریف مین منجملہ تبرکات بزرگان یہ بھی زیارت مین لاتے ہین۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین بزرگ رحمت اللہ علیہ کے ہی دو نونہال خجستہ خصال تھے اسم عالی فرزند کلان کا مخدوم شیخ پیر تھا اور جگر بند خورد کا مخدوم شیخ نظام۔ حضرت نے وقتِ رحلت شیخ پیر سے بیعت لی اور رموز معرفت تعلیم فرما کر ۲۷ شہر شوال روز دوشنبہ واصل بحضرت قدوس ہوئے۔ گنبد شرقی پدر بزرگوار یعنی حضرت خواجہ نصیر الدین بزرگ رح کے بائین پہلو مین دفن ہین۔ عمر شریف آپ کی علاوہ اختلاف کم یا زیادہ صد سال یا نوے برس کی تھی۔

Marfat.com

اوصاف حضرت مخدوم شیخ پیر رحمۃ اللہ علیہ

نظم

نہین احوال کچہہ لکہنے مین آتا	جناب شیخ کا جو مرتبہ تہا
علومِ ما ورا صناع یکتا	ہمہ افضال مین مصدوق پایا

حق سبحانہ تعالی نے حضرت شیخ صاحب کو بہت خوبیوں سے ممتاز فرمایا تہا کُلُّ شئ یرجع الی اصلہ مصداق مقال ہے۔ شعر

پدر ما در ہوں نورِ حق سے معمور	پسر پہر کیوں نہو نور علے نور

ما ورا علوم ظاہری و باطنی بیشتر فنون صناعی مین مشاقی بحد غایت رکہتے تہے اسپ روانی مین اوس جناب پاک سے کوئی سبقت نہ کرسکتا تہا تیر ایسا ہی لگاتے تہے کہ کسیوقت ناکامیاب نہ ہوتا تہا پنجہ کشی کا وہ عالم کہ پہلوانان روئین تن اہل عصر تسلیم کرگئے صنعت یہ کہ جسکے سُننے سے حیرت آوے۔

چشتیہ بہشتیہ مین ہے کہ ایک روز رؤسائے بلدہ ہذا اور مردم اہل کمال عدمست فیض برکت مین موجود تہے آپنے خادم کو اشارہ کیا وہ عطر خانہ سے ایک شیشی عطر کی لایا اشخاص مجلس کو تقسیم کیا گیا جسنے مشام جان حضار مجلس کو یک لخت معطر فرمایا ہر شخص کو شناسائی اوسکی سے سکتہ تہا ایک دوسرےکا منہ تکتا تہا جب جلسہ برخاست ہوا خادم نے علیحدگی مین لوگون سے استفسار کیا کیا شئے تھی کہا نہین کہا عرق پیاز تہا کہ حضور نے دست فیض ... سے ترکیب دیکر خاصیت اصلی سے مبدل فرمایا ہے سلطان محمود یا سلطان حسین بن سلطان محمود

Marfat.com

جونپوری اسی باعث آپ سے مالوف تھے۔ اکثر اوقات تلاوت و نوافل مین گذارتے خانقاہ مین مصلّے سے کیوقت نہ علیحدہ ہوتے اِلّا اقتضائے ضروری اگر شب کو نیند کا زیادہ غلبہ ہوتا تو کسیقدر مصلّے پر استراحت فرمالیتے کہانے کی یہ کیفیت کہ دو چار چمچے برنج در آب پختہ جسکو زبان ہندی مین پِچ بہت کہتے ہین نوش فرمالیتے سچ ہے شعر

اے برادر گر خوری تو نان نور	خاک ریزی بر سر نان تنور

آپ بہت بڑے خولصبورت تھے عمدہ لباس سے شوق تہا آپ کے زمانہ مین **سکندر لودہی** تخت نشین دہلی تھے۔ **تاریخ شاہان** مین ہے کہ یہ بادشاہ کمال دیندار متبّع شریعت محمّدیہ عادل و شجاع علماء و فقراء کا محبّ حامی دین متین قاتل المشرکین بدترین بدعت کو یکلخت صفحۂ ہستی اقلیم ماتحت سے مٹادیا پنجہ کشی مین اپنا ثانی نہ رکہتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک بار بادشاہ نے بر سرِ اجلاس فرمایا کہ جو کوئی اس فن مین مہارت کُلّی رکہتا ہو ہمکو خبر کرو تا ہم اوس سے دسترسی کرین ملازمان صاحب جاہ سے ایک شخص نے جو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے کماحقہٗ آگاہی رکہتا تہا عرض گذار ہوا جہان پناہ شہر راپڑی مین ایک بزرگ زادے ہین وہ بلاشک اس لایق ہین فرمایا بلوانا چاہئیے کہا جان سلامت وہ گوشہ نشین ہین کہین جاکر کسی سے کبھی نہین ملتے فرمایا پہر کہا حضور اعلی خود ہی جلوہ افروز ہو کر براہ مصافحہ امتحان کرلین بادشاہ بدریافت راست و کذب گوئی خود راہی منزل ہوئے بطے مراحل آگرہ ریڑی داخل ہوئے جب دروازہ خانقاہ پر پہونچے حضرت کو آگاہی حاصل ہوئی شیخ نظام برادر خورد کو بادشاہ وقت جان کر برائے استقبال بہیجا بادشاہ نے گہوڑے سے فرود آکر ارادہ مصافحہ کا کیا اور

Marfat.com

متضمن وقوعہ معلومہ کے ہوئے شناسان نے عرض کیا کہ حضور یہ اونکے بہائی ہین
وہ خانقاہ مین ہین جب اندر گئے شیخ دیکہکر مصلّے پر کہڑے ہوگئے اول تو بادشاہ ازراہ
تواضع پیرون کی طرف جُہکے پہر مصافحہ کیا اور جس قدر قوت جسمانی نہی رہا کردی حضرت
ذی قُوّۃ بہیئت قدیمانہ قایم رہے اور مطلق حرکت نہ کی جب بادشاہ اپنا حربہ کرچکے
آپ نے انگشت سبّابہ و وسطیٰ دست کش شاہ ہوکر سینہ بے کینہ تک لائے بادشاہ
فرماتے ہین کہ مجہے ظن غالب ہوا کہ بلاشک ہا نہہ کہوے سے اوکہڑ گیا یہ بھی حضرت
سے ایک کرامت پدید ہوئی ورنہ اس قُوت اور وجود لاغری سے کب تغلّب ظہور پاتا
بادشاہ عالی پناہ قدمبوس ہوئے اور زندگی بہر مطیع فرمان۔ حضرت مخدوم علاؤالدین
برناوی تحریر فرماتے ہین کہ شاہ عالم پناہ کو تین روز معہ لشکر مہمانی مین رکہا دونون وقت
طعام از قسم شاہانہ اور افزون تر مراسم کریمانہ لوجہہ اتم مبذول فرماتے رہے وقت
رخصت بادشاہ نے کشتیان پُر از جواہرات ہدیہ کین اور عذر خواہ بیحد ہوئے بخیال
اس بات کے کہ شاید لوگ یہ گمان کرین کہ حصول منافع مرقومۂ بالا یہ مدارات شاہی
مدنظر تھا فرمایا اور وقت پر موقوف رکہئے اس حیلہ سے برکت حاصل کی۔
سلطان سکندر لودہی عادل و باذل۔ نام اصلی آپ کا نظام خان تہا بجمال ظاہری
آراستہ اور ساختہ کمال معنوی سے پیراستہ۔ چہہ لسپر اور باون افسر وزرا و امرا ارکین
سلطنت و اصحاب مشاورت فرمان پذیر و الا تدبیر رکہتے تہے جو ہر وقت بدل کمر بستہ
حکم برداری و جان نثاری کو حاضر و مستعد۔ ایام سلطنت سکندری مین
امن و امان حاصل تہی۔ ہنود زمینداران مطیع فرمان۔ ہوائے نفسانی سے دور طریق تا
رضامندی حق سے نفور۔ لغایت خدا ترس و خلق پر مہربان روزہا رفع تنا قضات

Marfat.com

وفیصل معاملات صبح سے شام بلکہ تانیم شب دربار عام گرم رہتا۔ ہر مظلوم کے فریاد رس ہر آزار رسیدہ کے غمخوار۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح بادشاہ خود بہ پوشش تبدیل شب مین کوچہ گردی کرتے تا رعایا کے رنج والم جور وجفا معلوم ہون۔ اور آدمی پوشیدہ اس بات کے واسطے مامور تھے کہ اونکے حالات سے واقف ہوکر بادشاہ کے گوش گذار کرتے رہین۔ لوگ گمان کرتے کہ بادشاہ کا کوئی جن تابع ہے جو آپ سے اخبار غیبیہ بیان کرتا رہتا ہے۔ فضلاء واولیاء اللہ کے پاس لبقصد زیارت خود تشریف لیجاتے اور مالی خدمت بھی بجالاتے۔ سال مین دو بار فقراء ومستحقین لاتا کو تفصیل نام لکھکر مبلغان شش شاہیہ بھجواتے اور موسم سرما مین لباس پوشیدنی گرم لحاف وغیرہ تقسیم فرماتے۔ جمعہ کے جمعہ فقراء شہر کو زر نقد دیا جاتا۔ شہر مین ہر روز کئی جگہہ طعام پختہ وخام سے غربا ومساکین کے واسطے مطبخ گرم وجاری تھے۔ اور کوئی سائل خالی نہ جاتا تھا کہ بحیلہ فتوحات ومقصد یابی کے مبلغان کثیرہ بدرویشان نہ پہونچائے جاتے ہون۔ سچ کہا ہے

اگر بادست شوکت وسروری		دل زیردستان بدست آوری

اور مساکین ومحتاجان پر زر ومال صرف کرنے والا پادشاہ کی نظر مین معزز تھا۔ چنانچہ باین غرض اکثر امرا وارباب جاہ نے محتاجون اور مسکینون کو مدد معاش اور وظیفہ مقرر فرمایا تھا۔ یہان وہ مطلب صادق آتا ہے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ اور جملہ مساجد مملکت اپنی مین موذن اور خطیب اور جاروب کش تعین کرکے وظیفہ معین فرمایا تھا۔ عہد شاہی اسلامی مین پایہ علما کا تو کیا کہنا ہے پیش امام مسجد کی وہ قدر ومنزلت تھی جو آجکل ڈپٹی کلکٹر وحیثیت کمشنر کی نہین۔ ادنی ادنی موذن مسجد کی ...

Marfat.com

مین تین تین لاکھ روپیہ کا سرمایہ و اثاثہ تھا۔ بعد نماز عصر سلطان ذی حشم مسجد مین خود بزرگان دین یعنی علما و صلحا کی ملاقات کرکے تا مغرب تلاوت اور ذکر تسبیح و تہلیل و اوراد مین مشغول رہتے۔ علم دوست تہے۔ سعادت دوران فرخندہ نشان اونکے مین علم نے رواج پایا بہت امرا و ارکان دولت حتی کہ سپاہ فوج بکسب فضائل اشتغال رکہتے۔ پیشتر دستور نہ تھا آپنے اہل ہنود کو لکہنے خط فارسی کی اجازت فرمائی تہی۔ فن سپاہ گری مین نیز رونق دی تہی۔ بکمال اعزاز اسلام کے خواہان۔ ازبس پابند شرع شریف تہے۔ ہردوارہ متہرا وغیرہ جہان جہان پرستش گاہ و تیرت ہنود تھے منہدم کراکر مسجد و مدرسے سرائے و بازار تعمیر کرائے اور نگاہبان مقرر کئے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی ہندو وہان اشنان کرسکے۔ شہرت مراسم اہل ہنود کو قطعاً موقوف کرادیا۔ اگر شہر متہرا مین کوئی ہندو موئے سر یا داڑہی کتروانے منڈوانے کا ارادہ کرتا بنا برہیبت شاہی حجام قبول نہ کرتا مسلمانون کو جو چہڑی وغیرہ لیکر مدار سالار جاتے ہین منع فرمایا۔ عورتون کو مزارات اولیاء اللہ و بزرگان پر جاتے اور زیارت قبور سے بالکل بندی تہی۔

مورخ ہذا ملا محمد قاسم استرابادی نے تحریر فرمایا ہے۔ تعصب اسلام بسیار داشت چنانچہ جمیع معاندان کفار را باخاک یکسان کردہ بود و در بہتہر جا ئیکہ ہندوان غسل میکردند مسجد و مدرسہ و بازار ساختہ موکلان گماشتہ بود کہ کسے مجال غسل نمی یافت واگر در بلدۂ متہرا ہندوئے ارادہ سر یا ریش تراشی میکرد حجام قبول نمیکرد و در اعلام رسوم کفار را مطلق برانداخت وغیرہ کہ بسالار مسعود ہر سال میرفت منع فرمود عورات نمی کرد۔ انتہی۔

بادشاہ کی خورد سالی مین بھی یہی نوبت تہی تاریخ شاہیہ مین ہے۔ ودعہ عرس

که ایام شاهزادگی او بود شنید که در بلده تهانیسر موضعیست که هنود آنجا مجتمع گشته غسل میکنند از علما پرسید که درین باب حکم شرع چیست یکے از آنها گفت بتخانه قدیم را ویران ساختن جائز نیست و در حوضی که از قدیم غسل دران معمول بوده است نهی آن بر شما مناسب نیست شاهزاده دست بخنجر کرده گفت حمایت کفار میکنی۔ انتہی۔

ان صاحب نے بموقعہ محل سمجھا کر جوش غیظ و غضب شاہزادہ کو ٹھنڈا کیا۔ وغیرہ وغیرہ کثرت سے اوصاف محامد کتب تاریخ مین مندرج ہین۔ **المختصر** روز یکشنبہ ہفتم ماہ ذیقعدۃ الحرام ۹۲۳ھ ثلث وعشرین وتسعمائۃ ہجری صلعم۔ سرائے ناپایدار سے بدار القرار تشریف فرما ہوئے۔ انار اللہ تربتہ۔ اٹھائیس۲۸ برس پانچ مہینے تخت سلطنت پر جلوہ دہ ہوکر باغ جہان کو آب آسائش سے سرسبز فرمایا۔ **ماورا** صفات راحت رسانی مخلوقات مسطورۂ بالا دوران اسلام بہ صورت کہ علاوہ مسلمانان قدیمہ یعنی شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ اقوام رائج مشہورہ کے کروڑون برادران دینی جابجا اقلیم ہند مین راجپوت۔ و گوجر و جاٹ۔ و انکا وغیرہ اقوام نو مسلم کی نسل والے جو عہد سلطنت اہل اسلام مین دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے قایم ہین جن مین بعض بعض بڑے بڑے متمول و اہل دول و صاحب ثروت و اصحاب ریاست اور جامع فضایل علمی و عملی اور حلیۂ دین و تقوی سے مالامال شیفتگان محبوب رب کردگار و مقبولان مطلوب ایزد غفار ایسے کہ اگر کبھی خواب مین دیدار رسول پروردگار حاصل ہو جاوے آپ پر دولت و مال نثار فرزند و زن فدا جان عزیز بصد آرزو قربان کردینے کو موجود ہ

نکل جائے جان انکے قدمونکے نیچے	یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

بسلسلہ شاہان افغانان کے جہاد و غزوات اور بعض اولیاء اللہ کے کشف و کرامات

Marfat.com

ظہور پذیر ہوئے۔ ہندوستان مین پانسو چھ سو برس بادشاہت پٹھانون کی رہی اور آخر مین تین سو چار سو سال تک مُغل فرمان روائے ہند پنش من الحکم قادر منان بدور عملداری فرنگیان ٹوٹی پھوٹی حالت ایام غدر بہادر شاہ تک سلطنت اسلام نے اختتام پایا۔ ہزار برس سے پہلے ہندوستان مین ہر جگہ اچھی طرح اسلام کے نام سے بھی آگاہی و شناسائی نہ رکھتے تھے۔ اگر صولت افغانی اور شوکت شاہانی اسلامی کی دید کا شوق ہو کہ ہندوستان مین توحید و رسالت کا کس طرح ڈنکا بجا اور خطۂ ہند بلکہ کیونکر غیر پرستگان نام یزدان بے چون و بے چگون مین علَمِ دین کا نصب ہوا یہان تک کہ پچاس پچاس ہزار آدمی تارِ زنّار توڑ کر اور کفر و کافری سے مُنہ موڑ کر ایک ایک دم سے داخل اسلام ہوئے ہین۔ تاریخ فرشتہ کا سیر فرماؤ۔ اور نہ بزور مسلمانی مین آئے بلکہ اسلام کی خوبیان و حقیت و کُفر کی خرابیان و باطلیت بپایہ میزان صداقت پہونچا کر اکثر بلا جبر و اکراہ اسلام قبول کیا اور اگر بحکومت و دباغت اسلام پھیلایا جاتا تو اوس وقت جز مسلمانی مذہب ہنودیت کا ہند مین غالباً زمرہ باقی نہ رہتا۔ وہ قہرمانی تغلقان۔ وہ دبدبہ خلجیان۔ وہ صولتِ لودھیان وغیرہ لیکن شاہانِ اسلام کی طرف سے رخصت عام رہی خواہ باذلت و کفری باج و خراج مقررہ ادا کرتے رہو ہمکو کچھ سرو کار نہین یا آؤ ہم تم سب ملکر ایک معبود حقیقی خالق کُل مالکِ کون و مکان شہنشاہ واجب الوجود کی پرستش و خدمت عبودیت بجالاوین۔ برخلاف اہل ہنود کے کہ باوجود ہم مذہب اور ایک طرح ہونے کے خاک روب و چرم دوز وغیرہ رذیل اقوام شہ ابعیت و اعلیٰ و قواعد پرستش یکجائی اور مساویت سے خارج۔ اور یہان ارذل سے ارذل اور ادنی ات ادنی اسنے کلمۂ شہادت بالتصدیق قلب پڑھا اور عرصات قیامت اور روز حشر کیصورت

ایک دم سے اپنے تئین راز و نیاز عرض کرنے مین پادشاہان دنیوی کے برابر ہوکر آستانہ الٰہی پہ لا ڈالا چنانچہ صفوف نماز اور مساجد مین مشاہدہ کرلو ؎

سمجھ لو ہے یہ وہ دربار اعلےٰ		گدا و شاہ کا یان ایک رتبہ

بلکہ اسلام نے رذالت و کبر کا اپنے سے نام ہی مٹا دیا **دیکھو** آیات قرآنی۔ قال ذوالجلال والاکرم۔ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ الآیہ۔ یعنی بے شک یہ امت ہے تمہاری (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) امت ایک۔ اور مین ہون رب تمہارا پس ڈرو مجھسے۔ وقولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط الآیہ۔ یعنے اے آدمیو تحقیق پیدا کیا ہم نے تمکو ایک مرد ایک عورت سے (یعنی حضرت آدمؑ و حضرت حوا علیہما السلام) اور بنائین تمہارے لئے ذاتین اور گوتین اس واسطے کہ آپس مین تعارف اور پہچان ہو اکرم واتقیٰ ہر دو صیغہ افعل التفضیل اند۔ جسکے یہ معنی ہوئے۔ البتہ بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے (یعنی شرف حسب و نسب اور بڑائیان مال و دولت و استکبار و افتخار وضعًا و اقتدارًا اور زور و طاقت وغیرہ پر کفار کی طرح اکڑنا اور پھولنا نہیں ہے بہر حال دین و تقوی سے آراستہ و موصوف ہونا چاہیے) وقولہ تعالیٰ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ج اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ الآیہ۔ یعنی اور نہ چل زمین پر اکڑتا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑ ڈالے گا زمین کو اور ہرگز نہ پہونچے گا بلند ہوکر پہاڑون تک۔ وقولہ تعالیٰ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ۔ الآیہ۔ یعنی ہر آئینہ اللہ نہین دوست رکھتا ہے غرور والون کو وقولہ تعالیٰ۔ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔ الآیہ۔ یعنی پس برا ٹھکانا ہے غرور کرنے والون کا ونیز **دیکھو** احادیث پیغمبر یزدانی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

Marfat.com

سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ - یعنے جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کہڑے رہین لوگ اوسکے روبرو لیس ٹھہرالیوے وہ اپنا ٹھکانہ آتش مین ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرٌ وَّمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِهٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ - شعب الایمان - یعنی جسنے تواضع کی واسطے رضامندی اللہ کے بلند کیا اوس کو اللہ نے پس وہ اپنے جی مین چھوٹا ہے اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہے اور جسنے تکبر کیا اللہ نے اوس کو پست کیا پس وہ لوگون کی آنکھون مین چھوٹا ہے اور اپنے جی مین بڑا ہے یہان تک کہ وہ لوگون کی نظر مین ذلیل تر ہوتا ہے کتے یا سور سے - وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - یعنی تواضع کرو یہان تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ زیادتی کرے کوئی کسی پر - حتّٰی کہ مسلمانون کی باہمی شرکت اکل وشرب پر غیر پرہیز اور انکے پس خوردہ کے فائدہ مین خیر الانام نے فرمایا - سُؤْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ شِفَاءٌ - الحدیث یعنی مسلمان کا جھوٹا (پاک کیا بلکہ) شفا ہے (و اینضا) فرمان سیدنا علیہ السلام اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ - الحدیث یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے کیونکہ جیسے آئینہ مین منہ دیکھنے سے دفع غبار آئینہ اور صفائی چہرہ کی کر لیتے ہین اسیطرح اہل مومنین کو برتاؤ رکہنا چاہئے -

تمام راجہاے ہند ہمیشہ مگلون آتش پرستان فارس سے جن مین رستم و نریمان سے پہلوانان نامی - افراسیاب وکیقباد سے خسروان زیردبالا دوامی ہزارہا سال

تختِ شاہی پر جلوس فرما چلے آتے تھے باج گذار رہتے۔ ایسے شہزورانِ گیتی ستان کو
کسنے تہ و بالا و زیر و زبر کرکے اوس ولایت آثار دیرینہ شرکیہ آتش پرستی کو نیست و نابود
کر دکھایا۔ کوہ و صحرا و میدان کو کون جنبش مین لایا۔ اکناف عالم و اطراف جہان مین کسنے
تخت الملکہ برپا کیا۔ اندک مدت مین ہفت کشور مین کسنے سکہ اسلام کا بٹھلا دیا۔ اور کلمہ اعلاء دین
حق سے دور و نزدیک کو گردوں تک پہنچا دیا اور صفحۂ ہستی ربع مسکون و بحر و بر طبقۂ زمین
کو ہلا دیا کون تھا وہ کس سے ہوا یہ اسلام اور موحدان اسلام ہی کی شان والاشان
تھی۔ دیکھو فتوحات امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کتب متفرقات تواریخ اسلامیہ
مجوس عجم جو یزدان و اہرمن دو خدا کے معتقد۔ اور نصاریٰ جو خدا سے متعدد باپ بیٹا روح
القدس کے گرفتار مرض تثلیث تھے۔ اسلام نے اونکے عیوب عقاید حلولیہ کی اصلاح فرمائی
وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدٌ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔
اور وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط اس اون کے
اقوال و خرافات شرکیہ کی تردید کرکے توحید خالصہ کی دعوت کی۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ سُبْحَانَهٗ
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ م تَعَالَى اللّٰهُ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ اوس قادر برتر کی بے مانندی و بے
چونی اور خالقِ اکبر کی بے شبیہہ و بے تمولی ہونے اور لوث شرکت زوال سے منزّا ہی
و یکتائی پر شہادت صادقہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ط اور وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ وَفَوْقَ
كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ

لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا مِثْلَ لَهُ وَلَا		لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالَ
فَرْدٌ اَصَمَدٌ عَنْ صِفَتِ خَلْقٍ بَرِيٌّ		نہ شکل نہ صورت رکھے نا گمانہ کا

کلام سعدی مین ہے

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم — وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر — ما ہمچنان در اوّل وصفِ تو ماندہ ایم

اور یہ بھی اِسی کے مطابق ہے ؎

تری توصیف ہو کیونکر زباں سے — مبرّا ہے جو ہر وہم و گماں سے
نبیؐ نے جبکہ لَآ اُحصِی پکارا — بھلا تعریف کا پھر کس کو یارا

حکمائے یونان انبیا علیہم السلام کی پیغمبری کے منکر رہے۔ اور یہود و نصاریٰ خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رسالت کے منکر۔ اِلّا جنکی توفیق ازلی شاملِ حال ہے اشخاص ہر اقوام مذاقِ توحید سے متلذذ دینِ مسلمانی مین ہمیشہ آتے رہتے ہین۔ اور اِس اُمت مین دعوتِ اسلام کا سلسلہ اسیطرح قیامت تک برابر جاری رہے گا۔ یہ **قطعہ** اِس پر کیا عمدہ قابلِ چسپیدگی ہے ؎

درِ فیضِ محمدؐ وا ہے آئے جسکا جی چاہے — نہ آئے آتشِ دوزخ مین جا جسکا جی چاہے
معاذ اللہ [illegible] کہتے ہیں [illegible] کو — تو وا وا کون ہے انکا بتائے جسکا جی چاہے

[illegible] اسلام [illegible] اور خود لوگوں کی دید و شنید کا اثر ہے جو آج [illegible] بعض [illegible] اسلام [illegible] ہندو وغیرہ [illegible] کچھ کچھ وہ گفتگوئے علم توحیدیت سے [illegible] آتا جاتا ہے اور اپنی مذہبی شرک بھری ہوئی باتوں سے چونکنا اور اُن سے تنفّری [illegible] سا خیال ہے اور بعض متعصب جو مجبورِ تقلیدِ آبائی کے پابند ہین وہ [illegible] سر تسر کیے کو بہ پیرائے دیگر حیلۂ پہلو و بات اور بدل ڈالنے کی [illegible]

[illegible] گرفت [illegible] معہدان اہل اسلام سے [illegible] سے کیا ہوتا ہے جب جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ [illegible] عالم میں بلند ہو چکا۔

Marfat.com

اسکو کہتے ہین دین حق کو مخالف کے سر چڑہکر خود بخود بول اوٹھے۔

مسلمانون مین باہمی اتحاد دینی اور اتفاق اسلامی پر ارشاد خداوندی ہے۔ تعالی اللہ شانہ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا۔ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پہر الفت دی تمہارے دلون مین اب ہوگئے اوسکے فضل سے بہائی **مسلمانون** کے باہمی اصلاح حال اور اخلاص مآل پر فرمان نبوی ہے۔ اعلے اللہ برہانہ۔ اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا متفق علیہ۔ بچو گمان بد سے اسلئے کہ گمان بد نہایت جہوٹی بات ہے اور کسی کی بات چوری سے دریافت نہ کرو اور جاسوسی مت کرو اور بے ارادہ خرید کے مول مت بڑہاؤ اور ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور آپس مین بغض مت رکہو اور نفسانیت مت کرو اور ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو اور اللہ کے بندے بہائی بنے رہو۔

کلمات زرنگار جامع نصاح عوام ناظرین پر فواید موجب گوناگون وسایل نجات دوام عالمین یوم الشواہد

قال صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِنَّ مِنْ خِیَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ بخاری۔ تم مین بہتر وہ ہے جسکے اخلاق بہت اچھے ہین۔

وقال صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ

Marfat.com

شفیق علیہ۔ اللہ رحم نہین کرتا اوسپر جو آدمیون پر رحم نہ کرے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلرَّاحِمُونَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ ابوداؤد۔ رحم کرنے والون پر رحمٰن مہربانی کرتا ہے رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہے۔ رحم کریگا تمپر جو آسمان مین ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ۔ مسلم۔ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ یَّحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی كُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ۔ احمد۔ والترمذی۔ کیا نہ بتاؤن مین تمکو جو وہ دوزخ کی آگ پر حرام ہے اور آگ اوسپر حرام ہے ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک ہونے والا لوگون سے (یعنی ساتھ خلق ومحبت کے) نزد خدا ... مضمون کے مطابق حضرت سعدی علیہ الرحمۃ ایک سعید ازلی نیک خلق کا حکایت درج فرماتے ہین۔

یکے خوب کردار خوش خوے بود	کہ بدسیرتان را نکو گوے بود
بخوابش کسے دید چون درگذشت	کہ بارے حکایت کن از سرگذشت
دہانے بخندہ چو گل باز کرد	چو بلبل بصورت خوش آغاز کرد
بگفتند با من بسختی سبے	کہ من سخت نگرفتمے بر کسے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَ[illegible] ابوداؤد۔ نہ داخل ہوگا بہشت مین بخیل بدخلق ودرشت خو سنگدل

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ

Marfat.com

شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔ ابن ماجہ۔ جو کوئی کسیکو ناحق ضرر پہونچاوے اللہ اوس کو ضرر پہونچاویگا اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ اوس پر مشقت ڈالے گا۔

وَقَالَ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِیْہِ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ مسلم۔ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلوں سے تو اللہ اوس کی مشکل آسان کر دیگا قیامت کی مشکلون سے۔

وَقَالَ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ۔ ترمذی۔ نہین ہوتا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بولنے والا اور نہ بیہودہ بکنے والا۔

وَقَالَ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ۔ متفق علیہ۔ جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین ہوتا ہے اللہ اُس کی حاجت روائی مین ہوتا ہے۔

وَقَالَ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ۔ متفق علیہ۔ جب ہو تم تین شخص تو دو شخص سرگوشی نہ کرین (یعنی کانا پھوسی) جب تک اور لوگون مین مل جاوین اس واسطے کہ اوس تیسرے کو غم ہوگا۔

وَقَالَ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔ دارمی۔ جو کوئی ہے دو رویہ دنیا مین۔ ہوگی اوسکے لئے قیامت کے دن زبان آگ کی۔

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا (رواہ ایضاً بحروف) مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ احمد وغیرہ۔ جو چپکا رہا سلامت رہا اور جو سلامت رہا نجات پائی۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ کَانَ مَادِحًا لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذَالِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا۔ متفق علیہ۔ جس کسی کو تعریف کرنے کی ضرورت ہو تو یوں کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان کرتا ہوں آگے اللہ جانے۔ یہ جب ہے کہ تعریف کنندہ اوس شخص کو ایسا ہی جانتا ہے۔ اور جزم کرکے نہ کہے کہ وہ شخص ایسا ہی ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوَا ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَّسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ ترمذی۔ نہین ہے فرزند آدم کا حق کسی چیز مین سوائے ان چیزون کے گھر جس مین رہے اور کپڑا جس سے ستر کو ڈھانکے اور خشک روٹی اور پانی۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔ بیہقی۔ جو کوئی راضی ہوتا ہے اللہ سے تھوڑے رزق پر اللہ اوس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے عمل پر۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ۔ احمد۔ بچنا رہ زیادہ عیش وعشرت سے اس واسطے کہ اللہ کے اچھے بندے عیاش نہین ہوتے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ متفق علیہ۔ نہین ہے تونگری کثرت مال و اسباب

Marfat.com

ولیکن تونگری دل کی تونگری ہے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ۔ متفق علیہ۔ جس وقت دیکھے ایک تمہارا طرف اوس شخص کے جو بڑہکر ہے مال مین اور پیدائش مین پس چاہیے کہ نظر کرے طرف اوس شخص کے جو اوس سے نیچا اور کمتر ہے تا اپنی پر نعمتین خداوند کریم ہندو

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ ترمذی فحش جس چیز مین ہوتا ہے اوس کو عیب دار کردیتا ہے اور حیا جس چیز مین ہوتی ہے اسکو زینت دیتی ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّهٗ۔ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ بخاری۔ حیا بہتر ہے ہر قسم کی۔ جب تو حیا نہین کرتا تو جو چاہے سو کر۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ ہدیہ بھیجو آپس مین کہ ہدیہ دور کرتا ہے دشمنی اور دل کے کینون کو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ۔ احمد۔ نہین نکالی جاتی رحمت مگر بدبخت کے دل سے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ بخاری۔ دو نعمتون سے بہت لوگ غافل اور لوٹے مین ہین۔ تندرستی اور فارغ البالی۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِکَرِیْمَتَیْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ شرح السنۃ۔ جس سے لے لین اللہ نے دونون پیاریان اوسکی

Marfat.com

واجب ہوئی واسطے اوسکے جنت۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ ابو داود۔ بچو حسد سے پس بے شک حسد کہا جاتا ہے نیکیون کو جیسا کہ کھا جاتی ہے آگ خشک لکڑی کو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔ مالک وغیرہ۔ آدمی کے اسلام کی خوبی ہے چھوڑ دینا اوس چیز کا جو بیفایدہ ہے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ مشکوۃ۔ جو گیا پاس کاہن کے پھر سچا جانا اوس کی بات کو جو کچھ اوسنے کہا پس بری ہوا جو اوتارا گیا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے (یعنی قرآن مجید کیونکہ اوس مین بیان ہے کہ اللہ کے سوا غیب کی بات کوئی نہین جانتا۔ اِس سے وحی حضرات انبیا علے نبینا وعلیہم السلام۔ اور الہام حضرات اولیاء والاکرام مستثنےٰ ہے)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ۔ احمد۔ اللہ کا شریک مت کر کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ۔ ابو داود۔ شگون بد لینا شرک ہے شگون بد لینا شرک ہے (اور اسی مین داخل ہے ٹوٹکا کرنا۔ اور حَلَفَ لِغَیْرِ اللّٰہِ)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ لعنت کی اللہ نے جو ذبح کیا جانور واسطے غیر خدا کے۔

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ عَلَّقَ شَیْئًا وُّکِلَ اِلَیْہِ۔ جسنے لٹکایا کسی چیز کو (یعنی گلے وغیرہ مین اللہ پاک کے نام کے سوا کوڑی۔ پیسا۔ منکہ۔ تاگا پتھر۔ لوہا وغیرہ بطریق استعانت) سونپا جائیگا (قیامت کے دن) اوسی چیز کیطرف۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَاعَدْوٰی وَلَانَوْءَ وَلَاصَفَرَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَاغُوْلَ۔ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نہ ایک کا مرض دوسرے کو لگے (جیسا لوگون کا زعم ہے) اور نہ اختیار تارون کا ہے کسی شے مین (عقیدہ نجومیون کا باطل ہوا) اور نہ مہینے صفر کی نحوست (بالخصوص تیرہ دن جسکو تیرہ تیزی کہتے ہین زمانہ جاہلیت مین عرب لوگ ان ایام کو نحس جانتے تھے اور جہّال مسلمانان ہند بھی اسکے معتقد ہین چنانچہ ان دنون مین نکاح وغیرہ تقریب خوشی کو اس خوف سے کہ مبادا کسی بلائے ناگہانی مین مبتلا ہوجائین موقوف کر رکھتے ہین) اور نہ ہامہ کوئی چیز ہے (اہل عرب گمان کرتے تھے کہ کوئی ظالم کسیکو مار ڈالے تو انسان مظلوم مقتول کے سر مین سے ایک پرند نکل کر آواز کرتا ہے جس سے اوس مقام کے باشندون پر تباہی و بربادی آتی ہے) اور نہ غول بیابانی (جسکو کہتے ہین ایسی ویسی حالت مین مرد و عورتین مرجانے سے چڑیل و بھوت بنجاتے ہین) غرض حضور والا صلعم نے اپنی اُمت کو ان توہمات جہالات شرکیہ اور وساوس لایعنی شیطانیہ سے منع فرمادیا۔ کہ گویا یہ محض بے اصل باتین ہین۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ۔ متفق علیہ۔ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوائے کسی دوسرے کو (اوس کا شریک جان کر) اور نفع وضرر کا مختار

Marfat.com

تان کر) وہ دوزخ میں گیا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم۔ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا ہے کہ البتہ یہ بات ہے کہ کوئی معبود نہیں قابل پرستش و بندگی و توجہ و عبادت کے وہ داخل ہوا جنت میں (قبور پرست اور اولیاء اللہ وغیرہ سے جو اڑے کام ہر اونکو مشکل کشا و برآرندہ حاجات سمجھکر نذریں و منتیں کرکے ہر قسم کی مرادیں او رمقاصد طلب کرنے والے ہیں اُن مسلمانوں کو چاہیئے حصول مغفرت اور نجات آخرت کے واسطے ان دونوں حدیثوں کے مطابق اپنا دلی عقیدہ وایمان خالص لاشریک غیری با خالق سبحان درست کر رکھیں ورنہ ظاہر لسانی کلمہ پڑھنا بمصداق آیہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ کچھ کام نہ دے گا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ نِّيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ۔ بخاری جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہے نوحے کے سبب سے (مرنے والے کو چاہیئے کہ گھر والوں کو وصیت کر جاوے کہ میرے بعد عورات نوحہ نہ کریں پھر اگر وصیت کرنے پر کوئی نوحہ کرے گا تو یہ عذاب سے بری رہے گا اسواسطے کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى حق تعالیٰ کسی کے عوض گناہ میں نہ پکڑے گا۔ لیکن مردے کے اوصاف حمیدہ کسی کی زبان پر آکر غیر جزع فزع رقت ہو جاوے نہیں بلکہ وہ سبب رحمت ہے۔ تعزیت میں عموما بجائے صبر و ثواب کہا جاتا ہے خصوصا رسم چہلم دسویں بیسویں وغیرہ ایام معینہ میں زنان اقارب کا مجتمع ہوکر اور اگر ایسا ہو تو دفتر شکایت کھلتا ہے کہ مردے پر جار انسو بھی بہائے

گویا مدار جزا انکا و کیا کمال انس و شیفتگی علی المیت مذہون و مکالمت مفتون۔ اب کہئے بفرمان طبیب مہربان روح میت پر کیا نوبت گذرتی ہوگی۔ حالانکہ مردہ بدست زندہ۔ پس باندگان سے متوقع و منتظر ثواب و دفع عذاب ہے۔ مگر خود کردہ را علاجے نیست کیون نہین حیات ہین ہی اس کی بریت کی فکر کی اور رہائی کی تجویز سوچی۔ اور جو اصحاب تعشقاً جان نثاری کے مدعو ہین امتحان زن و مرد صرف اتنی ہی بات ہین معلوم ہو سکتا ہے کہدیا جائے کہ باوضو بیٹھکر کچھ کلمہ کلام پڑھکر ایصال ثواب روح میت کرو صداقت محبت لسانی کا نتیجہ کہ کہان تک ہے خود ظاہر ہو جاوے گا۔ لنسخہ از مین تجربہ کار ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ مسلم جسنے مسلمانون سے پردہ و فریب کیا (یعنی بیچنے کی چیز مین اوس شئے فروشیدہ کا عیب و نقص نہ اظہار کیا۔ اور اس ہین کچہ قسم کا معاملہ آگیا) وہ ہمارے مسلمانی طریق سے نہین ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ متفق علیہ۔ جو دابے لیگا بالشت بہر زمین کسی کی ظلم سے تو اوس زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔ زمین کے ساتون طبق تک۔ اے ظالمان سنگ دل ناخدا ترس جفا کیشان وا ے خواہر و دختران کے ارض حقوق فرائض نادہندگان۔ اور کسی کی ظلم سے زمین چھین لینے والو عذاب قیامت پر ہوشیار ہو جاؤ۔ بعض کہہ دیتے ہین ہم بھانت و بُہوپک وغیرہ ہین ویسے ہی حقوق بہن بیٹی وغیرہ سمجھہ دیتے ہین معلوم رہے اولاً بھانت مروجہ رسم ہنود سے ہے خود ہی گناہ۔ اور علاوہ ازین

Marfat.com

اگر کسی اور طور پر کچھ دے بھی دیا تو یہ صلہ رحمی ہے نہ ادائے حقوق فرائضیہ مثال اسکی ایسی
ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ دن رات نفل پڑھتا رہے اور فرض نماز پنجگانہ نہ ادا کرے۔ یا گیارہ مہینے
صایم رہے اور بارہوین ماہ مبارک رمضان مین جو روزے رکھنا فرض تھے چٹ کر جاوے
پس محنت عبث ہے نہ دینے والے ایسے ویسے حیلے نکالتے اور پہلو ٹوھالتے رہتے ہین ۔
غرض حق تعالی نے جو حصص معین فرمائے ہین وہ نہ تمہارا ادا نہین ہو سکتے اوسوقت
تک کہ سہام فرائض بحساب نہ ادا کرے وگرنہ وہی بار ظلم گردن پر اُلار رہے گا۔ بعضے
کہتے ہین ہمکو خوشی سے اپنا حصہ اراضیہ معاف کر دیا ہے بالکل لغو ہے وہ یقینی جانتی
ہین کہ ان سے بخوشی ملنے کی توقع اصلا نہین اور طلب پر بگڑ بیٹھینگے پھر کیون لڑائی
مین پل ڈلوایا ورنہ لینا کسکو برا لگا ہے ہر شخص کو اپنے اوپر قیاس کر لینا زیبا ہے
کہ آیا ہم سے بھی کسی کے حق مین ایسا ہوا یا آیندہ جس مین متاع دائمہ فواید کثیرہ
منحصر ہو دست بردار ہو سکتے ہین۔ بزرگان سلف نے دل کی کراہت کو بھی باعث
ناراضامندی کا گنا ہے گو بظاہر ہنس بول لے ۔ بہر حال دیدینے ہی مین صدور ...
فلاح ہے والا فلا۔ خوب یاد رہے ۔ آثم۔ سارق۔ غاصب۔ خائن۔ دغا و فریب
دہی سے مال لینے والا۔ حق فرائض نہ دینے والا۔ اور قرض دار جسکے دل مین نیت
ادائے قرضہ کی نہو۔ یا کسی کی حق تلفی کی ویا اوسکو منقلب کر کے زیان و نقصان
پہونچایا۔ اور قمار باز۔ واکل ربا۔ غرضکہ یہ تمام تا وقتیکہ کوڑی کوڑی واپس کر کے
مظلوم و حقدار کو راضی نہ کر لینگے تو بہ رسمی لسانی سے کچھ فائدہ نہ دیگا ...
قیامت و وعدۂ روز حشر بجانب ظالم حق العباد اوسیطرح بار گردن رہنے کا
و نیز ابتدائے سن بلوغت سے صوم و صلوۃ فایتہ اور پچھلے سالوان کی جن مین مالک

Marfat.com

نصاب رہ چکا ہے اور حج وزکوۃ اور کفارت وصدقات واجبہ عمر یہ نہ ادا کر جاوے گا حقوق حق اللہ کا دیندار رہے گا۔

وہ ظلمی جو بہ سبب جوارح وحواس سے منہیات کے ارتکاب پر حسنات زائدہ کا ذخیرہ ادا کرنے کا اس کو ہوا ہے روز جزا کا ہر شخص کو خیال یا دل پر ملال رکھنا لازم بل الزم ہے جس روز عطیات مفوضہ نعمات الہیہ کی پوچھ گچھ ہوگی ؎

حق ابصر ما بہ چہ آوردی مرا — اندران مہلت کہ من دادم ترا

عمر خود را گرچہ پایان بردہ — قوت قوت درچہ فانی کردہ

گوہر دیدہ کجا فرسودہ — پنج حس را در کجا پالودہ

گوش وہوش وچشم گوہرہاے عرش — خرج کردی چہ خریدی تو زفرش

دست وپا دادست چون بیل کند — من بہ بخشیدم زخود آن کے شدند

یہ حقوق سنہ گانہ ہیں غرض ان تمام معقوبات شدائد اخروی سے مسلمان کو دنیا ہی میں سبکدوش ہو رہنا چاہیے ورنہ بعد مرگ امید از عمر وزید داشتن بے سود بمثل

	جب مرگیا محتاج ہے		کر لے جو کرنا آج ہے	مثل ؎

اور یہ بھی کلام ہندی اسی کے مطابق ہے ؎

اوسر بیتے جات ہیں نزادہرا رہیگا سب		کال کرے سو آج کر آج کرے سو اب

اور گناہ قسم اول یعنی حق العبادیت کا حق اللہ اور حق النفس دونون گناہون سے بڑھا ہوا ہے۔ سامان آخرت مہیا کرنے کی غرض سے یہ پند شودمند بھی دل پر نقش کر لینے کے قابل ہے۔ ہر نافرمانی خدا ے متعال مین گناہ اور ہر گناہ کے ساتھ نتیجہ خدا ے عذاب دوزخ مقرر ہے جیسے آتش مین بالخاصہ اثر سوزندگی ظاہر ہے ؎

Marfat.com

ہر میں عمل برے تو ہوئی عاقبت خراب
اور سب سے بڑھ کے خالقِ کونین کا عتاب
اندازمیں طرح طرح کی اقسام کے [illegible]
گر لو چھنے پر آئے تو کیا کیا نہ [illegible]

حق کو جو ناپسند ہو لعنت ایسے کام پر
مالک ہی خوش نہیں ہے تو لعنت غلام پر

اور ہر فرمان برداری خالق ذوالجلال میں نیکی اور ہر نیکی میں ثواب صلہ راحت بہشت
معین جیسے خاصیتہ شہد حلاوت شیرینی محلولہ رکھتا ہے ۵

اعمال نیک ہیں تو زمرد کے ہیں قصور
ہر طور کا ہے عیش تو ہر طرح کا سرور
خدمت کو لونڈیوں کی جگہہ دست بستہ حور
یعنی خلاصہ یہ ہے کہ راضی ہو [illegible]

خوشنودیٔ خدا ہی عبادت کا دام ہے
جنت بھی اک رضائے الٰہی کا نام ہے

بقطرہ قطرہ حرامت عذاب خواہد بود
بذرہ ذرہ حلالت ثواب خواہد بود

واضح رہے بعد معلوم ارکانِ اسلام روزی حلال کا بکسب حلال حاصل کرنا فرض ہے۔ اور زن و فرزند کو پاک مال سے کھلائے پہنائے حرام مال سے جو وجود نشو و نما اور جسم پرورش پائے گا وہ آتش دوزخ میں جلایا جائے گا۔ مال حرام سے لباس پہنکر جب تک نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگرچہ خرید کپڑے میں زر حرام سے دسواں ہی حصہ ملا ہوا ہو۔ اور ایک لقمہ حرام کھانے سے چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی۔ کذا فی الحدیث ۵

تو ان بحلق فرو بردن استخوان درشت
ولے شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف

حرام ذخیرہ اموال راہبر دوزخ ہے خواہ مرنے سے قبل اسنے آگے بھیج یا پایا ہے

Marfat.com

چھوڑ مرا۔ دردمندان مرض عصیان کا دافع وشفابخش **مُفید لنسخہ** بعد ادائے حقوق سہ گانہ مسطورۂ بالا اگر یہ تین باتیں اختیار کی جائیں سریع، وقوی اُمید شفا یعنی۔ اجابت توبہ از حضرت رحیم الرحمان ہے۔

اول یہ صدقات وخیرات دینے مین زیادتی کرنا کیونکہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی آتش غضب کو بجھا دیتا ہے جیسا کہ مذکور احادیث کے اندر کتاب ہذا مین اپنے محل پر درج کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ رسول مقبول صلعم بہارسال تحفہ درود شریف مین کثرت رکھنا کہ یہ بھی کفارۂ ذنوب اہل عصیان ہے۔ تیسرے رات کے وقت خصوصاً پچھلی شب مین اوٹھ اوٹھ کر بعد ادائے صلوٰۃ دوگانہ مکان تاریک مین تنہا خدائے غفّار کو حاضر وناظر جان کر کمال ذلت وخواری سے اپنے گناہان ماضیہ اور حساب وعذاب آخرت کو خیال کر کے مانند مجرم خونی کے کہ حاکم جبّار اور بادشاہ قہّار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے سربسجود ہووے اور نہایت رقّتِ اشک باری اور گریہ وزاری کے ساتھہ یون کہے خداوندا مین اپنے جرم وگناہون کا تیری حضوری مین مقر ومعترف ہون۔ مجھہ سا بدتر بدکردار روسیاہ سارے زمانہ مین اور روئے زمین پر کوئی نہین اور تیرے درِ رحمت کے سوائے زیر چرخ میرا کہین ٹھکانہ نہین نہ کوئی حامی ومددگار نہ دستگیر وفریاد کا پہونچنے والا تیری زمین کو مین نے اپنے افعال شنیعہ اور اعمال قبیحہ سے خراب کر دیا۔ کاش مین پیدا ہی نہ ہوتا یا وقت ارتکاب گناہ مجھپر کوئی آفت ناگہانی ٹوٹ پڑتی کہ جس سے مین فعل ناکارہ کی جرارت پر اقدام نہ کرتا۔ اب مین سب طرف سے مایوس طوق ندامت و شرمساری کا اپنے گلے مین ڈال کر تیرے دروازہ پر آپڑا ہون۔ الٰہ العٰلمین مجکو میرے گناہونکے باعث اہلِ محشر کے روبرو رسوا وشرمندہ نہ کیجیو۔ بارِ الہا میرے

Marfat.com

عیبون کو بروز قیامت اپنے پردہ ستاری مین چھپا لیجیو تا میدان حشر مین فضیحت و بدنام نہون۔ خدایا میرے دفتر سئیات کو آب رحمت سے دہو ڈال۔ پروردگارا میرے نامۂ سیاہ اعمال بدراہ کو اپنے کرم و فضل سے چھیل ڈال۔ بتصدق سید الانبیآ۔ اور ببرکت جملہ مقبولان درگاہ والا۔ میرا عجز و نیاز قبول فرما تیرا نام ستار العیوب۔ غفار الذنوب۔ عفوٌ۔ رؤفٌ رحیم و کریم ہے تو فرماتا ہے۔ رحمتی علی سبقت غضبی ؎

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم		گنہ را مست شادی مرگ دیدم

اور مناجات مین اکثر یہ اشعار پڑہتا رہا کرے کہ مقبولانہ کلام ہے ؎

شاہا ز کرم بر من درویش نگر ہرچند نیم لایق بخشایش تو	؎	بر حال من خستہ و دل ریش نگر بر من منگر بر کرم خویش نگر
عقوبت مکن عذر خواہ آمدم اسیرم بجرم گناہم مگیر	؎	بدربار تو روسیاہ آمدم غنی را ترحم بود دستگیر
بادشاہا جرم مارا در گذار تو نکوکاری و من بد کردہ ایم	؎	ما گنہگاریم و تو آمرزگار جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم

کیا عجب ہے رحمت الٰہی جوش مین آکر عفوے جرائم و عصیان ماضیہ سے درگذر فرماوے۔ کیونکہ مان باپ جب پسر ناخلف کو گرفتار مصیبت و بلا دیکھتے ہین آخر بر سر جوش ہوتی ہی یا وقت خوشامد رحم آہی جاتا ہے۔ تو ذات خدا کہ کرم [illegible] تو والدین سے کرورون حصہ زیادہ اپنے بندون پر مہربان [illegible] سے وہ کسکو نہین ہنا تا اوس کا ارشاد ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ہر اہل عذر کی معذرت قبول فرماتا ہے ؎

نہ گردن کشان را بگیرد بفور — نہ عذر آورانرا براند بجور

اور اہلِ دلون کو تو جو لذت مناجات مین حاصل ہوتی ہے خاصکر عالمِ رقت مین وہ کیفیت تحریرِ قلم سے باہر اور تقریرِ زبان سے بدر ہے چنانچہ اسی مذاق بیان پر حضرت مولنا جامی علیہ الرحمۃ کا یہ کلام پُردرد شہادت دے رہا ہے ؎

گناہانم اگر از حد برون ست — ہزاران بار زان فضلت فزون ست
وگر باشد دو صد خرمن گناہم — توانی سوختم از برق آہم
دگر باشد ز عصیان صد کتابم — توانی شستن از چشم پر آبم

ملک الزاہدین حضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہ التحیہ نے ایسی ہی حالت طاری مناجات مین بلا خورو نوش و حرکات وکلمات ایک قیام پر چالیس روز گذار دیے تھے۔ سید العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شب ایک پہلو پر فجر کر دی تھی۔ بعض اہل اللہ کا مقولہ ہے ایک آہ مین شب گذر جاتی ہے۔ یا اللہ اپنے سوزانِ دل کا اثر مجھ سنگ دل قساوت قلب پر بھی ڈال دے کہ تیرے لقائے ذوق اور فدائے شوق مین لحم و شحم رگ و پے تمام اجزاے تن بدن کو مثل موم گداز سرشک چشم اور آنکھون کی راہ سے پانی کرکے بہادون ؎

درد کے طالب رہے سب انبیاؑ — اولیا نے کی یہی حق سے دعا

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ متفق علیہ۔ پہلوان وہ نہین جو بچھاڑے لوگون کو پہلوان تو وہ ہے کہ جو اپنے نفس کو غصہ کے وقت قابو مین رکھے

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ

Marfat.com

مِنَ النَّارِ۔ جو شخص جھوٹ باندھے مجھپر (یعنی حضور نے یون فرمایا اور یون کیا بلا تحقیق حدیث آپ کی جانب کسی قول و فعل کا منسوب کرنا) پس چاہئے کہ آمادہ کرے جائے نشست اپنی آتش دوزخ سے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً۔ پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ ثواب اعمال موقوف ہے نیت پر۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔ نیک کام کا بتلانے والا ثواب مین کرنے والے کے برابر ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ اَكْرَمَ عَالِمًا فَقَدْ اَكْرَمَنِيْ وَمَنْ اَكْرَمَنِيْ فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ وَمَنْ اَكْرَمَ اللّٰهَ فَمَاْوَاهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص نے گرامی رکھا عالم کو گویا گرامی رکھا مجھکو اور جس نے گرامی رکھا مجھکو گویا بزرگی قایم رکھی اللہ تعالیٰ کی اور جسنے بزرگی قایم رکھی خدائے برتر کی پس جگہہ اوسکی بہشت مین ہے۔

والعِمّا **قال** صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ اَهَانَ عَالِمًا فَقَدْ اَهَانَنِيْ وَمَنْ اَهَانَنِيْ فَقَدْ اَهَانَ اللّٰهَ وَمَنْ اَهَانَ اللّٰهَ فَمَاْوَاهُ النَّارُ۔ جس شخص نے عالم کی بے عزتی کی اوس نے میری بے عزتی کی اور جس نے میری [illegible] گویا اوس نے خدا تعالیٰ کی اہانت کی اور جسنے خدائے پاک کی [illegible] پس ٹھکانا اوس کا دوزخ ہے۔ ایسے ہی علماء ربانی جنکی یہ تعریف ہے [illegible] جو وارث کتاب اللہ ہین جن کی شان مین حدیث محبوب رب الجلیل۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ

Marfat.com

کَالْاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ناطق۔ انکے چہرہ کی طرف نظر کرنا عبادت۔ اُنکی مجلس مین بیٹھنے کو حضور صلعم نے ریاض ہائے بہشت سے تشبیہہ فرمائی ان کے انتقال سے ارض و سما و ما فیہا روتے ہین۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ بَکَتْ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا فِیْہِمَا کُلُّہٗ۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ متفق علیہ۔ رہ دُنیا مین مُسافر کی طرح۔ یا راہ چلنے والے کی مانند۔ اور اپنی جان کو قبرون والے مُردون مین شمار کرکھہ اس حدیث مین مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کی تعلیم ہے اگر آدمی اس صفت سے موصوف ہوجاوے ولیؒ کامل ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَکَ قَبْلَ ہَرَمِکَ وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ وَحَیٰوتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ۔ ترمذی۔ غنیمت جان پانچ کو پہلے پانچ سے جوانی کو پہلے بڑھاپے سے اور تندرستی کو پہلے بیماری سے اور تونگری کو پہلے محتاجگی سے اور فراغت کو پہلے شغل سے اور زندگی کو پہلے موت سے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح منظوم کیا ہے۔ بنا بر پسند طباع ارباب طالبین المنطوق بہ کُلّ حلاوتہٗ لذیذ کے غنیمہ پیش نظر ہے ؎

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے	فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے	اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت	جو کرنا ہے کرلو کہ تھوڑی ہے مہلت

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ۔ متفق علیہ۔ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل مین ایک ذرہ بھر بھی غرور و گھمنڈ ہوگا (اے اہل کبر لنشۂ خودی سے بیدار رہو)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰىةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهُ اِبْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ بیہقی۔ توریت مین لکھا ہے کہ جو لڑکی بارہ سال کی عمر کو پہونچ گئی اور اوس کا نکاح نہ کیا اور وہ لڑکی خراب ہوگئی تو یہ گناہ اوس لڑکی کے نکاح نکرنے والے کے نامۂ اعمال مین درج کیا جائیگا (جو مسلمان نکاح دختران مین تاخیر کرتے ہین خصوصًا امراء و دولت مندون کو اس بارہ مین زیادہ ترمناسب ہے کہ حدیث ہذا کے مضمون کو بغور سمجھین آسایش بے فکری کے ساتھ استعمال غذائے مقویہ مین توقف عقد دختران موجب ازدیاد فتنہ و بالضرور محل خدشہ آورہے۔ اَلْبَلَاءُ ثُمَّ الْبَلَاءُ۔ بعض حضرات غربای برادران کو ناپسند اور باعث عار ننگ خیال کرکے غیر اوطان دغیر کفو۔ اصحاب جاہ واقتدار و ارباب مال ومنال ہمچو ما کے منتظر ہی نکاح دختری پر بسنتہ و واسطہ جدید کی فکر و انتظار شدید مین ایک اثنتی عشرۃ زمانہ کیا یعنی ایسے ایسے کئی سال گذر جانے کی نوبت پیش آتی ہے اور اون منتظرہ دختر پر جوشِ شباب گذر جانے کے بعد سن کہولیت کا عالم نمایان ہوتا ہے حتی کہ مقام پر بعض کی بیٹیان ... سوجانا مسموع ہوا۔ پھر کفو کا حکم شریعت غرا اور معنور والا کا ارشاد واحادیث ذیل لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ اور اِنْ اَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ الخ۔ نیز اس بات مین قابل خوض عمیق اور واجب لحاظ تحقیق ہے

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُہٗ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُہٗ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ۔ مُسْلِمٌ۔ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو اوس کا ثواب ملیگا۔ اور جو اوس کے بعد اوس طریقے کو کئے جاوینگے۔ اون کا ثواب بھی اوسکو ملیگا۔ بدون اس بات کے کہ انکا ثواب کچھ گھٹے (یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا) اور جو اسلام مین راہ نکالے برے طریقے کی تو اوس کو اوس کا گناہ ہوگا۔ اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے۔ ان کا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا۔ بدون اس بات کے کہ کچھ انکے گناہون سے کمی آوے (یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا)

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔ متفق علیہ۔ آگاہ ہوجاؤ کہ بے شک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنوارا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا۔ یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ متفق علیہ۔ نہین عیش مگر عیشِ آخرت۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ

Marfat.com

اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ متفق علیہ۔ خدا کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہے۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ ترمذی۔ جو آدمیون کا شکریہ نہین ادا کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کا بھی شکر نہین کرتا۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ متفق علیہ۔ بچو سات چیزین ہلاک کرنے والی سے شرک ورجادو اور قتل ناحق اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور پیٹھ دینا لڑائی کے دن اور تہمت لگانی عورتون مسلمان پاک دامن بیخبر کو۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ۔ شعب الایمان۔ تین چیزین نجات دینے والی ہین۔ اور تین چیزین ہلاک کرنے والی۔ نجات دینے مین تو اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور حق بولنا خوشی اور ناخوشی مین۔ اور میانہ تونگری اور محتاجگی مین۔ اور ہلاک کرنے والی جو ہین۔ خواہش نفس کی تابعداری اور بخیل ورحرص کی فرمان برداری اور خود بینی اور یہ سب مین سخت تر ہے۔

Marfat.com

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اِضْمَنُوا لِی سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اِصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ شعب الایمان

تم مجھسے چھ چیز کے ضامن ہو۔ مین تمہارے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون بولو تو سچ بولو اور وعدہ کرو تو پورا کرو۔ اور امانت ادا کرو اور شرمگاہون کی حفاظت کرو اور نگاہون کو روکو بدنظری سے اور ہاتھون کو روکو مارنے اور پکڑنے بیجا سے۔

وقال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ مَنْ تَضْمَنُ لِی مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ۔ بخاری۔ جو کوئی مجھسے دو چیز کا ضامن ہو ایک جو اوسکے دونون جبڑون کے بیچ ہے (یعنی زبان) دوسرے جو اوس کے دونون پیرون کے درمیان ہے (یعنی عضو مخصوص۔ مخرج بول و براز) تو مین اُسکے لئے بہشت کا ضامن ہوتا ہون (اکثر مخارج عصیان یہی دو محل ہین ان کے تفصیلی گناہ کہ ایک ایک سے کتنے کتنے صادر ہوئے پھر اونمین سے ہر ایک کا جداگانہ عذاب و سزا کا مُشرّح و تصریحی بیان ارباب تحقیق۔ کیمیائے سعادت۔ واحیاء العلوم الدین حجّت الاسلام حضرت امام محمد غزالیؒ۔ اور رسالہ ضمان الفردوس۔ جناب مفتی عنایت احمد صاحبؒ بریلوی سے کہ حدیث ہذا کی شرح مین ہے۔ کماحقہٗ معلوم کرسکتے ہین۔

وقال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

Marfat.com

فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ۔ بُخاری۔ زنا نہین کرتا ہے کوئی زنا کار جسوقت مُبتلائے فعل شنیع کا ہوتا ہے اور وہ مُومن ہے۔ اور وزدی نہین کرتا ہے کوئی دزدی کُنندہ جسوقت وزدی کرتا ہے اور وہ مومن ہے۔ اور شراب نہین پیتا ہے کوئی میخوار جب وہ شراب خواری کرتا ہے اور وہ مومن ہے۔ اور نہین لُوٹ کرتا ہے کوئی لُوٹ کرنے والا کہ اوٹھاوین لوگ اپنی نگاہون کو اوس کی طرف جب وہ لوٹتا ہے (گویا آشکارا) اور وہ مومن ہے۔ اور نہین خیانت کرتا ہے ایک تمہارا جس وقت خیانت کرتا ہے اور وہ مومن ہے۔ پس بچو بچو اِن کامون سے۔ اور نہین قتل کرتا ہے کوئی جب قتل کرتا ہے اور وہ مومن ہے (استفہام انکاری یعنی اِن افعال کے ارتکاب کے وقت ایمان نہین رہتا) اور فرمایا **آنحضلعم** نے جس شخص مین چار باتین ہون وہ پورا منافق ہے اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ جس وقت اوسکو امانت سونپی جاوے خیانت کرے۔ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ۔ اور جب بات کرے جھوٹ بولے۔ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔ اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ اور جب جھگڑے بد کہے۔ متفق علیہ۔ اور فرمایا **آنحضلعم** نے بروز قیامت پانچ آدمیون پر سخت عذاب ہوگا۔ مَنْ قَتَلَهُ نَبِیًّا۔ جس نے کسی نبی اللہ کو قتل کیا۔ یا نبی اللہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اَوْقَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیْهِ۔ یا قتل کیا مان باپ کو۔ یا دونون مین سے ایک کو۔ وَالْمُصَوِّرُوْنَ۔ اور تصویر کا بنانے والا۔ وَعَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ اور وہ عالم کہ نہ نفع پکڑا ساتھ علم اپنے کے یعنی محض بطمع دنیاوی علم حاصل کیا اور اوسکو وصول ذریعہ زر و مال گردانا۔ یا بحصول عزت و جاہ۔ یا نا واقف

کاروں اور بے علم لوگوں کو حقیر سمجھنا۔ یا حق بات کے اظہار بیان مین کتمان و اخفا رکھنا گو یا وہ گونگا شیطان ہے۔ باقتباس آیۃ قرآنی۔ ایسے ہی عالم بے عمل کے حق مین موزون ہے

نہ محقق بود نہ دانشمند	چار پائے برو کتابے چند
زیان میکند مرد تفسیر دان کجا عقل یا شرع فتوے دہد	کہ علم و ادب میفروشد بنان کہ مرد خرد دین بدنیا دہد
مباش غرّہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس	بدین سبب ز در بارگاہ عزت دور
از تکبر میکنی ہر سو نظر وعظ گوئی خود نیاری در عمل	خویش را گوئی کہ ہستم باخبر چشم پوشی ہمچو شیطان دغل

اور علماء حقانی کے فضائل اوپر درج ہو چکے ادام اللہ برکاتہم فی الدنیا و اعلی اللہ درجاتہم فی العقبیٰ۔ اور ایک اعلیٰ درجہ کی شناخت ہے کہ سخاوت و اخلاق مین متصف باوصاف مصطفوی تیز ہونگے۔ نہ انکے عکس۔ ورنہ لا محالا مقولات اشعار مندرجہ مثنوی حضرت بو علیشاہ قلندرؒ سے مطبوقیت مین کلام ہوگا۔ کیونکہ حضرت ممدوح کے محاسن اخلاق اوروں سے وعظ و درس مین بیان فرماوین لیکن خود بدولت اونکے اوصاف عمل سے قاصر و روگردان۔ بلکہ قال مطابق حال چاہئے۔

اور ایک روایت مین انہین لوگون کے عذاب کے ساتھ بادشاہ ظالم کا بھی ذکر آیا ہے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخصون سے حق تعالیٰ قیامت کے روز عذاب الیم پر نہ کلام کرے گا اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف بنظر رحمت دیکھے گا منجملہ ذان۔ ایک بڈھا حرام کار افسوس یہ عمر اور یہ فعل ایام موجودہ تو بخوف عقبیٰ انکے بہانیکے تھے اور اسکے خلاف ظہور مین آیا۔ زنا ہر حال مین گناہ اور سخت گناہ ہے۔

Marfat.com

ونیکن زن ہمسایہ سے اور حرم کعبہ کے اندر اور محرمات ابدیہ سے زنا کرنا اشد الاشد گناہ ہے۔ وتیز زن شوہر دار سے۔ اور زنائے شہرت اوقات وہ جیسے طوائف کے آشنا بے شرمی وڈھینت بجاستی سے قوانین حدود دربوبیہ کو توڑ کر علے الاعلان فخراً روسیاہی کرتے رہتے ہین) وَمَلِكٌ كَذَّابٌ اور دوسرا بادشاہ جھوٹ بولنے والا (بادشاہ کو دروغگوئی سے کیا نسبت ہی) وَعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ۔ اور تیسرا فقیر مُفلس تکبّر کرنے والا) فقیر محتاج جسپر طرّہ واہ غرور و گھمنڈ۔ مسلم۔ مروی عن ابوہریرہؓ

اور پیغمبر ۶۲ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے مین آپ جھگڑونگا۔ ایک وہ آدمی جسنے قول کیا میرے نام سے پھر اوس اقرار سے پھر گیا۔ دوسرا وہ شخص جسنے آزاد کو بیچکر اوس کی قیمت کھائی تیسرا وہ مرد جسنے کسی مزدور سے محنت کروا کر اوس کی مزدوری کے دام نہ دئے۔

رواہ البخاری عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور پیغمبر ۶۳ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ رَضَا عَنْهُ وَالِدَاهُ فَاَنَا عَنْهُ رَاضٍ جس سے اوسکے [illegible] راضی ہو [illegible] بھی اس سے راضی ہو جاؤن گا۔

اور پیغمبر ۶۴ خدا [illegible] نے خبر دی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي [illegible] اِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ۔ رواہ البخاری عن ابوہریرہؓ جب بندہ [illegible] تو مین بھی اوس کا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوس کا ملنا برا لگتا ہے۔

اور پیغمبر ۶۵ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ رواہ الحافظ الذہبی۔ قولہ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ و

Marfat.com

روی حفت ای لا یوصل الیها الا بارتکاب المکاره وهی الاجتهاد فی العبادات
ولا ینال الی النار الا بارتکاب الشهوات المحرمة ای من التکالیف الشاقة
ومخالفة هوی النفس وکسر الشهوات (مجمع البحار) دوزخ ڈھانکی گئی ہے ساتھ
شہوتوں کے (یعنی خواہشات نفسانی) اور جنت ڈھانکی گئی ہے ساتھ تکلیفوں کے۔
رواه البخاری والمسلم عن ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

اور فرمایا پیغمبر[٦٦] خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ ذائقہ ایمان کا چکھا اوسنے جو راضی ہوگیا خدا کے رب ہونے پر۔ اور اسلام کے دین پر۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغمبری پر۔ رواه مسلم۔ عن عباس رضی اللہ عم رسول اللہ۔

اور فرمایا[٦٧] علیہ الصلوۃ والسلام نے۔ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ۔ صدقہ بجھا دیتا ہے گناہوں کو جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو۔
وایضاً) اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ تا آخر۔

اور فرمایا[٦٨] علیہ الصلوۃ والسلام نے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بچو دوزخ سے اگرچہ کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی۔ رواه البخاری والمسلم۔

اور فرمایا[٦٩] علیہ الصلوۃ والسلام نے یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَةٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِهٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْهَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ خُطْوَةٍ یَّخْطُوْهَا اِلَی الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ۔ متفق علیہ۔ دو آدمیوں میں انصاف کرنے صدقہ ہے اور مدد کرنے کسی کی اپنی سواری پر کہ سوار کردے اوسکو اپنی سواری پر یا ... اسکا

بلجہ اپنی سواری پر اوٹھاوے صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم کہ چلتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور دُور کرتا ہے ایذا کی چیز راہ سے صدقہ ہے۔ اور آیا ہے خدا پاک ہے نہین قبول فرماتا مگر پاک مال کو۔

اور فرمایا **علیہ الصّلوٰۃ** والسلام نے۔ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ۔ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ۔ سخی اللہ سے نزدیک ہے۔ بہشت سے نزدیک ہے۔ آدمیون سے نزدیک ہے اور دوزخ سے دُور ہے۔ اور بخیل اللہ سے دُور ہے بہشت سے دُور ہے لوگون سے دُور ہے اور دوزخ سے ملا ہوا ہے۔ رواہ الترمذی۔

(وایضًا) اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا۔ وَالْبَخِیْلُ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ زَاہِدًا سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ فاسق ہو بخیل اللہ کا دشمن ہے اگرچہ زاہد ہو ۔ ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر		بہشتی نباشد بحکم خبر	

اے بخیلو سنگ دلو ان احادیث فرمان مخبر صادق سے آگاہی حاصل کرکے زکوٰۃ و صدقات کے ادا کرنے مین بخل و کنجوسی مت کرو اور خوب یاد رکھو تمہارے اوسی زر و مال فراہم پس ماندہ غیر مزکّٰی سے لوگ گل چھرّے اوڑائینگے اور تم مستحق عذاب الشّدید کے ہوگے اور وہ مثل صادق آوے گی ۔ ؎

گئے دونون جہان کے کام سے ہم		نہ خداہی ملا نہ وصل صنم
آن کس کہ بدینار و درم خیر نہ نہ بند وخت خواہی کہ تمتع بشوی از نعمت دُنیا	؎	سرعاقبت اندر سر دینار و درم کرد با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

اور فرمایا **علیہ الصّلوٰۃ** والسلام نے کہ اپنے تئین کفار کی اولاد ہونے پر فخر

Marfat.com

پس بخدا سو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے
جن باپ دادا کفار کی تم فخر التعریف کرتے ہو جو خلاف اسلام حالت کفر مین مر گئے
ان سے نجاست کا کیڑہ ہزار درجہ بہتر ہے۔ **وھو قولہ ھذا۔ لا تفخروا**
بآبائکم الذین ماتوا فی الجاھلیۃ فوالذی نفسی بیدہ لما یدحرج
الجعل بانفہ خیر من آبائکم الذین ماتوا فی الجاھلیۃ۔ رواہ البیہقی۔ جو
شخص نو مسلم راجپوت اجداد مردگان ملت کفریہ پر اتراتے اور مونچھین مروڑتے
ہین وہ اس حدیث فرمان رسول مقبول صلعم پر غور کرین) اور فرمایا **علیہ الصلوۃ**
والسلام نے اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی الخ۔ جس وقت مسلمان فاسق
کی مداحی کی جاتی ہے تو اللہ تعالی غضب مین آتا ہے جس سے اوس کا عرش عظیم
تھرا جاتا ہے انتہی۔ (جو مسلمان مبتلا فسق ہین اس مضمون سید ابرار پر دیدہ
عبرت کھولین)

اور فرمایا **علیہ الصلوۃ** والسلام نے۔ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما
ینبت الماء البقل۔ یعنی راگ دل مین نفاق اوگاتا ہے جیسا کہ بارش گھاس سبزے کو
اوگاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین للشیخ الطریقت سردار اولیا سیدی حسینی و حسنی حضرت
شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ۔)

اور فرمایا **علیہ الصلوۃ** والسلام نے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ
فھو رد۔ رواہ البخاری ومسلم۔ جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین جو
اوس مین نہ ہو سو وہ مردود ہے (اس حدیث سے تعزیہ دار لوگ اگر نبی پاک سید
لولاک کو میدان حشر مین ہنسا منہ دکھانے کی توقع رکھتے ہین تو جلد اپنے ارتکاب

Marfat.com

بدعات تعزیہ داری سے توبہ واجتناب کی فکر کریں وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ
اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ
عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ جو کوئی تعظیم اور بزرگی کرے بدعتی وا... کی پس ... اس نے
مدد کی اوپر ویران کرنے اسلام کے (جب بدعتی کی تعظیم کرنے میں یہ ... ہے تو ...
بدعت و مرتکب بدعت کو یہین سے سمجھہ لیجیے کہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک ... برائی ...
کس درجہ ہونگے)۔
اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ اَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ
حَتّٰی یَتُوْبَ عَنْ بِدْعَتِهٖ۔ رواہ الطبرانی۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا اس سے کہ قبول
کرے عمل بدعتی کا جب تک کہ وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے اور فرمایا ...
ہے تین شخصوں کو جنت سے دوری اور نعمائے بہشت سے مہجوری ہوگی۔ ایک متکبر
دوسرا بخیل۔ تیسرا احسان کرکے جتانے والا الحدیث۔
اور بعض کتب مین مروی ہے تین قسم کے آدمی سب سے پہلے راہی دوزخ ہونگے
بادشاہ ظالم۔ نادہندہ زکوٰۃ اور فقیر متکبر۔ الحدیث۔
اور تین گروہ کے اشخاص سب سے قبل دخول جنت سے محظوظ ہونگے۔ ایک شہید
بصدق جان دہندہ رضائے مولا۔ دوسرا جوکہ باخلوص وانحاد عبادت الٰہی بجالایا
تیسرا جسنے ہمیشگی بہ محتاجی ونا داری بجبنت وجانکاہی اکل حلال اہل و عیال
بہم پہنچایا اور اپنے تئین بحضوری دل طاعت خداوندی مین لگایا
وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اِذَا اتُّخِذَ
الْفَیْءُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ

Marfat.com

الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔ رواہ الترمذی حضرت

قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی اس کا ترجمہ باین عنوان خلاصہ فرماتے ہین۔ وترمذی ازابی ہریرہؓ آوردہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ وقتیکہ مال غنیمت را سرداران دولت خود دانند۔ ومردم امانت راغنیمت شمارند۔ وزکوٰۃ را تاوان دانند وعلم رابرائے دنیا آموزند۔ ومرد فرمان برداری زن ونافرمانی مادر کند۔ ویار را نزدیک وپدر رابعید کند۔ ودرمساجد آوازہا بلند کنند۔ وفاسقان رئیس قوم باشند وارازل ضامن قوم باشند۔ وازخوف بدی مردان راگرامی کردہ شود۔ ومطربہا ومعازف علانیہ کردہ شوند۔ وخمر خوردہ شود۔ وآخر امت اول امت رالعن کنند پس منتظر باشند دران وقت بادتند راکہ سرخ رنگ باشد۔ وزلزلہ وخسف ومسخ وقذف ودیگر علامات قیامت پے بہ پے آیند چنانچہ رشتہ گسستہ شود ودانہاکہ دران منتظم باشند فروریزند۔

وترمذی ازعلی رضی اللہ عنہ این حدیث روایت کردہ کم زیادہ ازین ودران پوشیدن حریر ہم گفتہ۔ اس حدیث مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علامات اور نشانیون قیامت صغرا سے آگاہ وخبردار فرمادیا۔

مسلمان بغور پڑہین اور بدیدۂ عبرت شمار کرین کہ ان مین سے آیا کون کون

یعنی خزانہا بادشاہان گرد بر ۱۲ ۔ و ۱۰ مستعمل حرام پیر علانیہ گردد ۱۲

نے آثار قیامت اپنا اثر دکھلا رہے ہین۔ سو دیکھ لو بازار خیانت گرم ہے۔ زکوٰۃ کے نام سے مسلمانون کو موت آتی ہے۔ تحصیل علوم مین بیشتر دُنیاوی کمائی کی حرص وہوس اور اوسکے اغراض سرمایہ ترقی کی فکر وجستجو مرکوز ومطلوب۔ فی زمانہ جا بجا اکثر مردون کو مطیع زنان اور مخالف مادران پاؤ گے۔ علے ہذا صحبت اغیار خیز اجتناب از پدر بزرگوار۔ مساجد الہیہ مین مقدمات دُنیاوی دایر ہوتے ہین۔ فساق اولی الامر مطیعان حق کا گلا دبانے پر آمادہ۔ راگ رنگ واہی مزامیر ملاہی رقص ومجرا طوالفت عقد ونکاح تقریبات شادی وغیرہ مین گویا تمام تہنتین اسی بنیاد کے ارتکاب پر مستحکم وستحکم۔ بہلا ممکن ہے ہیئت کذائیہ وافعال معصیہ کو کوئی دیندار اعتراضاً اُف کرسکے بالاتفاق بیچارے کے پوست برکندیدگی کو تیار گویم مشکل وگر نہ گویم

دلم دلدار میجوید تنم آرام میخواہد
عجائب کشمکش دارم کہ جانم سفت میکاہد

کوئی دبے ہوئے کوئی خشنامد آ۔ کوئی طمعاً چار ونا چار اونہین کی ہان ہان اور ہون ہون مین شریک پہر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کہان اور کیسا اور اگر ہزار مین دو چار ہوئے بہی تو حضرت مولنا نظامی گنجوی کا ادہر یہ مقولہ یاد آتا ہے

یکے بر صد آید نہ صد بر یکے بیست

اودہر طبیب روحی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کا وہ فرمان عزیز از جان اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ متضمن گناہ دنیوی آسائش چند روزہ عارضی وفانی سے بچا کر حیات ابدی کی طرف بیدار بنانا شوق دلاتا ہے۔ وقت یہ ہے کہ امر ونہی ... چاہیے ورنہ الخاموشی نیم رضا کا کہنہ ہے اور بصورت عدم اختیاری اونکے آمور معصیت سے کنارہ اور دل سے بُرا سمجہنا چاہیے وگر نہ بلا کدورت شرکت

Marfat.com

آب و نان موجب وبال و آفت جان ہے غرض یہ علامت اغلب حلول شہود ہے
گانے بجانے کے حق مین زنان عوام الناس و اقوام غیر پردہ دار کا تو کیا ذکر ہے
بلکہ پردہ نشینان عورات خاندان شرافت نشان نے طوائف و ڈومنیون کو مات
دیکر درجہ اول مین پاس حاصل کیا ہے اہل دیدیہ پر یہ بات مستور و محجوب نہین۔ اور
راگ رنگ باجے گاجے کو تو کوئی معیوب و گناہ ہی نہین سمجھتا بلکہ کہدیتے ہین ارے
میان اس سے تو بیاہ و شادی کی رونق ہی ہے ورنہ پھر خوشی کہان غم طومار ہے
حضور لامع النور کی پیشین گوئی کا اس وقت آئینہ وار ظہور مشرور ہے میخواری بھی
اسی کے بین بین ہے گو عموماً رواج نہین لیکن اگر کوئی اس کا عادی و مرتکب
ہو گیا تو اس سے کچھہ حرز و انگشت نمائی بھی نہین۔

رفاض کا لعن و طعن بزرگان سلف پر جیسا کچھہ اور جس قدر ہے اظہار بیان کی ضرورت
نہین ان حضرات کی یہ سکالمت گویا عین اصول دین و مدار ترقی ایمان قرار داد۔ انکے
نزدیک لاکھون صحابہ جلیل القدر رض جن کی توصیف مین قرآن و احادیث مملو ہین دس
پانچ تن کے سوا کلہم نعوذ باللہ اسلام ہی مین داخل نہ ہے۔ کما لایخفیٰ علی ماہران
کتب الشیعان۔ مرد مسلمانان اہل ثروت و امرا ارباب دولت لباس خالص ریشمی تو بڑے
چاؤ و فخر سے پہنتے اور زیب تن ہوتے ہین۔ کتنے مرتبہ سرخ آندھی بھی آچکی۔ اب لقایا
صرف آثار غضبیہ زلزال شدید اور قذف و مسخ و خسف کے انتظار کا زمانہ ہے۔

اور حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی **مالا بد منہ** مین تحریر فرماتے ہین مسئلہ
ودیدن زن اجنبیہ را یا امرد را بشہوت حرام ست و ہمچنین دست باجنبیہ بشہوت
رسانیدن و از باحرکت نا مشروع کردن۔ در حدیث آمدہ کہ زنائے چشم نظر ست و

Marfat.com

تنبیہات من الوعید - و عذاب گوناگون بر عاصیان نعوذ باللہ منہا۔

زنائے دست گرفتن وزنائے قدم راہ رفتن وزنائے زبان سخن گفتن وفرج تصدیق و تکذیب آنہا میکند انتہی۔ و در **حواشی** ایشان زنان را درباره حقوق شوہران بحوالہ حدیث معراج آوردہ۔ از **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم مرویست کہ درشب معراج زنے را دیدم کہ او را بزبان آویختہ بودند پرسیدم از جبرئیلؑ حالش چیست گفت شوہر وہمسائگان را از زبان خود ایذا میداد۔ وزنے را دیدم کہ بہر دو پستانش معلق کردہ اند حالش پرسیدم گفت بغیر اجازت شوہر طفلے راشیر نوشانیدہ بود۔ وزنے دیگر را دیدم کہ بہر دو پائش آویختہ اند پرسانِ حالش شدم فرمود بدون اجازت شوہر جا بجا میرفت ودیگری را دیدم کہ بہر دو دستش آویختہ اند چوں حالش پرسیدم گفت مال شوہر را بدستہائے خود تباہ میساخت انتہی (فاعتبروا یامعشر النساء) و در **تذکرۃ المعاد** است۔ بوئے بہشت از پانصد سالہ راہ رسد و در بعضی احادیث آمدہ از ہفتاد سالہ راہ و در بعضے پانصد وہفتاد سالہ راہ و در حدیثے آمدہ از ہزار سالہ راہ۔ رسول فرمود صلے اللہ علیہ وسلم کہ ہر کہ ذمی را کشت او را بوئے بہشت نرسد وہمچنین وارد شدہ در حق کسے کہ رعیت خود را رعایت و پرورش نکند، در حق کسے کہ خود را بغیر پدر خود نسبت کند و در کسے کہ منت نہد بعمل خود و کسے کہ نافرمانی والدین کند و کسے کہ مدمن خمر باشد و کسے کہ قطع رحم کند و کسے کہ در پیری زنا کند و کسے کہ بتکبر ازار خود زیر کشد و کسے کہ خضاب سیاہ کند، و فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و در دل او مقدار دانہ خردلے کبر باشد حلال نیست او را کہ بوئے بہشت رسد یا بہشت را ببیند۔ انتہی۔

Marfat.com

وهم وران کتاب است که نزد علماء بسیار معتبر ست۔ و در حدیثے آمده که هرگاه مردم از قبور برایند عمل او بصورت انسانی باوے ملاقات کند عمل مسلمان بنیکترین صورت وخوشترین بو و بگوید مومن را که مرا می شناسی گوید نمی شناسم مگر آنکه حق تعالی چه خوش داده است ترا صورت و بو بگوید که همچنین بودی تو در دنیا من عمل صالح توام در دنیا بسیار بر پشت تو سواری کرده ام حالا تو برمن سوار شو یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدًا۔ کذا یه از المنت وعمل کافر به بدترین صورت و بدترین بو باوی ملاقات کند و بگوید که مرا می شناسی گوید نمی شناسم لیکن چه بد کرده است حق تعالے صورت تو و بوے تو بگوید همچنین بودی تو در دنیا من عمل بد توام بسیار سوار کردی تو بر من اکنون من بر تو سوار میشوم۔ وهم یحملون اوزارهم علی ظهورهم۔ عبارت انمان هست و چون از قبور روان شوند فرشتگان نویسندگان نیکی و بدی همراه باشند و شاهد باشند بر آنها مسلمانان را گویند۔ لا تخف ولا تحزن وابشر بالجنة التی کنت توعد۔ یعنی خوف مکن و غم مخور و خوش باش به بهشت که حق تعالے ترا وعده کرده بود۔ کافران وفاسقان بر صورتهاے زبون باشند نابینا و بعضے بر صورت خوک یا سگ یا بوزنه و مانند آن باشند و رباخواران مانند دیوزدگان استادن نتوانند۔ و آنانکه مال یتیمان بظلم خورده باشند چون از قبور برخیزند شعلهٔ آتش از دهان شان برآید قال الله تعالے انما یاکلون فی بطونهم نارا۔ متکبران بر صورت مور چها باشند هر کس آنها را پائمال کند و هر که بدون حاجت سوال کند چون از قبر برخیزد بر روے او مضغهٔ گوشت نباشد هر که بر قتل مسلمان به نیم کلمه تکلم کند نوشته شود بر پیشانی او ناامید از رحمت خدا هر که بجانب کعبه بزاق انداخته

ترجمه آیه آنانکه میخورند اموال یتیمان بظلم جز این نیست که میخورند در شکم خویش آتش را و در آیند بدوزخ ۱۲ فتح الرحمٰن

Marfat.com

بزاق او بر روے او باشد ہر کہ دو زن داشتہ باشد و عدل نہ کند روز قیامت
یک پہلوی او افتادہ باشد. ہر کہ در دنیا دو زبان باشد او را حق تعالی دو زبان دہد
از آتش ہر کہ مقدار یک وجب زمین غصب کردہ باشد حق تعالی آن زمین را تا ہفت
طبقہ طوق در گردن سازد و ہمچنین اگر کسے از راہ مسلمانان گرفتہ باشد ہر کہ
شتر یا اسپ یا بز یا دیگر مال خیانت کردہ باشد آن مال را حق تعالی بر گردنش
گرداند ہر کہ زیادہ از حاجت عمارت کردہ باشد تکلیف دادہ شود کہ این عمارت را
بر دوش خود بردار ہر کہ زکات مال ندادہ باشد زر و سیم او را با آتش دوزخ گرم کردہ
او را داغ دادہ شود و شتران و گاوان و گوسفندان را اگر زکات ندادہ باشد۔ آن
جانوران تا پنجاہ ہزار سال بروے بگذرند و او را پامال نمایند۔ اگر حاکم باشد
بر دہ کس حکم راندہ باشد آوردہ شود او را دست او بگردنش بستہ اگر نکوئی
کردہ باشد خلاصی یابد و اگر بدی و ظلم کردہ باشد طوق بگردنش کردہ شود ہر کہ از
سوال کردہ شود و او جواب مسئلہ میداند و پوشیدہ دارد او را از آتش لگام دادہ
شود و ہر کہ در قرآن بغیر علم چیزے بگوید او را ہم از آتش لگام دادہ شود۔ ابن ابی الدنیا
از ابن عباس رض روایت کردہ کہ روز قیامت دنیا را بصورت پیر زنے سفید موی
چشم کریہ المنظر آوردہ شود او را خلائق بینند و گفتہ شود کہ این را می شناسید
نعوذ باللہ من معرفۃ ہذہ گفتہ شود کہ این دنیاست کہ بدان تفاخر میکردید
و قطع رحم می نمودید و بغض میکردید لیں او را در دوزخ انداختہ شود
پروردگارا اتباع و پیروان من کجا ہستند حکم شود کہ اتباع و
بیندازند۔ **شعر**

Marfat.com

بروز حشر شود ہمچو روز معلومت		کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

ترمذی از عبادہؓ بن الصامت و عمروؓ بن عبسہ روایت کردہ کہ دنیا را آوردہ شود و
آنچہ در دنیا برائے خدا ست آن را جدا کردہ شود وانچہ براے غیر خدا ست در آتش
انداختہ شود انتہی۔

حضرت مولنا محمد قطب الدین صاحب مرحوم محدث دہلوی نے جامع
التفاسیر کے اندر جس طور پر سورہ نبا۔ بذیل آیۃ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
اَفْوَاجًا۔ کی حدیثون سے تفسیر فرمائی ہے وہ بغرض حصول فواید و آگاہی مطالب
تا مسلمین یہان بغرض بیان ہے عبارت اوس کی بعینہ یہ ہے اور بعض صحیح
حدیثون مین نشانی ہر فوج یعنی گروہ کی بہی فرمائی ہے جیسے دغابازون اور عہدشکنون
کی ہر قصد پر ایک نشان یعنی جھنڈا ہوگا اس طرح سے کہ بڑے معاملے کے دغابازون
پر بڑا جھنڈا اور چھوٹے مقدمے کے دغابازون پر چھوٹا جھنڈا مقعد پر کھڑا ہوگا۔ یعنے
انکی تفضیحی کے لئے۔ اور جنہون نے غنیمت کے مال مین دغابازی کی ہے اور اپنے
سردار کی بے خبری سے کوئی چیز لے لی ہے وہ چیز اوس کی گردن پر لدی ہوئی
لاوینگے اگر اونٹ یا گائے یا بکری ہے تو وہ آواز کرے گی اور اگر کپڑا ہے
تو پہرپہرے کی ہاتھ اوڑے گا۔ اور شہیدون کا خون بہرا ہوا اوٹھاوینگے ــــ اور
انکے زخمون سے مشک کی بو آوے گی۔ اور رونے والی عورتون کا کرتا گندک کا ہوگا۔
اور بدن اوس کا مارے خنبون کا سا۔ اور بے احتیاج سوال کرنے والے کا منہ زخمی
اور چھلا ہوا ہوگا الیٰ غیر ذالک یا اس صحیح حدیثون مین تلاش کرنے سے اسطرح
کی علامتیان بہت سی پائی جاتی ہین۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین مع سند

Marfat.com

کے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک روز صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
ان فوجونکا حال جو اس سورۃ مین مذکور ہین پوچھا آپ نے فرمایا کہ دس فرقہ امّت
سے دس جتھے ہو کر آوینگے۔ ایک فرقہ بندرون کی شکل ہوگا وہ چغل خور ہونگے
دوسرا فرقہ سوٗر کی شکل ہوگا وہ حرام خورا ور رشوت لینے والے ہونگے تیسرا فرقہ
اوندھا یعنی سر نیچے اور پاؤن اوپر ہونگے اور فرشتے اونکو مُنہ کے بل کھینچین گے
وہ سود خور ہونگے۔ چوتھا فرقہ اندھے ہونگے وہ قاضی اور مفتی ہونگے کہ ناحق حکم
کرتے تھے اور جھوٹا فتویٰ دیتے تھے۔ پانچوان فرقہ گونگے بہرے ہونگے وہ وہ لوگ
ہونگے کہ اپنی عبادت پر گھمنڈ کرتے ہین اور اپنے برابر دوسرے کو نہین جانتے اور
چھٹا فرقہ زبانین اپنی چباوینگے اور زبانین اُنکے مُنہ سے نکلکر اونکی چھاتیون پر
پڑی ہونگی اور زرد پانی اور پیپ اونکے مُنہ سے بہتی ہوگی کہ سب محشر والے
اُن کے دیکھنے سے کراہت کرینگے۔ یہ لوگ عالم اور مشائخ ہونگے کہ اونکے عمل اُنکے
قول کے مخالف ہونگے کہینگے کچھ اور کرینگے کچھ۔ ساتوان فرقہ ہاتھ پاؤن کٹے
ہوئے ہونگے اور وہ وہ لوگ ہین کہ جو جانورون کو ایذا دیتے ہین اور ہمسایہ کو رنج۔
آٹھوان فرقہ آگ کی سولیون پر کھینچے ہونگے وہ وہ لوگ ہین کہ لوگون کے بھید ظالم
حاکمون سے ظاہر کرکے ایذا کرتے ہین۔ نوان وہ لوگ ہونگے کہ جنکی بدبو مُردار سڑے
ہوئے کی بو سے زیادہ ہوگی اور سب محشر والون کو اوس بدبو سے ایذا پہنچیگی
وہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنی شہوتون اور دنیا کے مزونمین گرفتار ہوتے ہین
اپنے مال سے اللہ کا حق نہ دیا ہوگا اور مال اپنے جی کی خواہشون مین لیا ہوگا
دسوان فرقہ وہ لوگ ہونگے کہ گندک کے کُرتے پہیرون تک اور اونکے بدلو پر

Marfat.com

چپکے ہوئے ہونگے یہ تکبر و غرور کرنے والے ہونگے یہ سب بدبخت اور گنہگار اس امت
کے ہین۔ لیکن ایماندار اور نیک بخت سو بعضے اونمین سے چودھوین رات کے چاند کے
مانند اور بعضے آسمان کے اور ستارونکے مانند چمکتے ہونگے اور بعضے نور کے منبرون
پر بیٹھے اور بعضے جڑاؤ کرسیون پر اور بعضے مشک کے ٹیلون پر علی ہذا القیاس۔ انتہی
جس شخص نے بیچنے کی غرض سے دودھ مین پانی ملایا ہے قیامت مین اوس کو تکلیف دی
جاوے گی کہ دودھ سے پانی جدا کرے۔ مصور کو حکم ہوگا کہ تصویر مین جان ڈالے۔
جس نے جھوٹا خواب بیان کیا یا جھوٹی حدیث بنائی۔ اور اپنی قومیت و نسب
بدلا ہے اسکو حکم کیا جائیگا کہ دو جو مین گرہ لگا دین۔ غیر منکوحہ کسی عورت یا امرد
پر شہوت سے ہات لگانے والے کے ہاتھ پر دوزخ کا انگار رکھا جائیگا۔ طوائف کا
ناچ دیکھنے والے اور دید بازی کرنے اور زنان اجنبیہ پر نظر بد کرنے والے مرد اور
بخیال فاسدہ نامحرم اور غیر مردون کو تکنے والی عورت کی آنکھون مین سرمہ
مس گداختہ از آتش جہنم جھونکا جاوے گا۔ جو عورتین غیر مردون مین اپنے جسمون
پر ایسے باریک کپڑے پہنتی ہین کہ جس کپڑے کی تہ کو چھوڑ کر اندر سے ان کے جسم کا
رنگ اور بدن نظر آتا ہے انکے بدنون مین آگ دوزخ کی لگائی جاوے گی۔
جس نے راگ باجا سنا یا کسی کے سخنان پوشیدہ چھپ چھپکر کان رکھے اور ان
باتون سے لذت اوٹھائی اوسکے کان بھی مورد اسی قسم کے عذاب کے ہونگے۔
اور جو عذاب گانے بجانے والون پر ہوگا وہی عذاب ان عورتون پر ہوگا کہ خلاف
شرع بجتا ہوا زیور پہنتی ہین۔
جس نے زہر کھاکر یا کنوے مین گر کر یا چھری وغیرہ کسی آلہ سے اپنے تئین ہلاک

Marfat.com

کیا ہوگا بروز آخرت اوسکو فرشتے برابر زہر پلاتے رہینگے۔ اور کنوے مین گرتا نکلتا رہیگا۔
علیٰ ہذا گلو و شکم مین ہتیار تیز بھونکتا رہے گا۔ تا انقطاع فیصلۂ قیامت۔ یعنی پچاس ہزار
برس تک اور ہر مرتبہ مرنا جینا وقوع مین آوے گا۔ جسنے زیردستون پر ظلم کیا وہ
قیامت مین اپنے دانتون سے اپنا ہاتھ کاٹے اور چابے گا۔ قولہ تعالیٰ یَوْمَ
یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ الخ

جس مسلمان نے غیر موے لب تراشی خلاف روش اسلام مونچھین بڑھا کر سکھ
وغیرہ قوم ہنود کی مشابہت اختیار کی ہے قیامت مین وہ مونچھون کے بال ہر دو
جانب سخت اور دراز مثل شہتیرون کے بن جائینگے اور یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ
تجلی ذوالجلال دیکھکر جب مسلمان جناب باری کے آگے سربسجود ہونگے اس
سے سجدہ نہ کیا جائیگا اور اگر سجدہ مین گر گیا تو اوٹھا نہ جائیگا۔ اور پیغمبر خدا
اوس سے منہ پھیر لینگے نعوذ باللہ من ذالک۔

بیاجخوار آدمی کی قبر مین سور کی شکل ہو جاتی ہے۔ بوجہ رحمت عامہ فخر اولین و
الآخرین دنیا مین اوس شخص کی پردہ دری نہین ہوتی۔ اور قیامت مین جب
سودخوار اوٹھے گا تو اوس کا شکم پھول کر مثل پہاڑ کے بلند ہو جاوے گا جس
صدمۂ گران سے کھڑا نہ ہو سکے گا ادہر اودہر گرتا پڑتا رہے گا جیسے جن نے لپٹ کر
کسی کے ہوش و حواس باختہ کر دئے ہون۔ کلام اللہ مین ہے یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ
مِنَ الْمَسِّ۔ اے سود خوار و احکام خیر الانام سزاے اخروی سنا اب تو
باز آ و فعل ہذا مین مرتکب رہ کر کب تک خدا اور رسول خدا کے ساتھ محاربت
رکھو گے۔

باز آ فعلِ جفا سے باز آ　　　آتش دوزخ بھڑکتی ہی سزا کیواسطے

بعض رِبا خوار محض خلاف نصوص صحیحہ صریحہ حیلۃً بمُراد خود اس کا جواز نکالتے ہین
پس مخالفت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا الخ الآیۃ۔
معصیت۔ اَلرِّبٰوا ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ دَرَجَۃً اَیْسَرُھَا مِثْلُ اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ
الخ الحدیث۔ پر گویا حاشیہ چڑھانیکے درپے ہین۔ اور امر قہار وجبار فَاْذَنُوْا
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ سے بے خبر اور نڈر۔ حلق مارنے والے کی ہتیلی اوس
روز حاملہ ہوگی جس شخص نے مسلمان عورت سے زنا کیا تو نصف عذاب حضرت کی
تمام امت پر اور نصف عذاب تنہا اوس زانی پر مقرر ہوگا۔ جس شخص نے کسی
کافرہ عورت سے زنا کیا تو اُس کی قبر مین ستّو دروازے دوزخ کے کھولے جاوینگے
اگر ایک دروازہ جانب غرب کھولا جاوے تو اوس کی شدت حرارت اور حدت
گرمی سے اہل شرق جل جاوین۔ اور اگر پورب کی طرف کا کھولا جاوے تو پچھان
کے رہنے والے جلجاوین۔ نعوذ باللہ منہا۔ اور بروز جزا جس وقت حرام کار زنا بکار
اوٹھائے جاینگے تو اندام نہانی زن مزنیہ مرد زانی کی پیشانی پر ہوگی۔ اور اعضاے
تناسل مرد عورت کے ماتھے پر اور جانبین مخرج بول سے جو نجاست خارج وسایل
ہوگی وہ ایک کی دوسرے کو پلائینگے جن کی عفونت بدا ور بوے ناپاک سے اہلِ
محشر پناہ مانگینگے اور عرصات قیامت ومیدان حشر مین فرشتہ فلان بنت فلان
کہکر منادی ہوگا اور اوسکے اوس افعالِ بے حیائی اور ارتکاب روسیاہی کا اگلے
پچھلون کے سامنے تذلیل وتحقیر کی غرض سے اظہار واعلان کریگا نعوذ باللہ منہا

ایک ساعت کا مزا اور یہ ضرر　　　توبہ کر اے بے حیا سُنکر خبر

ونیز فجار زانی کی قبر مین ننانوے اژدہے مسلط ہوتے ہین اور ہر اژدہے کے منہ مین ننانوے پھن اگر ایک پھن سے پھنکارے زمین جل جاوے یہ تمام قیامت تک اسکو ڈستے رہین گے۔ نعوذ باللہ منہا۔

دیوث کو دخول جنت سے بُعدی اور مراحم خداوندی سے نامحبودی ہوگی اِلّا مَن تَابَ دیوث وہ جو زوجہ وغیرہ زنان وابستگان کو فعل شنیعہ مین مبتلا دیکھے اور راضی رہے یا دیوثیت کے متعلق افعال مین ملوث پاوے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو کام مین نہ لاوے اور نہ اونکو مکروہ جانے۔

نکتہ مفید ہم سے ایک روز مولنا **مولوی ولی محمد** صاحب مرحوم باشندی [illegible] نے ذکور کیا کہ جن ایام مین ہم شاہجہان آباد مولنا محمد حیات صاحب کے مدرسہ مین طالب علمی پڑھتے۔ مولنا علیہ الرحمہ بارہا طلبا، مدرسہ کو مخاطب کرکے فرمایا کرتے تھے کہ دو قومون مین دو باتون کا از حد عہد محکم ہے۔ ہنود مین گوشت خوری اور مسلمانون مین زنا کاری کا پس جب ہندو نے ایک جانور کا گوشت کھالیا اب وہ کسی جانور کے گوشت کھانے سے گریز نہ کرے گا۔ اور جس مسلمان نے طوائف وغیرہ کسی عورت سے روسیاہی کرلی اب اوسکے نزدیک سب عورتین برابر کیونکہ نقوۂ حد بہ ٹوٹ گیا ہے

چو پرشد نشاید گزشتن بہ پیل

عجب نہین محرمات ابدیہ مادر و خواہر اور دختر و زن پسر وغیرہ زنان پر [illegible] کر بیٹھے چنانچہ جابجا اس قسم کے وقوعے مسموع ہوتے رہتے ہین [illegible] زانی رنڈی باز نے ہم سے کہا کہ واقعی اس قول کی تصدیق [illegible] بھی اس قسم کے خطرات اکثر تواتر آتے رہتے ہین غرض اگر کوئی اس فعل کے ارتکاب مین

Marfat.com

شہرت پا چکا ہو گو شرعاً حکم نہین مگر عقل اس بات کی منقاضی ہے کہ ایسے شخص سے خواہر و دختر وغیرہ زنہار تخلیہ نہ کیا کرین کہ مار خونخوار اور گرگ مردم آزار کا اثر اب اس مین سرایت کر آیا اور ایسا نہوا نپر بھی زہر دہن پھینکے اور دندانِ آز لگاوے اور اور عوام کو یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ اگر پسر کی زوجۂ بالغہ پر عمداً نہین بلکہ سہواً شہوت کی حالت مین سسر کا ہاتھ لگ جائیگا تو وہ بیٹے کی بہو اپنے شوہر پر ہمیشہ تک کو حرام ہو جاوے گی اور ایسی عورت پھر حلالہ سے بھی نکاح مین نہ آسکے گی مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ کتب فقہ و نیز ان کی تمام شروح مین مسئلہ ہذا باصراحت موجود ہے کیونکہ وہ زن اُمِّ الاِبن و بِنتُ الاَب کے حکم مین آچکی - اور ماں کا نکاح کُنبے اور قبیلے کے جن جن مردون سے حرام ہے اوسیقدر اس عورت پر حرمتِ نکاح ثابت ہو گی - اگر بوجہ بدنامی دُنیوی شرع شریف کے حکم محکم کی بجا آوری نہ کی تا حیات اشد مُرتکب زنا رہے گا - گویا مدخولۂ پدر مین مشارکت کی اور عذاب دیوثیت کو ہم کتاب ہذا مین اوپر درج کرائے ہین اس بارہ مین مُسلمان بہت بڑا احتیاط رکھین کبھی بھول کر بھی ہاتھ نہ لگنے پاوے -

فتاوای وصالیہ مین منجملہ حصص عاشرع ایک حصہ کے اندر جُداگانہ یہ مسئلہ و نیز خوشدامن اور مادر و دختر و ہمشیرہ و پھوپی و خالہ و سوتیلی ماں و سالی وغیرہ وغیرہ مستورات جوان و نابالغہ کے متعلق مسائل جن سے عمداً یا سہواً اجماع و مس و بوس و کنار کا اتفاق واقع ہو گیا ہر ایک پر شرعاً کیا کیا احکام دائر ہوتے ہین بغرض آگاہی عوام و بہ توضیح کلام مشروحاً ہمنے قلم بند کیے ہین مانا کہ اس مین زیادتی عورت ہی کی طرف سے مقدم رکھی گئی ہے مگر یہ کیا ضرورت ہے کہ وحشیانہ آنکھون

Marfat.com

پرہٹیکری رکہکر حرم خداوندی مین دست درازی کی جاوے۔ کیونکہ علاوہ منکوحہ
کے گویا تمام عورتین اللہ کی لونڈیان ہین۔ اور جبکہ حلال و پاک مَثنیٰ وَثُلٰثَ وَ
رُبٰاعَ۔ ایک چہوڑ جامعیت نکاح مین چار چار عورات حُرّہ کی احکم الحاکمین سے
رخصت اور پہر بہی خوک کی طرح غذائے چرکین اور سگ مردار خوار رہے حیف
قیامت پر بتاؤ کونسا حیلہ کیا قایم
اور۔ لابدی امر ہے جب یہ کسی کی عصمت سراپر نظر بد کرے گا اس کا پردۂ حیا
دوسرا ضرور پہاڑیگا و نیز گناہ حق العباد برذمہ۔ فعلاً و عملاً دُنیا مین جس طرف
قلب کا رُجحان ہوگا قیامت مین اوسی شکل سے انسان مُتشکّل ہوگا۔ زنا کار و مُغلِم
بصورت خوک کیونکہ سور کا خاصہ نجاست خوری ہے۔ اور یہ بہی نسیان دل نجاست
معنوی رکہتا ہے۔ اور طعن و مسخری اور اگر کسی کو ایذا پہونچانے والا بشکل مار و کژدم
کیونکہ سانپ بچہو کا مادہ کاٹنا اور ڈنک مارنا ہے۔ اور یہ بہی طعناً و استہزاً دلمین
زخم لگاتا ہے۔ ناحق ظلم و ستم کرنے والا درندون کی صورت مین ہوگا اسواسطے
کہ شیر بہیڑئے وغیرہ درندے کا کام ہے چیرنا اور پہاڑنا اور یہ بہی ظلم قاہرہ
غیر امان سے مجروح کرتا ہے۔ ہر لحظہ زیادہ کہانے پینے اور شہوت پرستی و لڑائی
جہگڑے مین مدام اوقات تمام کرتا ہے وہ بہایم کی ہیئت مین محشور ہوگا اس
واسطے کہ جانوران بیل بہینسون کا بہی یہی وتیرہ ہے۔ ضلالت ...
والا شیاطین کے زمرے مین اوٹھے گا کس واسطے کہ شیاطین
حق سے پہیرنا اور گناہ کے کامون مین شریک کروانا ... مین
سرزد ہوتے ہین۔ گٹنا پاک کرنے والی عورت کو دوزخ ...

Marfat.com

جو لوگ خلوت میں آدمیون سے چھُپ چھُپ کر گناہ کیا کرتے ہین اور نہین جانتے کہ دانندۂ ظاہر و نہان خالق کون و مکان دیکھ رہا ہے اوس روز وہ لوگ بہشت کی طرف بلائے جاوینگے جب فضائے جنّت کے قریب پہونچینگے حکم ہوگا ان کو دوزخ مین لے جاؤ۔ کمال حسرت کے ساتھ پہرینگے کہ ایسی حسرت دوسری دوزخیون کو نہوگی۔ کہینگے ربّا ایسا کرنا تھا تو پہلے ہی سے دوزخ مین پہونچا تا حق سبحانہ تعالیٰ فرمائیگا۔ اسیواسطے کیا گیا ہے کہ تمکو حسرت دلائی جائے۔ دُنیا کے اندر گناہ کرنے مین تم لوگ۔ آدمیون سے شرم کرتے تھے نہ ہم سے۔ لوگون کا خوف لگا ہوا تھا نہ ہمارا۔ بندون کی تعظیم منظور تھی نہ ہماری۔ پس آج اُسی کردار بد کا بدلہ چکھو نہ امید ثواب رکھو۔ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ جس شخص کو جس شخص یا جس قوم کے ساتھ دلی محبت ہوگی یا خلاف قوانین اسلام کسی کے مراسم آئین اور شباہت کو دوست رکہتا ہوگا اوسی کے ساتھ اوس کا حشر ہوگا۔ مثلاً نصاریٰ کا دوست نصاریٰ کے ساتھ اور قوم ہنود کا ہنود کے ساتھ۔ اور زانی کا دوست زانی کے ہمراہ چور کا چور کے۔ علیٰ ہذا دیندار دیندار۔ بددین بددین کے۔ و نیز ہر تابع اپنے متبوع کی معیت مین دوزخ یا بہشت مین جاوے گا۔

اُس روز چشم نظر بد کرنے اور گوش خلاف امر کی شنید سے لذت اوٹھانے اور دست گرفت ناجائز۔ اور پا بیجا حرکت پر اور ہر گوشہ و مکان و در و دیوار جسطرح دُنیا مین ہونگے بعینہ اوسی ہئیت و حیثیت کے ساتھ موجود ہوکر اور ہر ہر شے و ہر عضو و جز جز ہر ایک کی کردار معصیت اور اونکے تمام افعال پر جیسے کچھ ہونگے قیامت مین خود گواہی دینگے۔ تو گویا اپنے وجود مین بھی کل خدائے قدیر کیطرف سے

Marfat.com

جاسوس اور مخبر لگے ہوئے ہین۔ ہان یہ اپنے جبھی ہونگے کہ سب ان کو دائرہ حدود شرعیہ مین متبّع رکھکر راہ حق کا کام لیا جائیگا۔ **اغنیا** سے شکر **فقرا** سے صبر اور ہر فرد بشر سے تندرستی وطعام وشراب وغیرہ جملہ عطیای نعمت پر جدا جدا حساب ہوگا۔ **جو** جس شغل مین مرا ہوگا اوسی شغل مین اوٹھے گا۔ **مالدارون** سے وہان جلتے بھنتے محل پر پانسو برس تک کھڑا کرکے کوڑی کوڑی کا حساب لینگے کہ مال کس کس طرح جمع کیا اور کہان کہان صرف مین آیا۔ یہ تو اُن اہل مال کا مذکور ہے جو حلال طریق سے فراہم و ذخیرہ کیا اور رضائے حق مین دایرہ حدود شرعیہ پر صرف کرتے رہے۔ والّا اسکے خلاف مین خیر نہین ٹھکانا دوزخ ہے۔

کسی مسلمان کی حقارت مین ذراسی چشم اور لب وانگشت بہی ہلادی ہوگی آٹھ سو رکعت نماز ین حقارت کنندہ کی اوس شخص کو جس کی حقارت کی ہے دلائی جائینگی جن **لوگون** نے دنیا مین جھوٹی گواہیان دی ہین اُنکے گلون مین سانپون نے کاٹ کاٹ کر چھید کردئے ہونگے۔ **گواہی** مین حق بات چھپانے والیکے مُنہ مین مِس ور زبان نہو گی **غیبت** کنندہ کو گوشت مُردار کھلاینگے۔ اسپ شتر دگاؤ وغیرہ کل جانور دربار ایزدی مین دادخواہ ہونگے کہ میرے مالک نے مجھکو کھانے پینے سے تنگ رکہا اور بے وجہ مارپیٹ کی اور میری طاقت سے زیادہ مجھہ سے کام لیا۔ اور اوسپر جو عقوبت واقع ہوگی ہم کتاب ہذا مین اوپر درج کر آئے ہین۔ **ناانداس** وغیرہ ... جانور کو جس نے مار ڈالا ہوگا فریاد کرے گا کہ اسنے مجھکو ناحق ... نہ مین اوسکے کھانے کے مطلب کا نہ کسی اور کام مین لانے کا تھا۔

جانورون کو آپس مین لڑوانا مثل تیتر ہا و بکرا و مرغ و تنبہ وغیرہ سخت گناہ ہے

اور اونکو قید و بہر قلیچ کرنا بھی گناہ ہے۔
نشہ خور کو دوزخیون کے زخمون کی پیپ و راده وغیرہ پلائی جائیگی۔ شراب پینے والے کو آب حمیم یعنی جھنم کا کھولتا ہوا پانی پلا ئینگے۔ اور ادنیٰ وبال یہ ہے کہ مرتے وقت شرابی و نشہ باز کے مُنہ سے کلمہ نہ نکلے گا۔ اور شراب طہور بہشت سے محروم رہے گا۔ جن مسلمانون نے خلافِ سنّت تقریب شادی وغیرہ مین رسوم بدعت و افعال فسق رقص و مجرہ گانا بجانا اختیار کیا قیامت مین وہ رُوسیاہ یعنی کالے مُنہ ہونگے۔ جس مسلمان نے یہان راگ و گانا سُنا وہ نغمات و سرود حوران وغیرہ بہشتی نہ سُنیگا۔ حریر وغیرہ خالص ریشمین لباس پہننے والے مرد کے گلے مین طوق آتشین ڈالا جائیگا۔ اور لجد ستم عذاب جنّت مین اس قسم کے حلہ ہاے بہشتی سے بےنصیب ہوگا۔ جسنے سونا چاندی کے برتن مین پیا کھایا آتش دوزخ اسکے شکم مین آواز کریگی۔ اور طلا و نقرہ ظروف بہشتی نہ ملینگے۔
جو مرد مسلمان طلائی انگشتری وغیرہ اپنے دست و گلو وغیرہ مین پہنتا ہے قیامت کو اوسی موضع جسم پر دوزخ کا تیز انگارا رکھا جائیگا۔ چور کے سر پر چوری کا مال رکھا ہوگا اور میدان حشر مین حاضر ہوگا۔ ایک تسمہ بھر جو کسی کا زمین دسنی یا چرا کر لے لیا ہوگا اوتنا ہی پوست اوسکے جسم سے اوتارا جائے گا۔ جسنے غذاے حرام سے بالید گی پائی اور جسم بھلا یا ہے وہ گوشت و پوست آتش دوزخ سے سوخت کیا جائیگا (ایّھا المسلمین العبرت والحزر)
زنان نوحہ گر کو دوزخیون کے دہنے بائین دو صف کھڑا کر کے کہا جائیگا کہ اب نوحہ کرتی رہو۔ چنانچہ وہ وہان آواز کرینگی مانند آواز کتّون کے۔

Marfat.com

نکاح مین دو عورتین رکھنے والے **مرد** نے اونکے ساتھ عدل مساوی نہین کیا ایک طرف کا جسم معذب رہے گا۔ بہک منگی قومین جو اور پیشہ و کسب چھوڑ کر غیر مجوزہ شرعیہ صرف **سوال** کرنے ہی مین دائم اپنا ذریعہ قوت و پوش رکھا ہی قیامت کو تمام گوشت و پوست چہرہ سے گرا ہوا بہیئت لقبیہ استخوان کمال ذلت و خواری کی حالت مین ہونگے جس طرح دُنیا مین خوار و ذلیل رہتے ہین۔

جو **لوگ** اپنی تجارت مین حلفیہ کسی حیلہ سے جھوٹ بول کر گرم بازاری کیا کرتے ہین ایسے فروشندہ اشیاء کو آتش جہنم مین غوطہ دیا جائیگا مثلاً ایک چیز پانچ روپیہ کو خرید کی اور فروخت کرتے وقت کہا سوگند بخدا کہ یہ شئے چھ روپیہ مین خرید کی ہے۔ یا کھا قسم ہے چھ چھ روپیہ ہات پر رکھ دیتے ہین نہین بیچی۔ علاوہ بے برکتی ہونے مال تجارتی مین سزا اس کام کی نار سقر مزبورہ بالا مقرر ہے شرعیت مین یمین ہذا کے کفارہ کی ادائیگی پر صراحتہً اور کوئی طریقہ نہین بتایا گیا۔ (تجار لوگ اکثر اس مرض شدید مین گرفتار رہتے ہین اُن کو یہ مسئلہ زیادہ تر قابل یاد رکھنے اور گرہ باندھنے کی ہے) پائجامہ **زیر** ٹخنہ لٹکانے والے مرد اور اوسکے عکس رکھنے والی عورت ہر دو کی ایڑیون مین آگ دوزخ لگائی جائیگی **وضو** مین جہان تک دھونا فرض ہے پانی نہ پہونچا یا اوسی عضوے خشک پر آگ لگیگی **بے نماز** کا فرعون قارون و ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا۔ **جو** لوگ ... صفوف نمازیون کو چیرتے پھاڑتے اور اونپر پازدہ ہوا کرتے ہین او ... اُن پر قدم رکھکر چلینگے۔ جو نمازی جماعت کے اندر رکوع سجود وغیرہ امام سے قبل پیش دستی و حرکت کرتا ہے نماز ناقص ہونے کے علاوہ قیامت مین ... ہے

کیا ہوگا۔ اور ایسی نماز جب امام کی دو رکعت تو اس کی ایک رکعت اور امام کی تین رکعت تو اس کی دو علیٰ ہذا امام کی چار تو اس کی تین رکعت شمار مین آوینگی۔ ایسے شخص کو مناسب ہے کہ جسوقت امام سلام پھیرے یہ کھڑا ہوکر اپنی ایک رکعت اور پڑھکر سجدہ سہو سے نماز تمام کرے ورنہ اِس قصوری نماز سے قیامت مین مزید بران مذکور بار عذاب کا بہیر سزاوار ہوگا۔

جو لوگ نجاست بول سے اپنا کپڑا اور بدن بچانے مین پرہیز و احتیاط نہین رکھتے باسوائے عذاب قبر تنگ و تاریک وغیرہ اونکے عذاب حشر سے اورون کو اذیت پہونچے گی ذنا رک الصلوٰۃ کان کھولین جب داے نماز ہی کا خیال نہین تو کلوخ استنجے ہی سے کیا غرض و واسطہ کیونکہ نماز ہی کے ساتھ یہ لوازمہ بھی ہے)

جو لوگ بلا عذر اذان سنکر مسجد مین نماز کو نہین آتے قیامت بین مسجد اُن کے سرون پر سوار ہوگی جس مکان مین صلوٰۃ و ذکر الٰہی نہین ہوتا وہ مکان خیر و برکات سے خالی رہتا ہے۔ اور اگر اوس مین افعال معصیت کے رکھتے صاحب مکان کا مکان دربار الٰہی مین شکوہ کرے گا کہ اِسنے اپنے آلائش گناہ سے مجھکو خراب کیا۔

نافرمان احکام حق جل و علیٰ سے چرند و پرند و جانوران اہلی و حشی متنفر اور شجر و حجر خانہ و درختی کہ جسم کا بال بال بیزار رہتا ہے۔ اور بعد مرگ ہر ایک و سپر لعن و نفرین کرتے ہین کہ دُور ہو نیرے افعال بد اور ذنوب کد سے حق تعالے نے ہمکو پاک کیا۔ خزانہ و دفینہ زر و مال غیر مزکّٰی قیامت مین گنجا سانپ بنکر بصفت مار دنیوی کہ عمر درازی کے باعث جس کے موئے سر جھڑ کر گرجاتے ہین اور اوس کی آنکھون مین دو تِل سیاہ پیدا ہوتے ہین کہ یہ علامت سخت زہردار ہونے کی ہے مالک

Marfat.com

نادہندہ **زکات** کے گلے سے لپٹے گا اور ہر دو جانب باچھین پکڑ کر چابے و کھینچیگا
اور کہے گا - اَنَا کَنزُکُم اَنَا مَالُکُم ونیز انکے نقدیات نا ادا کردہ زکات کو آتش
دوزخ مین گرم کر کے اونکے ماتھون اور پسلیون - اور پیٹھون پر داغ دینگے کہ جسم
دوسری جانب جلنے لگینگے - اور **جو** عورتین اپنے زیورات سے زکات نہین ادا
کرتین وہ زیور اونکے اونہین اعضا مین جس جگہہ پہنتی اور رہا کرتی تھین - گویا سانپ
اور بچھو ہو کر لپٹینگے -

روزہ خور کو بعوض ایک روزہ کے مثل حقاب عمداً ترک صلوٰۃ و قضیہ صدہا برس
کا ایک غوطہ دوزخ مین دیا جائیگا **جس** مالدار نے حج نہین کیا یہود و نصاریٰ کی
موت مریگا - **جوا** کھیلنے والا گویا سور کے خون مین اپنے ہاتھ بھرتا ہے - **جو** اورون کو
نصیحت کرتا ہے اور خود عامل نہین ہوتا دوزخ مین اوس کی آنتین پیٹ سے باہر
نکلی ہوئی ہونگی اور جس طرح گدھا اور بیل چکی کے پیسنے مین گردش کرتا ہے یہ بھی
یون ہی چکر لگاتا رہے گا اور آنتین پاؤن مین لپٹتی اور گھسٹتی پہنچنگی - یہان سے
سمجھہ لین جو لوگ کہدیتے ہین ارے میان پیر کی پیری سے کام ہے - تو پیر کے فعلون سے
خود را فضیحت دیگرے را نصیحت + نتیجہ انکا اسوقت ظہور مین آویگا -

جو شخص تولنے ناپنے مین کمی زیادتی کرتا ہے خواہ ڈنڈی مار کر یا بانٹ کم زیادہ
رکھکر اوسکو مرتے وقت فرشتے آگ کے دو پہاڑون پر چڑھا وینگے - اور گناہ
و عذاب حق العباد باقی رہا وہ علیحدہ ہے -

پس پشت مسلمانون کی بدی کرنے والے شخص کے منہ کو بوقت نزع فرشتے
زنبورہائے آتشین سے پاش پاش کرتے ہین - **بے ارادت** وغیر سلسلہ بیعت

Marfat.com

اشخاص کا باطن ہین سے منحرک رہتا ہے **جو** شخص روپیہ زیر زمین گاڑ کر مرجاتا ہے
وہ بعد مرگ اوس دفینہ کی تلاش مین چوہا بنکر زمین کریدتا رہے گا اہل عرفان
کو یہ امور عالم مکاشفہ مین مشاہدہ سے متحقق ہوگئے ہین۔ **جو** بے وصیت مرجاتا
ہے وہ عالم برزخ مین لب بستہ سکوت مین رہتا ہے۔ **قہقہہ** مار کر ہنسنے
اور زق زق بق بق فضول گوئی اور چوپایے کے مانند ہر وقت کھانے پینے
سے ناک تک ٹھسے رہنے مین دل اندھا ہوجاتا ہے ٥

کمن رحم بر مرد بسیار خوار	که بسیار خوارست بسیار خوار

کم خوری سے شکم مین نور عرفان پیدا ہوتا ہے خصوصاً شب کے کھانے مین
احتیاط ملحوظ رکھنا ٥

اندرون از طعام خالی دار	تا درو نور معرفت بینی

اور اگر ضعف و ناتوانی کا خیال ہو تو اس صورت مین کھا کر نفس سے زیادہ
عبادت لے کہ اودھر کا حساب ادھر آنکر مجرا ہوجائے۔ **کم گوئی** سے اسرار
غیبی اوسپر منکشف ہوتے ہین۔ **فحش و گالی** بکنے والا شخص یوم الحشر
بڑے عذاب مین مبتلا کیا جائیگا۔ اور ایک گالی نکالنے کے صدمہ بو سے جو
بوقت گالی اوسکے منہ سے بدبو اوڑتی ہے فرشتہ کوس بھر دور بھاگ جاتا ہے
اور چالیس روز تک دہن عفونت فحش سے نجس اور سڑاہند پلید سے ناپاک رہتا
ہے۔ اور منجملہ علامات اربع منافقانہ ایک یہہ علامت بھی نفاق سے ہے۔ دروازہ
بہشت کا کھولا جائیگا اور **استہزا و** ٹھٹا کرنے والے شخص کو حکم ہوگا۔ کہ
بہشت مین آوے وہ بکرب عظیم و محنت شدید اپنے تئین گھسیٹ گھسا کر

Marfat.com

دوزخ سے باہر لاوے گا جب قریب جنت پہونچے گا دروازہ بند کردیا جائیگا اور یہ دوزخ مین در آویگا۔ پہر در بہشت مفتوح ہوگا اور اوسکو بلائینگے لیکن جب امید وبہ آرزو تمام بصد جان کاہی قریب بہشت پہونچے گا پہر بدستور مسطور دروازہ بند کردیا جائیگا ہمیشہ ہر بار ایسا ہی ہوتا رہے گا آخر یہ نوبت ہوگی کہ اوس کو بلائینگے اور ناامیدی سے نہ جائیگا۔

سوتے وقت شیطان گدی مین انسان کے تین گرہ لگا دیتا ہے کہ نماز صبح کو نہ اوٹھے اگر سستی وکاہلی دفع کر کے مسلمان بعزم نماز اوٹھ کھڑا ہوا گرہ کہل گئین اور اگر قصداً بغیر ارادہ ادائے نماز طلوع آفتاب سے بعد تک سوتا رہا شیطان اوس پر پیشاب کر کے چلا جاتا ہے (کہ شاباش میرا پکا شاگرد اور پورا خادم ہے)

عشا کی نماز سے قبل سو جانا باعث نحوست دنیا وسبب بازپرس آخرت کا ہے۔

جو شخص بوقت دخول مکان بسم اللہ نہین پڑہتا اوسکے خانہ اور اندرون اثاث البیت پر شیطان رجیم مال کا نہ اپنی مداخلت پیدا کرتا ہے۔

شروع کھانے پینے اور ہم بستری زن کے بسم اللہ ترک کرنے سے اوس کے ساتھ خور ونوش وجماع مین ابلیس لعین شرکت کرتا ہے۔ پہر اولاد مین اوس کا اثر بد دینی اور خباثت نفسی ظہور کرتی ہے۔

حرام کھانے پینے۔ پر اللہ جل جلالہ کا نام پاک نہ لینا چاہئے۔

جو شب کو بے ستر برہنہ یا لنگوٹہ لگا کر سوتا ہے اوسکے ساتھ شیاطین اور اس کی روح کو فرشتے نیچے ڈال دیتے ہین جس سے خواب پریشان دیکھتے رہتے ہین اور ایسے سونے کی حالت مین مرجانا بری موت ہے۔

Marfat.com

باوضو رہنا اور سونا عبادت ہے خواب مین فرشتے اوس کی روح کو عالم ملکوت مین
سیر کراتے ہین۔ اور جو شخص ہمیشہ ہر وقت باوضو رہتا ہے اور جب تازہ وضو کرتا
ہے دو رکعت نفل تحیتہ الوضو ادا کر لیتا ہے۔ وہ اپنے مرنے سے پیشتر اپنا مکان
بہشت مین دیکھ لیگا۔ اور اوس کا سونے کی حالت مین مرجانا شہادت ہے۔
مساجد محل نزول ملائکہ ہین۔ اور بازارون مین شیاطین ننگے ناچکر بازاری
تماشائیون کو عالم محویت مین لاکر حق جل علی کی یاد سے غافل کرتے ہین باین
جہت وہ خطۂ ارض بدترازارض کائنات ہے۔ شیطان اکثر عورت کی صورت
مین بشکل نظر مردان ہوتا ہے۔ ہر بجتا ہوا زیور جسکو مستورات پہنتی ہین۔ اور گھونگرو
وگھنٹا جو کسی جانور کے گلے مین لٹکاتے ہین سب کے ساتھ ایک ایک شیطان لگا
ہوتا ہے۔ بائین ہات سے اور پانچون اونگلیون سے کہانا شیطان کا کھانا ہے
ناخنون کا بڑہنا شیطان کی نشست گاہ ہے۔ راگ وگانا شیطان کی آواز ہے
پٹ لیٹنا یعنی شکم نیچے اور پشت اوپر کی طرف ہو یہ شیطان کا لیٹنا ہے۔ اور بعد
کھانا کھاچکنے کے ان برتنون کو جنمین کھانا کھایا ہے اونگلیون سے صاف نہ
کرنا ان برتنون کو شیطان چاٹتا ہے جس سے وہ ظروف کھانا کھانے والونکے
حق مین بددعا کرتے ہین۔ بلکہ یون چاہیے کہ برتن کو اونگلی سے جو اثر کھانے کا
لگا ہوا ہے خوب چاٹ کر صاف کر لیا کرے۔ اور دسترخوان پر ریزۂ نان گرے
ہوئے کھاتے رہنے سے ستر قسم کے مرض مہلک دفع ہوتے رہتے ہین۔ ان
مین آداب طعام کے علاوہ تکبر لوٹتا ہے۔ کس واسطے کہ اہل دنیا صاحبان جا
کے نزدیک یہ کسر شان ہے۔ اور ایک انگشت سے کھانا بھی تکبر مین داخل

Marfat.com

اس صورت مین چار اونگلیون سے کھایا کرے کہ فعل شیطان اور وصف اہل کبر سے جدا رہے۔ سید الانام علیہ السلام سے اسیطرح ثبوت ہے۔

اذان کی آواز سنکر **ابلیس علیہ اللعن** بھاگتا ہے۔ **کلام اللہ** کے سننے کے **فرشتے** مشتاق رہتے ہین کیونکہ یہ کرامت خاص انسان ہی کے حصہ مین ہے فرشتے اس نعمت کے وصف سے خالی ہین۔ لہذا وہ انسان یعنی بنی آدم سے اسکے پڑھنے کے منتظر رہتے ہین۔ جس جگہ **ذکر الہی** ہوتا ہے فرشتے وہان آسمان سے نزول کر کے اعزازاً و اشتیاقاً اہل مجالس کو گھیر کر حلقہ کر لیتے ہین۔

جس مکان مین **کتا** اور **تصویر** ہو اوس مکان مین رحمت کا فرشتہ نہین داخل ہوتا۔ **چھینک** فرشتے کی طرف سے ہے کہ اس سے دل کو فرحت اور روح کو [illegible] حاصل ہوتی ہے اور اوسکے آغاز پر کوئی کام کرنا باعث انجام فلاحیت و بہبودی [illegible] اور نصرت و ظفر و حصول مرام و مدعا براری و بشارت کامگاری کا ہے۔ مگر شیطان اسکے خلاف بنی آدم کو تعلیم کرتا ہے کہ وہ اس کی آمد کار کو موجب نحوست [illegible] مصیبت کا جانتے ہین اسیواسطے اگر کوئی چھینک دے تو وہ کام [illegible] موقوف کر دیتے ہین (اور یہ شرک مین داخل ہے) اور **جمہائی** شیطان [illegible] اس کے آنے سے جسم پر گرانی اور چشم مین غنودگی پیدا ہوتی ہے [illegible] واسطے عمر بھر ہمارے حضرت صلعم کو کبھی جمہائی نہین آئی۔ اور خدا تعالی چھینک کو دوست رکھتا ہے اور جمہائی کو دشمن لہذا مسلمانون کو چھینک مین الحمد للہ [illegible] جمہائی مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی ہدایت [illegible]

لوہے کا دست و پا وغیرہ مین پہننا دوزخیون کا زیور ہے [illegible] نفرت [illegible]

Marfat.com

ہاتھ مین کڑہ آہنی ڈال لیتے ہین بعض مسلمان اپنے چھوٹے لڑکون کے پاؤن
مین بیڑیان لوہے کی پہناتے ہین (معلوم کر رکھین) اور اگر کسی کے نام زد کر کے
پہنائین صریح شرک ہو گیا۔ ساز زرہ وغیرہ کو اس مین نہ سمجھ لین کہ وہ اس سے
مستثنی جنگ و حفاظت وغیرہ سے متعلق ہے۔ جو مرد انگشتری و نقرہ مجوزہ
شرعیہ سے زاید اپنے جسم مین پہنتے ہین۔ و یا ہنسلی و کڑے وغیرہ زیورات کی قسم سے
اپنے اطفال خورد سال کو پہنایا کرتے ہین وہ چاندی اپنے پہننے والون کو دوزخ
کی جانب اسطرح کھینچے گی جیسے سنگ مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے
واب اختیار باقی ہے۔ بان انشا اور کہدینا ہے سے

آگر خواہی سلامت بر کنارست

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے گنڈے گلوئے شتران سے کھلوا دئے تھے۔
جو محبت اور زینت کے بجائے نظر دور ہونے کے خیال سے روا جا اہل عرب انکے
گلے مین ڈال دیتے تھے۔ اس سے پایا گیا کہ یہ جو بعضے فقیر او ر بیرجی لوگ دفع نظر
کی نیت سے مرد و عورات کو بتلے ڈورے و تاگو نکے گنڈے بنا کر اور ان پر کچھ پڑھ
پھونک کر اونکے اطفال کے گلو مین بندھوا دینے کو دیدیتے ہین۔ یا گائے بھینس
وغیرہ جانوران کے پیر اور سینگون مین بہرحال ممنوع ہین نہ باندھنا چاہئے۔
جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنکر آپ پر درود نہین بھیجا
قیامت مین اپنی امت کے ان لوگون کو آپ نہ پہچانین گے۔
جس مجلس مین آپ پر درود نہین بھیجا گیا۔ اگرچہ ایک شخص سے ایک ہی مرتبہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کہنا وقوع مین آوے وہ مجلس کی

Marfat.com

مجلس معتوب ہوگی مبتداع روافض وخوارج آب کوثر نہ پائینگے۔ (اور نیز
خیر سُنّت والجماعت) جبریہ وقدریہ وفرقہ ہائے اہل ہوا جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہینگے۔ نور مستعار [illegible]
ناپائیدار جو بغیر روغن خالص عن الایمان الصادق ٹمٹماتا ہوگا [illegible]
مخالف اہوال شداید سے منطفی اور بجھ جائیگا۔

مابعد حضور مکرم اُمّت کے جن اشخاص نے شفا [illegible]
روگردانی کی ہوگی باوجود شناخت اُمّت آپکے سامنے فرشتے اُن کو [illegible]
حوض کوثر سے ہٹا دینگے۔ مسلمانوں پر لعنت کہنے والا رحمت خدا [illegible] سے دور
ہوگا۔ اور فرمایا نبی نے علیہ الف الف صلوٰۃ کہ عورتین کفران نعمت
شوہران۔ ولعن گویان از زبان۔ اور عطا پر شکر نہ کرنے۔ اور بلا [illegible]
باعث اکثر دوزخ مین جائینگی۔ بادشاہ شکرگذار محبت دنیا سے [illegible] بہشت
مین۔ اور فقیر حریص طلبگار دنیا دوزخ مین ہوگا۔ اگرچہ نانِ شبینہ کا محتاج رہا ہو
ریاکار یعنی جو دکھلا کر عبادات نافلہ مالی وبدنی بجالاتا ہے اعمال حسنات
ولثواب نیکوئی سے قیامت مین خالی ہاتھ اوٹھے گا۔ ہان دوسرون کو ان امور کی
رغبت دلانے کی غرض سے دکھلا سنا کر اخفیا کیا موجب اجر ہی کا ہے جہان
نیت خیر کا علم اسکو ہے یا خدائے تعالی کو اور اگر طاعت فرضیہ مین [illegible]
رکھی تھی عذاب ویل کا خریدار ہوا۔

جو شخص غیر ابتغائے رضائے [illegible] صدقات وخیرات دنیا مین ننگ [illegible]
سے کرتا ہے یا ادائے نفقہ پدر مین پس صورت رکھتا ہے۔ اسیطرح جنت مین [illegible]

Marfat.com

سیئات سالکین بخشینگے۔ ارباب شطار کے سیئات مبدل بحسنات ہو جائینگے۔
اہل اخلاق کے عمل سب پر غالب ہونگے۔ بلا شرک توحید خالصہ والون سے
خداوند عالم اُن کے گناہون کی جگہہ نیکیان لیکر قیامت مین اُن سے ملے گا۔
ظلم کرنیوالے کے اعمال حسنات صلب ہونگے ظالم کی نیکیان مظلوم کو دلائی
جائینگی اور مظلوم کے گناہ ظالم کے بار سر ہوکر وہ مستوجب عذاب النّار کا ہوگا۔
استغفار کیا کرنے سے توبہ کنندگان کے صغیرہ گناہ محو کر دئیے جائینگے۔ صغیرہ
پر اصرار کرنے سے نامۂ اعمال مین گناہان کبیرہ درج پائینگے۔ دو مسلمان بہشتی جو
دنیا مین بوجہہ دنیوی دلون مین کچھہ رنجش رکھتے تھے دروازۂ بہشت پر رب الودود اُنکو
ٹھہرا کر حکم دیگا کہ قبل دخول بہشت آپسمین راضی رضا ہو لین کیونکہ بہشتی بہشت مین
آلائش نفس و کینہ و لغویات وغیرہ خصائل دُنیوی سے پاک و صاف ہونگے۔
جسنے محض اللہ کے واسطے اپنے غصّہ کو ضبط کر کے اوس کام مین کہ اپنے نفس سے
متعلق تھا مسلمان کی قصوری خطا کی اور اوسکے قصور سے درگذر فرمایا خصوصاً
زبردست اور جو اپنے سے کمزور ہو حق تعالی اوسکو اپنی دوستی سے نواز کر جنّتِ
اعلٰی مین جگہہ دیگا۔
مشتاق تجھکو یہ جنّت الفردوس مین قصر علے آنحضور لامع النّور کے قریب درجات
عظیم پائینگے علی افضل الصلوات و اکمل التحیات۔ کسی مسلمان نے مسلمان کی اللہ
واسطے اس قدر خدمت کردی کہ اوس محنت مین جسم پر پسینا آگیا تو صرف اتنے
سے کام کے معاوضہ مین بروز قیامت اُس خدمت کنندہ کے آگے آگے صدہا
سال دور و دراز راستہ تک آتش دوزخ برابر بجھتی چلی جائے گی۔ و علٰے ہذا

Marfat.com

بخوف عذاب آخرت رونے مین ایک آنسو اگر مکھی کے سر کی برابر بھی بہ نکلا ہوگا۔
کفار کے جسم سے بوقت نکلنے روح کے نہایت ہی کریہ و سخت بدبو اڑتی ہے۔
راوی بیان کرتا ہے کہ حضور مکرم نے یہ مذکور فرماتے وقت اپنے دست مبارک سے
کپڑا اوٹھا کر اپنی ناک کو بند کر لیا۔ **قبض** روح مین جان پر وہ صدمۂ عظیم پہونچتا
ہے کہ جیسے ایک زخم تلوار پر تو اثر سو تلوارین ماری جاوین۔ **قبر** مین **فرشتے** حساب
کیواسطے ایسے گرز گران لیکر آتے ہین کہ اگر اوسکو پہاڑ پر ضرب لگاوین پہاڑ باوجود
اس قدر سخت ہونیکے پہٹکر ریزہ ریزہ ہو جائے۔ اگر گزدم و مار و آتش شرار و فشار
وغیرہ عذاب **مردگان** کو لوگ بچشم خود دیکھ لین اپنے اپنے مردونکو قبر مین دفن
کرنا موقوف کر دین۔ اگر دنیا مین کوئی شخص **عذاب آخرت** ہوتا ہوا کسی اور
پر روا روی ایک نظر خواب مین بھی دیکھ لے زندگی بھر کبھی ہنسنے مین اپنے لب
نہ ہلاوے۔ لڑکا ہولِ قیامت سے بڈھا ہو جائے **زنِ حاملہ** کا حمل گر جائے۔
اگر بقدرِ سرِ سوزن یعنی سوئی کے ناکہ کے برابر سوراخ **دوزخ** کھول دیا جائے
یا ایک کپڑا دوزخی کا مابین ارض و سما لٹکا دین تو اوس کی حرارت سے ساکنین
ارض اور بباعث گرمی تمامی اہلِ زمین مرجائین۔ اور اگر بمقدار ایک چیونٹی کے
آتش دوزخ لائی جاوے ساتون آسمان جل جاوین۔ و بقدر برابر آتش دار دنیا مین
آجائے کل شجر و حجر وغیرہ قائیان ارض کو جلا کر خاکستر کر دے۔ ایک شخص [illegible]
مین عذاب کرین تو اہلِ مشرق اوس کی تیزی سے جل مرین [illegible]
عذاب سے کہ دوزخ مین ہین ایک فرشتہ ظاہر ہو [illegible] ارض
سے کوئی بھی جیتا نہ بچے۔ ایک قطرہ آب [illegible] دنیا مین ڈال

Marfat.com

دیا جاوے دریا وغیرہ تمام جہان کے پانی کو یک لخت تلخ و بدبودار بنا دے۔ نشتر ستر گز کی زنجیرین آہنی دوزخ مین دوزخیون کے پکڑنے جکڑنے کے لئے ایسی سوجود ہین کہ اگر ان زنجیرون مین سے ایک کڑی دُنیا مین لاکر موازنہ کرین سرزمین کے پہاڑون سے بھاری او نزنے اور اگر کوہ وجبال پر رکھ دی جائے مثال موم پہاڑ پگھل کر اپنی جگہہ چھوڑ دین۔ و نیز ایک حلقۂ زنجیر کوہ ہائی دُنیا پر رکھین بسبب بوجھہ کے پہاڑ ارض اسفل اور تحت الثریٰ تک دھس جائے۔ قادر مطلق نے جب دوزخ کو پیدا کیا دوزخ جناب باری مین شاکی ہوئی کہ بارالہٰ میری حرارت مجھی کو جلائے دیتی ہے حق تعالے نے دوزخ کو دو سانس عنایت کئے ایک سرد دوسرا گرم کہ وہ برس روز مین دو سانس لیا کرے چنانچہ اوسی کا اثر ہے جو دُنیا مین موسم تابستان مین گرمی اور زمستان مین سردی واقع ہوتی رہتی ہے۔

دوستان الٰہی کو بوقت انقطاع روح وجود وہ لذت حاصل ہوتی ہے کہ یہ بیان کیا جاسکے وہ حال مذاق تلذذ کوئی تحریر و تقریر کے احاطہ مین نہین لا سکتا بمصداق اس کے

دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

اونکے واسطے قبر ایسی ہے جیسے نئی دُلہن اپنے شوہر کے پاس از بس سرور و انبساط اور کمال خوشی و چین سے سوتی ہے۔ یا طفل آغوشِ مادر مین راحت و آرام پاتا ہے گو تکلیف شرع شریف کی مکلف نہ ہے مگر عادتاً و نیاز اً اہل اللہ عالمِ برزخ مین بھی نماز گذار رہتے ہین۔ قبر مین اہل ایمان کو قیامت کا آجانا اتنا قریب معلوم ہوگا کہ جتنا ایک بار شکستہ موتی بکھرے ہوئے چُننے مین وقت

قلیل معلوم ہوتا ہے کسی نے سچ کہا ہے ؎

ایّام مصیبت کے تو کاٹے نہین کٹتے	دن عیش کے گھڑیون مین گذر جاتے ہین گے

اللہ والون کو درازی یوم الحشر پنچاہ ہزار سال ایسے گذر جاوے گی جیسے وضو کرکے دو رکعت نفل ادا کرنے مین گذرتی ہے۔

بعض باایمان تو ایسے ہونگے کہ طرفۃ العین مین مثل برق عبور کرکے درجنت پر پہونچ جاوینگے اور پچاس ہزار سالہ راہ کہ جو دوزخ و پلصراط ہے معلوم بھی نہین ہونیکے کہ کہان رہ گئے اسپر باہمی تذکرہ کرنے لگینگے کہ یارو ہم دنیا مین یون سنا کرتے تھے کہ درمیان راہ دوزخ اور پلصراط طے کرنے ہوتے ہین وہ ملے نہین۔ ندا ہوگی کہ تمہاری نیکیان اور اعمال صالحہ تمکو اونپر لائے وہ سب پیچھے رہ گئے۔ اور بعض امّت مرحومہ مصیبت زدہ بار عصیان کی وجہہ سے یہان تک کہ بدقت و خرابی گرتے پڑتے مجروح و خستہ رنج کشیدہ سفر محشر سے سات ہزار برس مین پلصراط طے کرکے دروازہ بہشت پر پہونچینگے۔ بعض گروہ براق ہائے برق رفتار و ناقہ ہا بادرفتار بہشتیہ پر سوار ہوکر کہ پر و بازو رکھتے ہونگے درجنت پر پہونچینگے۔ ملائکہ دربان بہشت دریافت کرینگے آیا تمہارے حساب کا فیصلہ ہوگیا جواب دینگے ہم حساب و کتاب کو کچھ بھی نہین جانتے فرشتے کہینگے کہ بلاحساب لوگ تو جنت میں جانہین سکتے تم لوگونکے دنیا مین عمل کیا تھے کہینگے اور تو ہمارے کچھ عمل نہ تھے مگر ظاہر و باطن تنہائی اور مجمع ہر حال مین اپنے معبود کو حاضر و ناظر اور لوح دل ہمارے لوث کدورات دنیوی سے صاف تھے اور واقعی جب ہر وقت حضوری پروردگار رہنے گی اوس کا ثمرہ یہ ہے کہ آدمی ادنیٰ منہیات سے باز

Marfat.com

ادبیا ولی مستحب بھی اوس سے پس انداز نہونے پاوے گا۔ اور قلب صاف مین چھوڑ
بغض کینہ حسد اعتراضات داخل ذمائمہ اور خصائل بہائمہ سے قطعًا دور رہیگا۔ خازنان
ابواب الجنان تحیۃ کے ساتھ کہنے لگینگے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ
یعنی سلام برشما باد خوشحال شدید پس درآئید بہشت جاویدان۔

جب بہشت مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اوس کی سیر دید کے واسطے تشریف
لے گئے اندر داخل ہوئے تھے کہ یکبارگی ایسی چمک پیدا ہوئی کہ جس سے جنت کے
تمام کوشک و مکان منور و تاباں ہوگئے۔ روح الامین تجلی ذوالجلال سمجھکر فوراً سربسجود
ہوگئے تب ندا آئی کہ سر اٹھائیے معلوم ہوا کہ ایک حور جنت مین مسکرائی ہے۔ یہہ
اوسکے دانتوں کے نور کی چمک تھی نہ تجلی ذات احدیت۔

ایک حور اگر دنیا مین تھوک دے تمام دریائے شور کا پانی شیرین و میٹھا ہو جائے
لباسہائے جنت سے ایک کپڑا دنیا مین لٹکا دیا جاوے۔ یا ایک حور دنیا مین ظاہر
ہو جاوے زمین و آسمان اپنے نور سے منور کر دے اس قدر کہ روشنی آفتاب ماند ہو جاوے
اور اہل جہان کے دماغ اوس کی خوشبو سے معطر ہو جاوین۔ بہشتیون کے سر پر
تاج مرصع ہونگے جس کا ایک ادنی موتی اگر دنیا مین ظاہر ہو جاوے یکلخت
مشرق و مغرب و ما فیہا کو روشن و تاباں کر دے۔ جنتیون کے ایک کنگن کی قیمت
سرزمین کا خزانہ نہین ہو سکتا جنت کی ایک کوڑا بھر زمین یعنی جتنی جگہ مین
تازیانہ کھڑا کرنے سے زیر تازیانہ آتی ہے غایت محیط بسیط بہر رکھی جاوے تو نسبت
مین دنیا و ما فیہا سے افضل و بڑھکر ہوگی۔ اگر دنیا مین انسان جنت کو دیکھ
لے شادی مرگ ہو جائے۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا صدقہ خاتم المرسلین صلوات اللہ

علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کا ہے۔ بلکہ ایک ادنیٰ حصہ نور آن [illegible]
ہی سے ان سب کا ہستی وجود ہے۔ انتہا یہ کہ اگر ذات اشرف الانبیا [illegible]
کونین کا ظہور نہ ہوتا ۔

نہ ہوتے قصر جنت حور و غلمان مہربانی		[illegible]

بعض امت محمدیہ کا ایک ساعت میں حساب [illegible] ہوگا۔ اور [illegible]
پچاس ہزار برس تک کہ مدت یوم الحساب قرار دی ہے [illegible]
پیش رہیگا یا عذاب دوزخ سہے گا (فکر کس [illegible]) [illegible]
درجہ میں مساکین صالحین بے [illegible]
اصحاب جاہ متبع عیش و سرور [illegible] سے غافل [illegible]
رحم شفقی اظلم۔ جیسا کہ ہم بیان تصریحات احادیث [illegible]
یا وہ اہل توجہ کہ اخیار انبیا۔ یا استشہار سید الانبیا سے [illegible]
دوزخ اور بہشت میں محبت و بحث ہوئی [illegible]
دوزخ نے کہا کہ میں [illegible] جبار و متکبر [illegible]
[illegible] میں ضعفا و مساکین کی [illegible] ہوں۔ حق [illegible]
[illegible] تم دونوں برابر ہو۔ دوزخ [illegible]
[illegible] سرکش مغرور گردن [illegible]
[illegible] کی۔ اور بہشت کی طرف [illegible]
[illegible] مسکین عاجز و ناتوان [illegible]
آسائش و راحت پہونچے گی۔

Marfat.com

مومن کے واسطے قبر ایک باغ ہے باغون بہشت سے وسیع اور کشادہ بنا دیجاتی ہے-
اور کافر کے واسطے ایک گڈھہ ہے دوزخ کے گڈھون مین سے ازبس تنگ وظلمت
سے بھری ہوئی ہے قیامت مین نیک لوگ اللہ تعالےٰ سے ایسے ملینگے جیسے کوئی غلام
اپنے مالک سے رخصت ہوکر کسی ملک کو گیا اور وہان سے کمائی کرکے زر نقد وافر
اور مال بہت سا لیکر اپنے مالک سے آکر ملا- اور گنہگار لوگ اسطرح کہ ایک غلام
نمک حرام اپنے مالک کا چرا کر بھاگا اور تمام اسباب اور متاع مسروقہ لٹا اور برباد
کرکے نہایت ذلت سے مالک کے پاس پکڑا ہوا آیا ظاہر ہے جو جو معاملہ ان دونون
کے ساتھ پیش آویگا-

قیامت مین ایک بادشاہ کافر ایسا زبردست اور بڑے سے بڑا اوٹھایا
جاویگا کہ جسکے ہزار برس کی عمر بائی ہوگی- ہزار بادشاہ اوسکے تابع وزیر نگین رہے
ہونگے ہزار خلعت لباس- ہزار محل آراستہ- ہزار عورتین بازینت- ہزار خزانے معمور
ہزار فیل واسپ وغیرہ رنگ برنگ باساز درست تہا اوسی کی سواری کے واسطے
تیار لشکر باکثرت سپاہ بے قیاس- صدہا قسم کی آرائش- اقسام اقسام کے سامان
عشرت موجود- بے فکر والم- بغیر رنج وغم- حتّٰی کہ عمر بہر کبھی درد سر بھی نہ ہوا ہوگا-
حق تعالیٰ کی جناب پاک سے ملائکہ دوزخ کو حکم پہونچے گا کہ اچھا وہ اسکو دوزخ
مین غوطہ دیکر عیش و لذات دنیوی دریافت کرین- فرشتہ حسب الحکم اوسکو پکڑ
کر آگ کے اندر ڈالکر نکال لینگے دوزخ مین بس ایک غوطہ دیکر اس سے
اور اسکے ساتھ اور کیا ہے کہ جو خوشحالی مین عمرین دراز رکھتے سے کٹتے
الہٰی پوچھیگا کہ کَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ - بولو برسونکی گنتی

سے تم لوگ دُنیا مین کتنا آرام پانے والے رہے تھے العیاذ باللہ تعالیٰ صرف
ایک غوطہ کھانے مین عمر بھر کے آرام یا کام کو بھول جائیگا اور یہہ دنبزاور کفار کہ
شریک عذاب ہونگے ملکہ یون جواب دینگے۔ لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔ رہے
تھے ہم دُنیا مین ایک دن یا ایک دن سے کمتر۔ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ۝ (سو بھی ہمکو
معلوم نہین ملکہ) پوچھ لے اُن فرشتون سے کہ جو ہماری عمر کے لکھنے والے
تھے (یعنی اب ہم یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ ایک دن سے کم رہے ہون) اور دوسری
جگہہ بیان ہے کہینگے۔ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ نہین رہے ہم مگر ایک
ساعت دن سے یعنی صرف گھڑی بھر ٹھہرنا ہوا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ پس یہین
سے عذاب دوزخ کو خیال کرلیا جائے جیسا کچھ ہوگا) علیٰ ہذا ایک مرد بہشتی
ایسا غریب و ناتوان کہ جسنے ہزار برس درد و مصیبت فاقہ و اذیت مین گذارے
ہونگے مبتلاے امراض جسمانی۔ دست و پا سے معذور۔ رنج و بلا کا سامنا۔ ہر
طرح کی تکلیف۔ ہر طور کی محتاجگی۔ حتیٰ کہ عمر کے حصہ مین آدھے پیٹ جَو کی روٹی
نہ ملی ہوگی۔ جاڑون کی لمبی لمبی راتین تاپ تاپ کر کاٹی ہونگی۔ ہر قسم کی
حسرتین دل مین بھری ہوئین۔ ہر نوع کی آرزوئین نہ گفتہ۔ صابر و شاکر۔ جب قیامت
مین اوٹھیگا۔ حق تعالیٰ اسکے حال پر نظر رحمت اور کمال شفقت اظہار فرمائیگا
دلیگا کہ اب تک دا و ہماری زندگی جب نظر بند کرے ... نو دو ... ت
دکھلا کر اوس سے پوچھا جائیگا کہو دنیا مین اس قدر ...
الٰہی مین تیری عزت و جلال کی قسم کہاتا ہون مین نے دنیا مین کبھی ...
بھی نہین سنا گو یا اسوقت کی مسرت و لذت نے ساری کلفتین زائل فرمادین

[illegible] دیکھ لیتے ہیں ہزار برس کا کرب والم سختی

[illegible] کے اندر کیا کیفیت ہو گی۔

[illegible] کفار کے گھر ومحل چاندی سونے کے بنا دیتا اور کافروں

[illegible] ان کا ہوتا میں در و دیوار شہر سے اور رفت پیدا ہو جاتا کہ

[illegible] اس قدر آسائش دنیوی بے بنیاد کچھ حقیقت نہیں

[illegible] دنیا کو دوست رکھتا کافروں کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا

[illegible] مکڑی اور مچھر کے ایک پر برابر بھی نہیں ہے

[illegible] دوست و کار دنیا [illegible]

[illegible] ابو طالب [illegible] رسول اللہ صلی

[illegible] پاؤں میں دو جوتے آگ کے

[illegible] اور اوبلنے لگے گا۔ اور اسی

[illegible] آگ کے شعلے اور لپٹیں باہر آوینگی۔ چھ جا سکلیا

[illegible] وغیرہ کلہم آتشیں اور وہ [illegible] جس کی ذرہ

[illegible] ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔

[illegible] واشکبار رہے جن منازل کا پیش آنا اور طے کرنا ہے

[illegible] اور عبرت سمجھے کہ اگر کسی کو بادشاہ بے پرواہ کیطرف

[illegible] ایک ماہ بعد تجھکو پھانسی دیجائیگی کہئے اس واقعہ جانگداز

[illegible] اولیاء اللہ کا سوز خانہ اور آخرت کے ڈر سے

[illegible] ہر سانس بھی نشتر [illegible] رہنا ہے

Marfat.com

خدا جانے وہ کیا پوچھے زبان ہم سے کیا نکلے

تنش پا کار دلش با یار - اور اپنے بڑھکر صحابہؓ کو دیکھا آپکا کلام کہ کا [illegible]
یا گھاس پھوس کی طرح ھباءً منثورا ہو جائے گا اور [illegible]
حضرات انبیاء المرسلین و ملائکہ مقربین کی [illegible]

باقی زیادہ اس مقام پر گفتار کے [illegible]
نہیں کیونکہ اہل اسلام ہی کے اعمال و اقوال کی [illegible]
اپنا دستور العمل بنا دیں و آگاہ کر دینا مقصود ہے

مرا دعا نصیحت بود و گفتیم

بہت لوگ دنیا میں محتاجی اور ناداری کی حالت میں عمر [illegible]
جس وقت قبروں سے اٹھینگے اپنے نامۂ اعمال میں نماز روزہ [illegible]
مصروف رضائے حق [illegible] پائینگے عرض کرینگے خدایا دنیا میں [illegible]

[illegible]

راز دان بطون سے خائف رہے کہ ادسپر یہ باتین روشن ہو رہی ہین اور اگر دل مین کسی فعل کے کرنے کا ارادہ مستحکم کر لیا اور اسی ارادہ پختہ پر مر گیا رجحان قلب مین تشکل روح کا خیال کر لیا کرے جس حال کو ہم اوپر کتاب ہذا مین مشروحًا درج کر آئے ہین۔ گو کسیوجہ سے عدم قدرت و مشیت ایزدی مدعا، کار دلی خیر و شر اپنے کے ارتکاب عمل دستیاری مین قاصر و باز رہا۔ اِلّا۔ اِن تُبدُوا مَا فِی اَنفُسِکُم اَو تُخفُوہُ یُحَاسِبکُم بِہِ اللّٰہ ط کے معانی پر نظر رکھے۔

خورد سالی اور صغر سنی مین جو بچّے انتقال کر گئے ہونگے اُن سے بھی یہی مطالبہ پیش آویگا۔ اور دیوانے یا مرض سے بے ہوش رہے۔ یا ایسے لوگ کہ بباعث دُوری استماع اخبار شہرت دعوت حضرات انبیا علیہم السلام سے محض بے خبر رہکر دار دُنیا سے منزل عقبیٰ کی جانب راہی ہو گئے سبکے ساتھ امتحانًا یہی مکالمت وقوع مین آویگی بچّون کی عبادت سے حق تعالیٰ کو شرم آتی ہے اور بچّون کے والدین کو اون کی عبادت اور نیک کام کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

جو شخص اپنے کو عین جوش جوانی مین باوجود قدرت گُناہون سے روک کر او سامان مہیا پر راحت مباحات سے گذار کر عبادت معبود مین عمر و قفا صرف کرتا ہی قیامت کو عرش الٰہی کے سایہ مین جگہ پائیگا۔ جسکی کثرت نوافل مین طفولیت و شباب گذر کر پیری آگئی حق تعالےٰ خود اوسکے دست و پا گوش و چشم بنجاتا ہے (اس سے بڑھکر اور کیا مرتبہ اور تعریف ہوگی)

مکرر آنکہ۔ کلمہ مفتاح ابواب الجنان اور شاہد علے الایمان ہے۔ نماز مونس قبر اور پُلصراط سے پار اوتارے گی۔ روزہ دوزخ کی جانب ڈھال بنجائے گا۔ اور میدان

Marfat.com

حشر مین اپنے عامل کو تشنگی مین سیراب فرمائیگا۔ رکن زکات قیامت
مین سایہ ہو جائیگا۔ اور پایۂ اعزاز بڑہائیگا۔ مناسک حج منبع نور ہو جائیگا۔
اور خلد برین مین بسرور پہونچائیگا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عذاب
دوزخ سے بچا لینگے۔ طہارت اور پاکیزگی سے عذاب قبر دور ہوگا۔ حرمت
خدا رکھنے والے کو صحیفۂ اعمال دہنے ہاتھ مین ملے گا۔ شب خیزی اور نماز
تہجد ادا کرنے سے چہرہ پر نور آتا ہے۔ والدین کے ساتھ نکوئی کرنے [illegible]
کی سکرات موت مین آسانی ہوگی۔ ذکر الٰہی کرنے والا غلبۂ لشکر شیاطین سے
محفوظ ہوگا۔ غسل جنابت مین تاخیر کرنے سے رزق مین عسرت و تنگی ہوتی
ہے۔ بروقت داخل ہونے مکان کے بسم اللہ کے ساتھ دہنا قدم رکھنا اور
اپنے اہل پر سلام مسنون کرنا دافع افلاس ہے۔ اور مکان و ظروف اور
لباس و دہن پاک و صاف رکھنے سے روزی مین ترقی و افزونی کی شکل
ہے۔ اور اسکے عکس و خلاف مین خیر و برکت جاتی ہے۔ مسجد مین جھاڑو دینے
سے حوروں کا مہر ادا ہوتا ہے۔

چیدہ کلام منقول عن الحکماء عظام

چار چیزین بدن کو قوی کرتی ہین۔ کھانا گوشت کا۔ [illegible]
کثرت غسل کی بغیر جماع کے۔ پہننا کتان کا۔ کہ ایک قسم کا [illegible]
چار چیزین بینائی کو تیز کرتی ہین۔ [illegible]
نظر کرنی سبزہ پر۔ اور لباس پاکیزہ پہننا۔ اور چار چیزین [illegible]

Marfat.com

شریک کرنا اوس کلام کا کہ زیادہ ہو حاجت سے۔ اور مسواک کرنا۔ اور
... اور علماء کے بیٹھنا۔ اور کثرت تلاوت کلام اللہ۔
... سلام ... چاہئے۔ اذان ہونے وقت جب خطبہ پڑھا جائے۔
... قرآن مجید پڑھتے ہین جب کلام کرنا ممنوع ہوا تو او۔
... الاولی ... ہوئی۔ اور چار وقت کلام کرنا منع ہے۔
پیشاب کرتے وقت۔ حالت براز مین۔ طہارت اور استنجا پاک کرتے وقت۔
غسل کرتے وقت جب برہنہ جسم ہو۔ کہ خلاف تہذیب ہے۔ اور اتفاق
... حکما پر قالت الحکماء ینبغی للمتزوج ان تکون الزوجۃ دونہ باربع
السن والطول والمال والحسب وان یستحقرنہ دینا وتثبت بہ وان
تکون فوقہ باربع الجمال والادب والخلق والورع۔ یعنی عقلمندون کا
قول ہے کہ نکاح کرنے والے کو لائق ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرے کہ اوس سے
چار باتون مین کم ہو عمر مین قد مین۔ مال مین حسب مین۔ اور نہین تو مرد کو حقیر اور
ذلیل جانے گی۔ اور چار باتون مین زیادہ ہو جمال مین۔ ادب مین۔ اچھے خلق مین۔
پرہیزگاری مین۔ کذا فی شرعۃ الاسلام۔

جنکے حسنات سیئات پر غالب ہونگے وہ جنت مین جاوینگے فمن ثقلت موازینہ
فاولئک ہم المفلحون۔ اور جنکا پلہ عصیان نیکیون پر غالب ہوا وہ گروہ معذب
النار ہوگا۔ ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم
خالدون۔ عمل نیک وبد ... رہنے والے لوگ ...
ہر شخص کو چاہئے کہ ہر شب ... اعمال روزانہ کا ...

Marfat.com

کہ فردائے قیامت اس سے حساب لیا جائے اور آپ گوشہ مین بیٹھکر خیال کرے کہ آج مجھ سے محض لوجہ اللہ بابت ہر ہر جوارح و حواس ظاہر یہ کس قدر نیکیان وقوع مین آئین اور کس قدر نافرمانی حق جل اکبر۔ اگر نیکیان زیادہ ہون اوسکے شکر مین کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آج تو نے اپنے کرم و فضل سے مجھ سے یہ یہ نیکیان لین اور اگر کمی ہو اعمال صالحہ کی افزونی کی تدبیر و کوشش بجالاوے اور اوسکو جلد تدارک و علاج سے دفع کرے جس فعل عمل پر بروز شمار جزا و سزا کا مستحق ہوگا [illegible] گناہ و عذاب اور نیکی و ثواب کے کامون کو ہر شخص آپ جانتا ہے اور اگر نہ معلوم ہون تو اس قدر سیکھ لینا فرض اکبر ہے اور جو کچھ غرض اعمال صالحہ عمر یہ کا ذخیرہ کیا اب مرنے دم تک اوسکو نہایت نگرانی سے محفوظ رکھے کہ کہین آتش شرک و کفر اور ہوائے طوفان حسد و ریا وغیرہ سے سوخت و برباد نہ ہو جاوے [illegible] شیطان متاع ایمان کی درج کو خانہ دل سے جدا چاہ لینے کی ہر لحظہ داؤ گھات پر پوشیدہ لگا ہوا ہے نہ بیچارہ ہے۔

منافقین کو [illegible] آتشین [illegible] قفل [illegible] دوزخ کے [illegible] درک اسفل مین اوتارینگے۔ **کفار** کو فرشتے دوزخ کی طرف [illegible] ہتھوڑون سے [illegible] بھیڑون بکریون کی طرح ہانکتے اور مارتے ہوئے [illegible] اینٹ و پتھر کے طور پر دوزخ مین پھینک دینگے اور ہمیشہ کے بند کرکے قفل لگا دیا جائیگا۔ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا [illegible] مثل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ ۵ [illegible] جنت کی [illegible] استقبال [illegible] نہایت ادب و تعظیم سے لیجائینگے جب وہ لوگ دربار جنت [illegible]

Marfat.com

قریب پہونچینگے کلمہ زبان پر لائینگے - اسکے پڑہتے ہی قفل کہلجائینگے - **معلوم**
ہوا کلید ابواب مقفلہ بہشت کلمہ ہے - اور دم آخر مسلمان کی زبان سے **کلمہ**
جاری ہوتے ہی پر انجام بخیر کا مذکور آیا ہے - اور اسکے خلاف مین سوء خاتمہ کا ڈر
دلایا ہے - یا اللہ جملہ مسلمانان مرد و زنان کو با ایمان اوٹھانا اور سب کے
طفیل سے مجھہ سیہ کار پر بھی اوس وقت اعانت فرماکر بشارت خاتمہ بالخیر سنانا
اور زمرۂ صالحین مین محشور فرمانا - آمین یا الہ العالمین بحرمت سید المرسلین واہلبیتہ
الطاہرین - یا ابواب بہشت اول دست حضرت خواجۂ کائنات ؐ سے انکشاف
پائینگے - بہشت کے ایک ایک دروازہ سے ستر ہزار یا سات لاکھ راوی اس
حدیث کو شک ہوا ہے کہ حضور صلعم نے وہ فرمایا یا یہہ - برابر ایک دوسرے کا
ہات پکڑے ہوئے ہر بار قطار در قطار امتیان سید مختار سے داخل بہشت ہونگے -
اور امت مین سے ہر شخص کو یہہ معلوم ہوگا کہ ہمارے حضرت ہی ہمارے
قریب ہونڈہے کے تشریف رکھتے ہین - کیا شفقت احمدی بر امم ہے ؎

ہزاران درود و ہزاران سلام	نبی الورے پر رہے تا دوام

صحابہ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ جب اس قدر مجمع کے ساتھ چلین گے
تو بہشت مین اپنے اپنے مکان کو پہچان لینگے - آپ نے فرمایا جب تم جمعہ
کی نماز پڑہکر گہرون کو جاتے ہوئے کیا اپنے گہرون کو بھول جاتے ہو کہا یا
رسول اللہ نہین - فرمایا اس ہی صورت اوس وقت ہوگی -
بعد دخول بہشت و دوزخ سب کے سامنے موت کو ذبح کرکے ساکنین دوزخ
و بہشت کو کہدیا جائیگا کہ تمکو ان مین ابدالاباد رہنا ہے - آیا ہے کہ اگر اہل

Marfat.com

دوزخ سے یون کہا جاتا کہ تمکو بقدر سنگریزہ دنیا دوزخ مین رہنا ہوگا ہر آئینہ خوش ہوتے۔ اور اگر اہل جنت سے یون کہا جاتا کہ تمکو بقدر سنگریزۂ دنیا جنت مین رہنا ہوگا کمال مغموم ہوتے کیونکہ ان کی مدت محدود ہے اور اس کلام مین بالکلیہ امید قطع ہو گئی۔ پس جنتیون پر روز بروز قربت و نعمت مزید۔ اور دوزخیون پر دن بدن ذلت و عقوبت بڑھتی رہے گی۔ جنت مین تکالیف شرعی صوم و صلوٰۃ وغیرہ کی انسان پر کچھ نہ ہوگی لیکن اہل جنان باہمی ملاقات پر تحیہ مین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ اور نعمائے جنان پر شکریہ مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ رواہ الترمذی۔ نہین ہے ہمسے جو چھوٹون پر رحم نہ کرے اور بڑون کی توقیر نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے۔ **اخلاق و آداب بزرگان** سے ہے۔ عامل اس کا دارین مین فلاح پاوے گا۔ برائے استفادہ مسلمین قلم بند ہے۔

حافظ شیراز فرماتے ہین ؎

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تردارند	جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

با حق باصدق۔ با خلق بانصاف۔ با نفس بقہر۔ با بزرگان بخدمت۔ با خوردان بشفقت۔ با درویشان بسخاوت۔ با دوستان بنصیحت۔ با دشمنان [illegible] با جاہلان بخاموشی۔ با عالمان بتواضع ؎

بادب باش تا بزرگ شوی	کہ بزرگی نتیجۂ ادب است
ادب تاجیست از لطف الہی	بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

Marfat.com

۵	از خدا خواہیم توفیق ادب		بے ادب محروم گشت از فضلِ رب	
	اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ		لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ	

کلام از حضرت شیخ عطار رح ۵

بر ہمہ کس نیک باشد چار چیز	با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
اوّل آن باشد کہ باشی رادگر	ہم زعقلِ خویش باشی باخبر
با شکیبائی تقرب کردنست	حرمتِ مردم بجا آوردنست

مسلمانوں کو یاد ہونا فرض ہے۔ چونکہ قیامت میں سایر کواکب مکدر اور آفتاب و ماہتاب بے نور کر دیئے جاوینگے۔ اُس روز صرف اپنے اپنے ایمان کی روشنی میں ہر ایک انسان کو ظلمت شب تار طے کرنی ہوگی۔ لہذا وہ دس شرائط ایمانی نیچے بیان صریح کر دیئے گئے ہیں کہ ہر مسلمان ان نا واقفان سمجھا گیا تا اہل ایمان کو لامع انوار اولیاء اللہ سے موافقت و الحاق اور زمرہ صالحین میں حشر ہونے کا شوق رہے۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا کیونکہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ روز آخرت آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے دُنیا میں محبت رکھتا تھا۔ پس اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ سے آگاہ و واقف ہو کر لذائذ نور ایمان کی حفاظت اور اُسکے قیام و افزونی کی ہر دم سعی موفور بدل۔ اور اوسکے تنزل و زوال کی ہر وقت فکر نہایت دامنگیر ہے۔

وہو ہذا۔ شرائط ایمانی۔ شرط اوّل۔ حق تعالیٰ جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ کی بزرگی بڑائی عظمت نگاہ رکھنا۔

شرط دوم۔ اللہ تعالیٰ کو اور اُسکے دوستوں کو دوست رکھنا۔

Marfat.com

شرط سوم۔ ہر امر مین اللہ تعالےٰ پر توکّل و اعتماد کرنا۔
شرط چہارم۔ اللہ تعالےٰ کے دیدار شریف کا شوق رکھنا۔
شرط پنجم۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کا اُمیدوار رہنا۔
شرط ششم۔ اُسکے قہر و غضب سے ڈرتے رہنا۔
شرط ہفتم۔ سب احکام شریعت کے قبول کرنا۔
شرط ہشتم۔ جو چیزین اللہ تعالےٰ نے حلال کی ہین اُنکو حلال [illegible]۔
شرط نہم۔ جو چیزین اللہ تعالےٰ نے حرام کی ہین اونکو حرام [illegible]۔
شرط دہم۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر سے لذّت و آرام پانا۔ اور [illegible] انکا [illegible]
وضد کا اعتقاد کرنا اور عمل مین لانا کُفر ہے اگرچہ [illegible] [illegible]
ایک ہی شرط کے ساتھ ہو۔ اور واضح ہو کُفر ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا [illegible]
اگر خدانخواستہ کسی مسلمان سے ایسا امر پیش آجاوے تو اوسکو لازم ہے کہ فوراً
دو گواہونکے سامنے توبہ و استغفار کے ساتھ بشرائط تمام اپنے ایمان و اسلام
کو تازہ کرکے بی بی سے دوبارہ نکاح پڑھا لے ورنہ بصورت عدم توبہ و
تجدید نکاح [illegible] وجہ سے صحبت کرنا ہمیشہ زنا ہوتا رہیگا۔ اور [illegible] حالت کی اولاد
ولد الزنا کہلا [illegible]۔ اور گو وہ اپنے کو مسلمان کہلاتا [illegible] اللہ تعالےٰ کے
نزدیک مومن نہین رہتا۔ نعوذ باللہ من عود الکفر۔
اور کفر کے عذاب کی شرح جیسا کہ آیات کلام اللہ اور [illegible]
وارد ہے یہان تحریر مین نہین آسکتی کیونکہ اس کتاب [illegible] [illegible] دوست [illegible]
سے متعلق ہے۔ اور بہرکیف اس تحریر بالا سے ہر شخص اپنے ایمان کا موازنہ کر [illegible]

Marfat.com

حدتک ہے پورے طور سے آپ ہی کرسکتا ہے۔ اور مہربانِ اُمّت نے فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ بعد مُسلمان ہونیکے کفر مین جانے کو ایسا بُرا سمجھو جیسے اپنے تئین آگ مین چلنے سے خوف کرتے ہو۔

اسلام تمام نیکیون کی اصل ہے جو دین اسلام مین داخل ہوا وہ حق تعالے کے ظلِّ عاطفت مین آگیا۔ پس اُس سے گل برگ و بار عمدہ ہی برآمد ہونگے۔ یعنی اعمال حسنہ۔ اور معاملہ اوس کا نزد خداے غفّار یہ ہے کہ نیکی قبول گناہ معاف اور کُفر تمام بدیون کی جڑ ہے۔ اس سے فوق و اعلیٰ کوئی گُناہ نہین پس اہلِ کفر رحمتِ خداوندی سے دُور اسکے ہمگی ثمور تلخ اور اجزا خار وغیرہ نمونہ نمایان۔ یعنی اعمال کفریہ و افعال معصیہ۔ اور نتیجہ اس کا نزد خداے قہّار یہ کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

کسانِ ذیل بفرمان جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اور پُل صراط پر نور پاوینگے۔ جو لوگ اندھیرے مین مسجدون مین نماز کو جاتے ہین اوس روز پورا نور عطا ہوگا۔ جس مردِ صالح کی دُنیا مین بینائی جاتی رہی اوس روز نور ہوگا۔ اور جمعہ کے روز سورۂ کہف پڑھنے والے کو قدم کے نیچے سے آسمان تک نور نمایان ہوگا۔ اور مجاہد خدا کی راہ مین تیر چلانے والے کو نور ہوگا۔ اور دُنیا مین مُسلمانون کی سختی دُور کرنے والے کو اوس روز شعلۂ نور ہمراہ ہوگا۔ اور بازار کے ذکر خدا کرنے والے کو اوس روز ہر بال سے نور ہی نور عیان ہوگا۔ اور ایمان و نماز و عملِ صالح خود ہی نور ہین۔ جیسے۔ کُفّار اور مُنافقین۔ اور ظالمین۔ اور اہل عصیان غیر تائبین یہ تمام بالکلیہ سیاہی اور تیرگی مین ہونگے۔ اور فرمان خاتم

Marfat.com

الانبیاء علیہم السلام و علیہ التحیۃ قیامت مین ارباب ذیل بے حساب داخل جنت ہونگے کہ جنکے چہرہ ماہ شب چہاردہم یعنی چودہوین رات کے چاند کے مانند تابان ہونگے اور وہ متوکلان خدا ہونگے کہ جو دنیا مین تو اہمہ شرکیہ یعنی نہ جہاڑ پھوک کرتے تھے۔ اور نہ بیماری مین بدن داغتے تھے۔ اور نہ شگون بد کے معتقد تھے۔ اور رنج و راحت مین شکر خدا بجالانے والے۔ اور شہداء فی سبیل اللہ۔ اور شب خیزان۔ اور وہ لوگ کہ جس کسی نے اونپر ظلم اور بدی اور جہل کیا اونہون نے تحمل کیا اور بخشدیا۔ اور جو اوپر طاعت الٰہی اور معصیت و گناہ پر صبر کرنے والے ہین۔ اور متحابون فی اللہ یعنی وہ صاحبان کہ بلا اغراض و حصول مطالب دنیوی محض اللہ کے واسطے باہمی دوستی اور ملاقات کرنے والے تھے۔ اور جو رنج و مصیبت مین صبر کرتے ہین۔ اور جو بیچ حج و عمرہ کے مرے۔ اور اہل عرفان و احسان۔ و طالبان علم۔ اور وہ عورت کہ فرمان بردار شوہر کی ہو۔ اور پسران باپ کے ساتھ نکوئی کرنے والا۔ اور وہ آدمی کہ محتاجی سے بجز ایک کپڑا اور ایک قسم کے خور و نوش کے سوا دوسرا نہ رکھے۔ اور وہ شخص کہ دنیا سے بے رغبت رہے۔ اور وہ شخص کہ خوف خدا سے رووے یہ سب بے حساب داخل بہشت ہونگے۔ صدقت یا رسول اللہ یون تو کل امت محمدیہ رحمت للعالمین کی شفاعت کی امیدوار ہے۔ الا یہ مخصوص شفاعت کے بیشتر حقدار ہونگے

اوس روز اوس کسی کے حق مین ہوگی جسنے درود شریف کی آپ پر کثرت کی۔ اور جو اذان سنکر دعا۔ اللّٰھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ پڑھے

Marfat.com

اور جو مدینہ منورہ کا رہنے والا سختی کی حالت مین وہان کا رہنا نہ چھوڑے۔
اور جو مدینہ طیبہ یا مکہ معظمہ مین مرے۔ اور جسنے حضور انور کی قبر مبارک کی زیارت
کی۔ اور جسنے روز جمعہ و شب جمعہ مین درود کی کثرت کی۔ اور جسنے بعد نماز
فجر و مغرب دس دس بار آنجناب پر مدام تحفہ درود کا بھیجا یا ۔ ۔ ۔ ر قبر مین اپنے
پڑھنے والے کی جو بعد نماز عشا ہمیشہ پڑھتے ہین سورۂ ملک یعنی تبارک الذی
شافع ہو گی۔ اور عذاب موقوف کرے گی۔ اور جنکے چھوٹے بچے مر گئے ہین
قیامت مین شفاعت کرینگے۔ اور ہر نیکی حتیٰ کہ ایک لوٹا پانی بھر کر اگر دنیا
مین کسی کو دوستی کے واسطے دیدیا ہو گا تو اتنا ہی سا فعل نیک قیامت کے
دن عمدہ صورت کے ساتھ آکر شفاعت کرے گا۔ اور قرآن۔ اور روزہ۔ اور
نماز۔ اور صدقہ۔ اور حجر اسود جسنے اوس پر مس کیا یا بوسہ دیا۔ یہ تمام اپنے
اہل کے اوس روز شفاعت کرینگے۔ باذن اللہ۔ اور قیامت کے دن شہیدون
کو خون آلودہ اوٹھاوینگے جنکے زخمون سے مشک کی خوشبو آوے گی۔ اور پلۂ
میزان مین سیاہی علماء کی خون شہداء پر غالب آوے گی۔ اور ایک عالم شیطان
پر زیادہ بھاری ہے ہزار عابدون مجتہد سے اور ہزار پرہیز گارون سے۔
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ
مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُّجْتَہِدٍ وَّاَلْفِ وَرِعٍ۔ اور اولیاء اللہ کو بہشت مین ہر آن
دیدار پروردگار رہے گا جیسا دنیا مین ہر لحظہ حضوری بے نیاز رہتی تھی۔ اور
اسپان و ناقہ ہاے بہشتی پر سوار ہو کر جنان اعلےٰ مین جہان طبیعت مرغوب
ہو گی بالنوار جمال سیر فرمایا کرینگے کہ جو بول و سرگین سے پاک ہونگے۔ اور

Marfat.com

جہان تک چشم نظر اور حد بصر پہونچے گی اُن کا ایک قدم ہوگا۔
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ نے فرمایا کہ انکو نکے واسطے قیامت مین باب ہشت بہشت مفتوح ہونگے جنہنے بعد وضو کلمہ شہادت پڑہا۔ اور شائقین نماز پنجگانہ اور روزہ دار ماہ رمضان۔ اور دہندہ زکواۃ۔ اور پرہیز کرنے والا ہفت گناہ کبیرہ سے (وہ سات کبیرہ گناہ ہم اوپر حدیث مین نقل کر آئے ہین) اور واسطے اوس کے کہ جس کے تین لڑکے مرگئے ہون۔ اور بیچ حق اوس شخص کے کہ پیاسے کو پانی پلاوے۔ اور بھوکے کو شکم سیر کرے۔ اور وہ عورت دیندار پارسا یعنی اپنے خاوند کے واسطے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی کمال مطیع فرمان رہے۔ اور جس شخص کو چالیس حدیثین یاد ہون کہ جنکے سُننے سنانے سے مسلمان عمل کرنے والے منتفع اور فیضیاب ہون (چاہئے اسی کتاب مین سے کہ چہوٹی چہوٹی اور بہت صحیح ہین حدیثین یاد کرلے جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہین اور بلحاظ احادیث قولی کے لانے کا انضباط و اہتمام کیا گیا ہے) اور وہ شخص کہ جسکے دو لڑکیان۔ یا دو بہنین۔ یا دو پہوپیان ہون اور اونکو بشفقت جان پرورش کرے۔ اور جس زن نے سات روز اپنے شوہر کی خدمت کی اور مرگئی ایسی حالت مین کہ شوہر اوس کا اوس سے مرتے دم تک راضی رہا۔ تو غرض ان مین سے ہر ایک کے لئے قیامت میں بہشت کے کھولے جاینگے اور ہر دروازے سے ندائے طلب آویگی جس جا ہے جس دروازے سے داخل بہشت ہو۔ بالکل نعمائے الطاف نامتناہی اور نوازشات و رحمت یزدانی مین ہونگے۔

Marfat.com

بادشاہ عادل جسنے طاعت مین عمر بسر کی جس کا دل مسجد مین لگا رہا - اللہ کے واسطے دوستی کی - یادِ خدا مین رویا کسی زن جمیلہ نے زنا کا ارادہ کیا اور یہ محض خوف خدا کر کے اس فعل سے گریزان ہوا - پوشیدہ صدقہ دیا ایسی حالت مین کہ ایک ہات کی خبر دوسرے ہاتھ کو نہو ئی -

قیامت کا ایک دن کہ درازی مین پچاس ہزار برس کا ہوگا اور آفتاب قریب بسر - الغیاث والامان - اہل محشر مانند دیگ جوشیدہ ہر شخص اپنی کردار نا لقدمت کی بازپرس سے سینہ فگار کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے مگر عالمین والاتمکین محررہ ذیل اوس روز زیر سایہ عرش معلی کے فرحان وشادان ہونگے - دوام ذاکران باللہ - حکام عادلان خلق اللہ - اعلام معلمان کتاب اللہ - راحمان بر ضعفا - عزیز پیدلان از خدا محبان با صلحا - متصف بہ حسن اخلاق - وغیرہ - او مسلمان ادنٰی بہشتی رسا ئیدہ اپنے اپنے صدقات اور اعمال صالحہ کے سایہ مین کھڑے ہونگے -

	جز ترے کون چارہ گر ہوگا فتح جنت کا جسنے در ہوگا		مجھہ گنہگار کا خدا وندا او شفیع الامم سے ہی امید

بہشت مین مکانات و قصور زر و نقرہ جنمین موتی و جواہرات جڑے ہوئے اور اونکے بالاخانے سرخ یاقوت اور سبز زبرجد کے نہایت شفاف اور بحال تابندہ ہین اور وہ ان لوگون کیلئے تیار ہوئے ہین مسجد بنانے سے مسلمانون کی فکر کرنے سے - نماز باجماعت اخلاص سے پڑھنے سے - جھوٹ بولنا ترک کرنے سے - نماز سنن غیر موکدہ پڑھنے سے

فرزند کے مرنے میں صبر کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے۔ ایام چہارشنبہ۔ وپنجشنبہ۔ وجمعہ کو روزے رکھنے سے جمعہ کے دن اور شب جمعہ میں سبح رہ دخان پڑھنے سے۔ نماز میں مصدا لسنہ ہوتے۔

بہشت میں سونا چاندی کے درخت جنکی شاخ وبرگ مروارید و زمرد کی ہیں اور وہ ان اعمال سے لگتے ہیں۔ تسبیح۔ وتہلیل وتحمید وتکبیر۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے سے ہر چہار کلمہ مسطورہ میں جدا گانہ ایک ایک کلمہ پر درخت روئیدہ ہوکر نصیب وقایم ہوتا ہے۔ کلام اللہ ختم کرنے سے چمنستان خلد اوگ کر آراستہ ہوتا ہے نیک کام کی طرف قدم اوٹھا کر چلنے سے کہ قدم قدم پر ایک ایک درخت لگتا ہے دنیا میں للہ راحت رسانی عباد اللہ کی غرض سے باغ ودرخت لگانے سے وغیرہ

وغیرہ ان عملوں سے پلہ میزان حسنات بھاری ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے سے نصف میزان بھرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے تمام ترازو پر ہوتی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے وزن میزان راجح ہوگا۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہنے سے پلہ جمیع خلائق سے گران وبھاری نکلے گا۔ اور ولد صالح کے مرنے پر صبر کرنے سے اور علم دینی سکھانے سے وغیرہ۔

ان عملوں والے لوگ باسانی وکامرانی پلصراط سے گذرینگے

اوستاد کے باعث مسلمانان اہل حاجات کی سعی وسفارش پہونچانے والا۔ صدقہ وخیرات دینے والا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کو اتباع اور سنن ہدا کی تعلیم کرنے والا۔ قضائے الٰہی پر راضی رہنے والا۔ ہر وقت ذکر خدا میں اپنی

Marfat.com

زبان تر رکھنے والا۔ تقوی ٰ بجالانے والا۔ کفار سے مسلمانون کا نگران رہنے والا۔

یاددا شت ضروری اور اصل بات یہ ہے

دنیا بمنزلہ دوزخ ہے۔ اور اسپر احکام شرع شریف او امر و نواہی جال کے مانند سر بسر سلاسلات مین تنے ہوئے ہین وہ نمونہ پلصراط ہے پس اگر بعون اللہ کوئی مسلمان اس صراط دنیا سے بغیر ارتکاب گناہ و منہیات اپنے تئین سلامتی کے ساتھ گذر گیا۔ وہ آخرت مین صراط دوزخ کو بھی بآسانی تمام طے کر جائیگا۔ بلکہ اوسکے حق مین وہ پل وادی کشادہ اور صحرا وسیع بنجائیگا۔ اور اگر نعوذ باللہ یہان حدود قوانین الٰہیہ اور دائرہ آئین شرعیہ کو اپنی بے پرواہی سے توڑ گیا اور ان امور کی بزرگ داشت نہ کی یعنی مرتکب ذنوب آلائش ناسزا۔ اور آغشتہ فعول ناروا رہا وہ وہان کے صراط نار سے بھی ضرور پھسل جائیگا۔ اور اوسکے حق مین وہ پل تیز تر از دھار خنجر اور باریک تر از موئے سر نظر آئیگا۔ غرضکہ یہین کے عمل قبیح و حسن کا وہ سارا اخذ و نتیجہ ہے ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو
این چنین گفتست پیر معنوی	کاے برادر ہر چہ کاری بدروی

در حقیقت ہر کس باندازہ اپنے ہی اعمال حسنات سے جنت مین باغ و قصور تیار پائیگا۔ اور بدکار اپنے ہی افعال خرابات سے قبر و حشر مین کژدم و مار اور سوزندہ عقوبت نار کو حاضر پائیگا جیسا کہ ہم اوپر رقم کر آئے ہین ؎

یہین کی ہار ہے اور یہین کی جیت

وجہ یہ ہے کہ ہم نے جو سیکھا ہے وہ کرتے ہیں

Marfat.com

غیر محرف کس پیغمبر کو ایسی کتاب دیگئی۔ قال اللہ عزوجل۔ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ (ترجمہ) کہہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اسبات پر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور اگرچہ مدد کرین ایک کی ایک۔

کس اُمت کو ایسے نبی کریم خلق عظیم والے ملے۔ قال اللہ عزوجل۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ (ترجمہ) البتہ آیا ہے تمہارے پاس ایک رسول تم مین سے دشوار ہوتی ہے اوسپر جو رنج مین پڑتے ہو تم حریص ہے تمہارے اسلام پر ساتھ مومنون کے مہربان ہے رحم کرنے والا۔

اُمتانِ مصطفےٰ طوبا لکم	۵	پیروانِ مجتبےٰ بشرا لکم
یا سید الانام درود جناب تو		ورد زبان ماست ہمہ سال صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما ز دور	۵	در دست ما ہمین صلوۃ ست والسلام
دل سے جسے محبت خیر الانام ہے		واللہ اوسپہ آتش دوزخ حرام ہے

باقی فضائل ماحصل آیتہ۔ مدارک۔ و معالم التنزیل و بغوی وغیرہم تفاسیر کے ملاحظہ فرمانے سے حاصل ہو سکتے ہین۔

کس امت نے جناب باری سے ایسی اشارت پر بشارت پائی۔ قال اللہ عزوجل۔ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (ترجمہ) تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئے ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور ایمان

Marfat.com

لاتے ہوا اللہ پر۔

باب بخشش اور ساحل نجات پر یون ارشاد ہوا۔ قال اللہ عزوجل۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ
غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (ترجمہ) اور
جوکوئی ڈھونڈے دین محمدی کے علاوہ اور دین تو اوس سے ہرگز نہ قبول کیا
جائیگا اور وہ آخرت مین خسارہ پانیوالون سے ہے (یعنی دوزخی ہوگا)۔

دین حقہ سے آگاہ فرمایا۔ قال اللہ عزوجل۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (ترجمہ)
تحقیق دین نزدیک اللہ کے دین اسلام ہے۔

حاجب اللہ۔ شیطان رجیم جنی کا پتہ بتلایا۔ قال اللہ عزوجل۔ وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔ (ترجمہ) اور جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ
کرو آدم کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس بھاگ نکلا اپنے رب کے حکم سے کیا پکڑتے
ہو تم شیطان کو اور اوس کی اولاد کو دوست سوا میرے اور وہ (یعنی شیطان
اور اوس کی ذریت) تمہارے دشمن ہین برا ہے ظالمون کے واسطے بدلا۔

دنیائے غدار کے زور سے خبردار کرایا۔ قال اللہ عزوجل۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ
يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (ترجمہ) جان لو سوائے اسکے نہین

Marfat.com

کہ زندگی دُنیا کی کھیل ہے اور تماشا اور آرائش اور فخر کرنا باہم اور کثرت ڈھونڈنی مال مین اور اولاد مین (اب حق تعالیٰ اسپر دُنیا کی ایک مثال بیان فرماکر زیان اُخروی کو متنبہ کرتا ہے) جیسے مثل ہے آب باران کی تعجب اور خوشی مین اتا ہے اوس کے اہل کو سبزہ اوگنا اوس کا پھر دیکھے تو اوس کو زرد دکھپر ہو جاتی ہے خشک ریزہ ریزہ ہے ٥

چند روزہ زندگی آخر فنا آخر فنا

اور آخرت مین عذاب سخت ہے اور بخشش ہے اللہ سے اور رضامندی اور نہین ہے زندگی دُنیا کی مگر پونجی ہے غرور کی (اگر مال و دولت پر غرور و تکبر کیا دُنیا ہے۔ اگر کسی غریب و محتاج کو بنظر ذلت و حقارت دیکھا دنیا ہے۔ اگر زکوٰۃ و صدقات دینے مین بخل و خست کی دُنیا ہے۔ اور ان سب کا عذاب و گناہ ہم اوپر حدیثون مین درج کر آئے ہین عمل کرنے والون کے حق مین کتاب شرا گویا رہبر شفیق اور مرشد کامل ہے۔ اور بندۂ نفس و مرید شیطان سے کلام نہیں

عذابِ حشر جب ہوگا کھلینگے دیدۂ باطن

٥ بر تو باید اے عزیز پرہنر	اگر چنین مکارہ باشی پرحذر	

مگر ہان جب اس کو دائرۂ حدود شرعیہ پر منطبق کیا تو یہہ دُنیا نہین بلکہ ہر صورت مین وسیلۂ نجات عقبیٰ اور نتیجۂ درجات علیا کا باعث۔

سردار دارین فرماتے ہین اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْھَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ + ذکر الٰہی کو حضور اکرمؐ نے دُنیا سے مستثنےٰ فرمایا پس جو اسباب اسکی معاونت سے وابستہ ہین یہ تعلق مدافیت خلوص دُنیا سے خارج ہے حضرت

Marfat.com

معنوی اسی حدیث کی شرح مین لائے ہین ؎

اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند	روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہلِ دنیا چہ کہین و چہ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین

آگے فرمایا ؎

چیست دنیا از خدا غافل شدن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اتباع سید المرسلین پر کمال مبالغہ۔ قال اللہ عزوجل۔ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ (ترجمہ) جو تمکو رسول نے دیا اوسے لو اور جس سے منع کیا اوس سے باز رہو ؎

درین بحر جز مرد داعی نرفت	گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند	برفتند و بسیار سرگشتہ اند
خلافِ پیمبر کسے رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا	توان رفت جز بر پئے مصطفےٰ

حضرت شیخ کے کلام کے مطابق نیز مضامین اشعار درج ذیل ہین ؎

[illegible] سنتِ گرامی سے	ہے شرف آپکی غلامی سے
جو کوئی پیرو رسول نہین	اسکی طاعت کرے قبول نہین

دیگر ؎

اگر چہ اڑتا ہو ہوا پر راتدن	ترک سنت جو کرے شیطان گن

خوبی اسلام سے ہے۔ امت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام مین ہمیشہ اولیا اللہ کا بکثرت پیدا ہوتے رہنا۔ صاحب سفینۃ الاولیا نے علیہ وعلیہم الرح

Marfat.com

اُنکے مراتب واعداد کی اس طرح تصریح فرمائی ہے۔ واز کتب مشائخ تحقیق نمودہ شد کہ چہار ہزار اولیاء اللہ اند کہ ایشان را مکتومان گویند و ایشان مر یک دیگر را نشناسند و جمال حال خود را ندانند وسی صد تن دیگر از سرہنگان درگاہ حق اند کہ ایشان را اخیار گویند و ہفتاد تن دیگر را رحیون نامند و چہل تن دیگر را ابدال خوانند و ہفت تن دیگر را ابرار گویند و چہار تن دیگر اوتاد نامند و سہ تن دیگر را نقبا خوانند و دوی دیگر را امامان گویند و امامان در یمین و یسار قطب باشند و یکے را ازین طائفہ قطب و غوث نامند و این جملہ یکدیگر را بشناسند و با ہم محتاج باشند و جماعہ دیگر را مفردان گویند کہ ایشان از ہمہ ممتاز و بے نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبہ ایشان مابین نبوت و صدیقیت باشد۔ اولیاء اللہ زالیان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارد واز زمین نباتات بصفائے احوال ایشان میروید انتہیٰ۔ اور حدیث قدسی میں حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَوْلِیَائِی تَحْتَ قِبَائِی لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ یعنی میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں اُن کو میرے سوا کوئی نہیں پہچانتا۔ اور اَلْوَلِیُّ یَعْرِفُ الْوَلِی۔ جسکو فارسی میں۔ ولی را ولی می شناسد۔ اور ہندی میں ولی کو ولی پہچانتا ہے۔ زبان زد عوام و مشہور عام ہے۔

اولیاء اللہ کے مدارج تو معلوم ہو گئے۔ لیکن اولیاء اللہ کا مرتبہ ... نہ بڑھادے کہ مراتب حضرات انبیا علیہم السلام سے تجاوز کر جائے گا۔ ... اولیاء اللہ میں تفاوت ہے جیساکہ مذکور ہوا۔ کیونکہ کوئی ولی کتنا ہی بڑھ جائے صحابیؓ کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور صحابیت کے مرتبہ سے مرتبہ نبوت

بالا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے تساوی المراتب کا مذکور نہین مقصود جمعیت معتقدین ہے کس واسطے کہ حضرات انبیا علیہم السلام حامل وحی ہین۔ و نیز نبی معصوم اور ولی محفوظ۔ علے ہذا۔ نبی۔ رسول۔ مرسل۔ خاتم۔ ہر چہار مین ایک کی دوسرے پر فضیلت ہے۔ قولہ تعالی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م۔ اور خاتم الرسالت کے فضائل پیغمبران ہر سہ درجات معلومہ پر ازبس اعلی و فائق ہین تحفۃ الفقراء مین معجزات و کرامات کی توضیح بیان مین ناظرین مشتاقین کو نبوت و ولایت کی حقیقت تفریق مناصبہ عیان ہو جاویگی۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ حضور اکرم کو بڑائی مین اتنا تفوق وطول نہ دے کہ نوبت الوہیت یعنی بخدائے علیم پہونچے جیسے یہ شعر

ذاتِ تو ذاتِ خدا جان جہان فرمان تو		احمد بے میم نام تست اے عین احد

اور تو یہ

خود خدائی میکنی خود میکنی پیغمبری

یہ کلام ملحدانہ ہے جب تحقیق قبیح و حسن سے کچھ مس و علاقہ نہین اور حفظ مراتب بالائے طاق تو ایسی نظم و نثر الحق واجب الاحراق۔ اور اسی قسم کے اشعار اردو فارسی دواوین و رسایل میلاد مین اہل دید بکثرت پائینگے جنکو میلاد خوان بتبدیع زبان انتخاب کرکے محافل میلاد مین جا بجا پڑھا کرتے ہین۔ علی ہذا مجالس کذائیہ منعقدہ قابل ازالہ و انتشار در خواندگان لائق زجر و توبیخ بے تکرار اول تو نفس میلاد ہی مین کلام ہے دیکھو براہین قاطع مولنا خلیل الرحمن صاحب انبہٹوی حال مفتی و مدرس اعلی مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور اور جس طرح فی زمانہ پڑھنے کا رواج ہے شرائط علماء مجوزین کے بھی خلاف ہے۔ غرضکہ اسیطرح علوم و عقاید دینیہ سے محض بے خبر شعراء متقدمین و متأخرین نے بے سمجھے بوجھے لینی کیا اور کیا۔ لکھہ ڈالا ہے شعراء متکلمین خلاف شرع و مداحین بے

اصلاح بہر عیاں اعمال خواندان زمان

Marfat.com

کی مذمت کلام اللہ و حدیث رسول اللہ میں صریح موجود ہے۔ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ الآیہ۔ اُحْثُوا التُّرَابَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ الحدیث۔ بلکہ السون کو جہال محمود الحال کہے تو انسب و الیق ہے۔

فضائل مصطفیٰ ﷺ - کلام اللہ شریف میں بکثرت وارد ہیں۔ رب العزت نے آپ کو کمال محبت کے ساتھ عمدہ عمدہ القابوں و خطابوں اور بزرگی و علو شان سے یاد فرمایا۔ آپ کی حیات مبارک کی قسم کھائی لَعَمْرُكَ۔ آپ کے چہرہ انور اور روئے مبارک کو روز روشن اور زلف سیاہ کو شب دیجور سے تشبیہ دیکر بقسم فرمایا۔ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى۔ آپ کے وجود باجود سراپا مقصود اور مظہر ذات شریف کو ہر معدن لطیف کو موجب امان جہان و دفع عذاب خلق اللہ بتلایا۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ۔ طٰهٰ۔ يٰسٓ۔ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ ... وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ الٓمٓ۔ عنایات امم۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ الٓمٓ بحروف مقطعات وغیرہ وغیرہ۔ اور اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ معبود عالم و مسجود ملائک نے آپ پر ارسال تحفہ صلوٰۃ میں ملائکہ سے سبقت فرمائی اور مومنین کو حکم دیا کہ آپ پر درود و سلام بھیجتے رہیں۔ کقولہ تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

فضیلت درود شریف بدرجہ اعلیٰ و اتم - قرآن مجید پر ناطق ہے۔ ایک وامر اور دوسرے نواہی لیعنی حق تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ یا کسی کام کے ارتکاب سے منع کا حکم لگاتا ہے۔ مثلاً اَقِیْمُوا

الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ - نماز پڑھو - اور بشمار نصاب اپنے مالون سے - زکات ادا کرو -
یا - کُلُوْا وَاشْرَبُوْا - کھاؤ اور پیو تم - علیٰ ھٰذا - اَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا + وَلَا تَقْرَبُوا
الْفَوَاحِشَ - اور اُسکے ساتھ کسیکو شریک مت کرو - اور بُری بات کے قریب
مت جاؤ - وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ - وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ
اور یتیم کے مال سے علیحدہ رہو - اور نہ کھاؤ تم آپس مین مالون کو ایک دوسرے
کے جھوٹ و فریب سے - نہ یہ کہ ہم بھی تمہارے ساتھ خورد و نوش - اور صلوٰۃ و زکات
ادا کرنے مین شریک ہین - اور امور مناہی کے اجتناب کی بجا آوری مین معیت رکھتے
ہین وغیرہ وغیرہ - لیکن ارسال تحفۂ درود حبیب رب الودود مین ملک القدس نے
ملایک اور مومنین کے ساتھ اپنی شرکت اظہار فرمائی - بلکہ ان سب پر اپنی سابقیت جتا بی -
واہ کیا شان احمدی ہے - علیہ الصلوٰۃ والسلام یا سید البشر و یا خیر الانام من المذنب
المعتذر الی یوم القیام - بفضلک ذکر یک یا مالک العلام - اور جہان حضور کا نام نامی و
اسم گرامی آیا وہان کلمہ رسول کو شامل کر دیا - جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - تا صاف واضح ہو
جاوے کہ جنکا اسم شریف و نام لطیف محمد ہے وہ اللہ کے رسول ہین - کیونکہ رسالت
سے بڑکر بشر مین کسی کا مرتبہ نہین اور آنجناب کو تو مصداق اس کے سمجھنا چاہیے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ آپ کے نام مبارک ہی کی برکت سے
قبول ہوئی - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا مین کہا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّتِ
مُحَمَّدٍ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کے آنے کی پیشتر خوشخبری سنائی - وَمُبَشِّرًا
بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط روز میثاق جملہ انبیا علیہم السلام سے

Marfat.com

آپ کی حرمت و تعظیم کا اقرار لینا۔ اپنے اپنے وقت مین انبیا علیہم السلام آپکی برابر تعریف وثنا بیان کرتے رہے۔ کذا فی المدارج النبوۃ۔ و روضۃ الاحباب۔ و مواہب لدنیہ و شواہد النبوۃ۔ وغیرہم کتب السیر۔ تحفۃ الفقرا مین آنجناب کے نور مبارک سے لے کر تا دخول بہشت ہر ایک بیان کی عمدہ طور سے تشریح کی ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن معیت مین وحدہ لاشریک نے یہ کہین نہین فرمایا جیسے مولود پڑھا کرتے ہین ۹

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

یعنی یہ کہ ذات حق جل وعلیٰ و ذات محمد مصطفیٰ ایک ہی ہے۔ اور ہم نے اپنے کارخانہ ربوبیت مین ان کو شریک کرلیا ہے۔ اور کہین یہ عبدیت ہر کو آیا۔ کما قال اللہ تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الخ۔ ایک اعرابی نے آپ کو کہا۔ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ شَاءَ مُحَمَّدٌ۔ یعنی جو اللہ اور محمد چاہین وہ ہو۔ آپ نے یہ سنکر فرمایا۔ لَا تَقُوْلُوْا وَ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ ثُمَّ شِئْتَ۔ یعنی یہ مت کہو یون کہو جو اللہ اکیلا چاہیگا وہی ہوگا۔ (مطلب یہ کہ تو نے مجھکو خدائے تعالیٰ کا شریک گردانا) و نیز حضور کرم کی تعریف مین ایسا مبالغہ نہ کرے جس مین حضرات دیگر انبیا علیہم السلام کی توہین و تحقیر پیدا ہو کہ موجب کفر ہے۔ اور آنجناب نے اس سے اپنی امت کو ممانعت فرمائی لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ

یعنی تم لوگ میری تعریف مین مبالغہ کرکے مجھکو حد سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسا نصاریٰ نے ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھادیا کہ خدا کا بیٹا بلکہ عین خدا کردیا) سوائے اسکے نہین کہ مین تو بندہ خدا ہون۔ پس کہو مجھکو اللہ کا بندہ اور اسکا رسول

Marfat.com

اِس سے پایا گیا کہ رسول کے ساتھ عبد کہلانا موجب پسند طبع حضور پُر نور تھا۔ و نیز

مصرع ؎ پردہ سے خدا خود نکل آیا شبِ معراج

یعنی برائے استقبال محبوب خود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اِس کہنے والے نے غضب ڈھایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کو مجسم بنا کر نقل و حرکت ثابت کر دی۔ خوف ہے کہیں مخالفین اسلام دشمن پائیں۔ ورنہ مولویوں کو دامن چھڑانا بھاری ہو جاویگا کہ اہل اسلام کا بھی ایسا عقیدہ ہے اگرچہ قرآن مجید کے اندر ید۔ وجہ۔ ساق۔ سمیع۔ بصیر وغیرہ حق تعالیٰ کے لئے نسبت فرمائے ہیں۔ اور رگ جان انسان سے قریب ہونا۔ اور حدیث میں ہے کہ ان اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پہ تجلی فرمانا۔ و نیز وہاں سے شب آخر میں زمین پر نزول فرمانا وارد ہے مومنین میں در آنا لیکن ان سے حق تعالیٰ کے جوارح و حواس اعضائے وسعت [illegible] وغیرہ مراد نہیں کہ صورت تکلم حرکت و سکون قوۂ لامسہ سامعہ شامہ [illegible] جہات وجود بشریہ سے تعلق ہے اور ذات باری تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَلَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ + وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ + جملہ عوارض فانیہ سے بری اور وراء الوریٰ ہے۔ غرض ہمہ تلازمات امور متشبہ بہا کو علم الٰہی پر موقوف رکھے کہ یہ آیات متشابہات سے ہیں جنپر صرف مسلمان کو ایمان لانا فرض ہے نہ انکی تاویل و کنہ و حقیقت کی تفتیش میں پڑنا۔ اور نہ اللہ جل شانہ و عم نوالہ کو ایسی صفتوں سے متصف کرنا [illegible] لائے جو صفات عباد میں موجود ہوں۔ جیسے عارف [illegible] فقیہ کیونکہ عرفان و فقاہت و عاقلیت کو سبقت جہل لازم ہے اور ذات تقدس [illegible] پاک بے نقص و لا زوال ہے۔ (کما فی کتب العقاید)

اور [illegible] تعالیٰ [illegible] ہی اپنے تئیں اولاد مشائخان و بزرگان میں ہونے پر فاخر

Marfat.com

نازان رہا کرتے ہین۔ حالانکہ اونکے اوصاف متبرکہ اور کمالات مکرمہ سے ایک شمہ نہین رکہتے اور اونکے علون سے فرسنگون دور۔ حضرت سرور انبیا نے جنابہ سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی سے مخاطب ہوکر فرمایا اَنْقِذِی نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّی لَا اَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔ چہڑا اپنی جان کو آتش دوزخ سے پس تحقیق نہین مالک ہون مین واسطے تمہارے اللہ تعالے سے کسی چیز کا (یعنی عذاب الٰہی سے نہ بچا سکون گا) اور مکرر فرمایا اعملی اعملی یعنی اسے ... دوجہان کا سامان جو کچھ ہو آپ کرلو (آہ) یعنی یہ نہین کہ بغیر منشاے ایزدی ... مین تم کو جنت مین لیجاؤن۔ یہان سے عامۂ مومنین وصلحاء قانتین کیا بڑے بڑے اولیاء اللہ و خاصانِ حق کا زہرہ آب اور جگر دونیم ہے جبتک کہ فیصلہ یوم النشور ہوکر داخل جنان نہو جائین ؎

جائیکہ شیر مردان در معرضِ عتابند	روباہ سیرتان را آنجا چہ تاب باشد

مولانا محمد حسین صاحب حیات گڑہی کا کلام تنبیہا و تعلیما یہان لکہنا بہت ہی مناسب آتا ہے۔

؎

مثلِ قمری ہر گھڑی کو کو نہ کر کہولدینگے جب قفس کا تیرے در	بس قفس سے ہے بچھڑ ہونا یار پہر جو چاہے وہی کہنا بے خطر

فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا۔ قال اللّٰہ خلاق عالم مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط وقال اللہ سبحانہ اعظم لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وقال صَعَایاہ پسرِ نوح۔ زنِ لوط۔ پدر ابراہیم ... صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہم السلام کے آقا غاسن قوم کو دنیا ہی مین غور کرلیا جائے اللہ تعالے کے عقوبات دنیوی سے باوجود مراتب رسالت نہ بچا سکے

Marfat.com

تو قیامت کا معاملہ تو از بس سخت معاملہ ہے۔ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ ۝ وَاِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ یہان سے نکلتا ہے

بندگی باید پیمبر زادگی مطلوب نیست

حضرات سادات عظام کے بھی عبرتاً دیدۂ واہونے چاہئیں ومعہذا صفات مسعود وحالات محمود بزرگان خاندانیہ سے تہی وخارج۔ بلکہ اعمال نااقبال بہ ملوثات فسق وفجور ہیں

بدنام کنندۂ نکو نامی چند

کا ملازمہ پیش آتا ہے اور ارباب فہوم کو ندامت لاحق۔ برعکس نہند نام زنگی کافور بصورت بہین حالش مپرس۔ سے گوشۂ عدم مین رخ چھپانے کو بلاتا ہے۔ اور اوس پر بھی عبرت پذیر نہون تو بجز جہل مرکب اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ جناب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ اور ہر بزرگ ہر زمانہ مین اپنی اپنی اولاد ومتعلقین کو مدام برابر ہدایت وتلقین تادیب وتعلیم یعنی معصیت وگناہ کج خلقی بداعمالی کی ممانعت شدید اور تقوی وطہارۃ نیک اخلاق۔ اعمال صالحہ کی تاکید اکید فرماتے رہے ہے۔ نہ یہ کہ تمہارے کیسے ہی افعال ہون ہم پرنازکنان بدارین کے خوف سے مطمئن ہو بیٹھو۔

ہندوستان مین بعض اضلاع کے نواح مین قومی پیرجی رہتے ہین خود کسی بزرگ سے مرید نہین مگر سیکڑون کو اپنا مرید بنالیا۔ حالانکہ مشائخ طریقت کے نزدیک منصب بیعت لینے مین پیشتر اجازت شیخ سے حاصل ہوجانا شرط ہے۔ نہ زہد وتقوے نہ علم وعمل۔ اور تو کچھ محنت ہو نہین سکتی یارون نے یہ بھی ایک پیشہ کھانے کمانے کا مثل دیگر حرفات ایجاد کرکے نذرانہ فصلانہ

Marfat.com

از جنس اناج وغیرہ وصول ذریعہ معاش سمجھ رکھا ہے۔ یا یون کہئے فروشندۂ دین غارت کنان ایمان۔ گانؤن بہ گانؤن پہر پہر اکر آہن گر نجار۔ نائی۔ دہوبی۔ اسی قسم کی قومین قریہ باش۔ یا نافہم جہال بعض نومسلم ایسے لوگون کو بہلا پہسلا کر اور دوسرون۔ بہلا پہلوا سُنوا کر باین ترغیب مُرید کر لیتے ہین کہ قیامت مین مُرید پیرجی کے جہنڈے کے زیر سایہ کھڑے ہونگے۔ اور پیرجی اپنے مُریدون کو چھٹوا کر اپنے ساتھ جنّت مین لیجائینگے۔ اور اس سے اپنی ذات مُراد لیتے ہین اور جو بے مریدہ مرتا ہے قبر مین اوس کو شیطان اپنا مُرید کرتا ہے (یہ پہلی علامت ہے دُنیا طلبی کی) جائے غور ہے حضرات انبیا علیہم السلام تو وہان خوف قیامت سے نفسی نفسی پکارینگے۔ پیرجی کو بخشش کی ذمّہ داری اور دلیری سے اس کام کے بیڑا اوٹھانے کی خبر کہان سے مل گئی۔ اور خود برگزیدۂ انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے حضرت سیّدہ کے حق مین جو جنّت کی تمام عورتون کی سردار ہین کیا فرمایا۔ جسکو ہم اوپر درج کر آئے۔

بیشتر زن و مرد ایسی باتین سُن سُن کر فتیہ بیعت مین گروہو بیٹھتے ہین۔ اور کثرت تعداد مریدان کہ اوسیقدر صیغہ موجب ازدیاد آمدنی کا ہے (یہ دوسری علامت ہے دُنیا طلبی کی) و نیز بہی کھاتہ بقال جیسا کتاب و بیاض پر طریق نشانا مقام و نام مریدان درج ہوتے رہتے ہین (یہ تیسری علامت ہے دُنیا طلبی) اور حصص وراثت گانؤن و مریدان بالغ و نابالغ پہ باہمی تقسیم ہین (یہ چوتھی علامت ہے دُنیا طلبی کی) قومی پیرجیون کا ایجاد ہے ورنہ پیری و مُریدی مین شرعًا ورثہ و سہام سے کیا تعلق۔ اور جب کوئی مقید بیعت ہوا

Marfat.com

اب تازیست پیرجی کے پھندے سے نکلنا دشوار یعنی فسخ بیعت - ہر فصل تحصیل
کے چپراسی اور سودی ڈگری سے زیادہ مریدوں پر منکر و نکیر کی طرح پیرجی کے فصلانہ
کا تقاضا سر پر سوار - طلب غلہ میں نیلے پیلے ہو ہو جاتے ہیں - چہرہ سے پسینا
ٹپکنے لگتا ہے - منہ میں جھاگ بھر آتے ہیں ؎ (...)

مریدوں کی اُدھیڑبن کھال کھنچ جانے پر

بیچاروں کا ناک میں دم ہے - الٰہی کس بلا میں پڑ گئے - اہل و عیال پر اذیت بہ فاقہ
لیکن حرام حلال جایز ناجایز کہیں سے لاؤ پیرجی کی بھینٹ ادا ہونا ضرور ہے
پیرجی کی خفگی کا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ ایسا نہ ہو کہیں پیرجی ناراض ہو کر دفتر مریدیہ
سے نام کاٹ دیں - پھر نام کا کٹنا کہ گویا فہرست عبودیت خدا اور امت سردار
انبیا سے علیحدہ ہو جانا ہے (مطالب کے فوت ہونے پر پیرجی دھمکا کر مریدی
نام کٹنے کی اکثر دہشت و دہشت دلایا کرتے ہیں) اور لطف یہ ہے کہ مرید ہو جانے کے وہ
مرشد بغیر صوم و صلوۃ اکثر شرک و کفر فسق و فجور حق تلفی دغا بازی سود خواری
رشوت ستانی بیہودہ لایعنی اتباع شیطانی سراسر گناہوں کے کاموں میں
مصروف رہتے ہیں - اور پیرجی لوگ ان باتوں کی بابت مریدوں کو کچھ پند و ہدایت
نصیحت کیوں کریں ؎

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

دال چپاتی کی مریدی ہے یا افعال گناہوں سے بچانے اور نیک کاموں پر
چلانے کی یاد رہے - ایسے پیر سگ دنیا قیامت میں خود گرفتار مصیبت ہونگے
اور مریدوں کو بھی اپنے ساتھ رکھینگے ؎

Marfat.com

ہم تو ڈوبے ہین مگر تمکو بھی لے ڈوبینگے

کہو پیر جی کچھ کبھی عقبیٰ کا ڈر ہے — دیا سدا دنیا ہی مدنظر ہے

سچ بات تو یہ ہے کہ جیسے پیر طالبان دنیا ویسے مُرید غافلان عقبیٰ سے

کند ہم جنس باہم جنس پرواز — کبوتر با کبوتر باز با باز

البتہ اثر بزرگی پیر حقانی۔ اور صلاحیت مرید صادق کی جو ان دونون کے حق [illegible] کارآمد ہوگی یہ ہے کہ حقوق [illegible] اگانہ ادا کرے [illegible] آپنے کو [illegible] وغیرہ ارکان فرایضہ شرعیہ کا التزام رکھے۔ اور تواضع [illegible] اخلاق کا [illegible] کبر و حسد بخل و ریا سے مثل تیر گریز کرتا رہے

نام حق کا کیمیا بتلانیوالا پیر ہے — مرشد دم جو کلمہ [illegible]

دین محمدیہ مین اگر بیعت وبیعت مقرر ہے تو اسیواسطے کہ نمایندہ [illegible] دین پر بکمال استقراری اور اوس پر استحکام تام و استمراری حاصل ہو جب [illegible] رہنا مقصود ہے نہ کچھ اور مطلوب۔ اور شیخ کامل او مرشد اہل دل سے [illegible] فیضان باطنی حاصل کرنا جس کسی کے حق مین توفیق ازلی شامل حال [illegible] اس سے ریاضت ومجاہدہ اور مشقت شاقہ بکار ہو کر حسنہ عرفان سے [illegible] ظہور مین آنا ہے گا [illegible] الی یوم القیامہ۔

اور بعد مین یہ سلسلہ عجیب ہے کہ کبھی کسیکا بڑا قومی پیر جیو کا مرید ہوگیا [illegible] جانبین سے اولادین پیدا ہوتی رہتی ہین یعنی نسلاً بعد نسل [illegible] کی اولادین انکی اولادون کی بلا دست بیع ہی پیر سمجھے [illegible] مُرید۔ ناظرین اوراق ہذا کی آگاہی کی غرض سے قومی پیر جی کی [illegible] کا [illegible]

Marfat.com

درج کی جاتی ہین کہ طالبین حق کے لئے مفید ہون۔ اور ایسے پیرون کی صحبت سے کہ بدتراز مارا ور فزون تراز سوزندہ نار ہین دُور بھاگین۔ اور جو مُرید ہو چکے ہین خود بیعت توڑدین اور آیندہ اِن پیرجیون کی بیعت سے کمال احتیاط رکھین۔ حضرت مولنا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

اے بسا ابلیس آدم روے ہست	پس بہر دستے نباید داد دست

پیرجی فصلانہ پر تحصیل غلہ کے واسطے دورہ مُریدان پر چلنے لگے خود پابند نماز نہ تھے بی بی نے کہہ کہہ کر تقاضے سے نماز پر آمادہ کرایا کہ مُرید لوگ دیکھہ کر کیا کہین گے پیرجی ہوکر کبھی نماز نہین پڑہتے نہ مسائل صلوٰۃ و وضو سے کماینبغی واقف نہ قاعدۂ طہارت و استنجے سے چندان خبردار۔ آخر گھر سے چلکر ایک قریہ مین ایک مُرید روغنگر کے مکان پر فروکش ہوئے۔ ایک روز حالتِ نماز مین گھروالونکی موجودگی پر پیرجی کی زبان سے کئی مرتبہ تو تو برآمد ہوا جب نماز سے فارغ ہوئے روغن گرنے دریافت کیا پیرجی صاحب یہ کیا بات تھی جو آپنے ہین نماز مین اس طرح فرمایا۔ کہا مُرید کیا بتاؤن خانہ کعبہ کے اندر دروازہ کی راہ سے ایک کتا دھسا جاتا تھا اوس کو روکا ہے۔ روغن گر آدمی سادہ لوح یہ کلام سُنکر سمجھا اُف تو ہمارے پیرجی بڑے ولی کامل ہین مگر تیلی کی عورت عاقلہ تھی جعلی کارروائی سے ماہر ہوئی اور ازراہ دانائی پیرجی کے خاصہ مین شکرانہ کا اہتمام کیا۔ اور وقت کہانا نیچے شکر اوپر چاول اوتار کر طشت پیرجی کے آگے رکہا گیا۔ پیرجی تا دیر شکر کے انتظار مین بیٹھے رہے۔ آخر بولے مُریدن اسپر شکر تو لاؤ۔ زن روغن گرنے جواب دیا پیرجی دیکھو تو شکر تو چاولون کے نیچے ہے آپنے اِتنی دُور سے کعبہ مین کتا جاتے ہوئے تو دیکھ لیا اور شکر

Marfat.com

آنکھون کے آگے ہی نہ نظر پڑی۔ پیرجی عورت کی اس گفتگو سے ازبس نادم وشرمسار ہوئے۔ جو لوگ تصنّع اور بناوٹ کسی کام مین لاتے ہین وہ ایسے ہی سدا ذلت وندامت سے اپنی عزّت وآبرو خاک مین ملاتے ہین۔ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ۔

ضلع میرٹھ کے ایک مقام مین ایک میان جی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مین ایک گانون مین نماز کی پیش امامی پر مقرر تھا پیرجی مریدون سے اپنا فصل کا اناج اگہانے کے واسطے اس گانون مین آئے وقت مغرب مریدون نے اونکو مسجد مین نماز پڑھانے کے لئے آگے کہڑا کر دیا پارہ عم سے ایک چھوٹی سورت مین چند مرتبہ مین نے لقمہ دیا آخر نہ چلا تو پیرجی روکر سجدہ مین گر پڑے نمازی تتر بتر مریدون نے کہا پیرجی کی حالت اس وقت اپنے اختیار سے باہر تھی۔ نماز مین بھول جانا تو مضائقہ کی بات نہ تھی مگر یہان تو مطلب سعدی دیگر کا مضمون ہے۔ دنیا کے بٹ مارا ور گٹ کٹے تو ہوتے ہی ہین مگر یہ حضرات دین مین رہزنی اور قزاقی کرتے ہین۔ ایسے ہی مکّارون کے حق مین حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کا فتوے ہے ؎

کارِ شیطان میکند نامش ولی	گر ولی اینست لعنت بر ولی

ایک حکیم جی صاحب۔ نے ہمارے سامنے مذکور کیا کہ مین پیشۂ طبابت پر مامور ... قصبہ ضلع کرنال کے ایک قریہ مین معالج تھا۔ گاؤن والون کے پیرجی ...

ـــــ عیب کردن راہنر باید ۱۲ ـــــ یعنی بحر عرفان مین مستغرق دار دنیا سے بدر آسمان ہفتم ... گزین ۱۲ ـــــ یعنی لوگون کو پیٹ کی خاطر اسطرح دام مریدی مین پہانسنا ۱۲

Marfat.com

معمول لینے کے واسطے آئے اور ایک روز ایک مرید کے گھر دعوت مین کھانا کھانے
کے واسطے بلوائے گئے۔ باورچی خانہ مین ایک عورت گھونگٹ نکالے ہوئے روٹیان
پکا رہی تھی پیر جی نے پوچھا یہ گھونگٹ والی کون عورت ہے اوس کی ساس نے
کہا تمہارے چیلے مرید کی بہو ہے ابہی چالا ہوکر آئی ہے۔ (پیر جی نے خفا ہوکر کہا۔
لاحول ولا قوۃ جب ہم سے منہ چھپا دے گی تو ہم قیامت مین کیونکر بلا شناخت
اپنے جھنڈے کے سایہ مین کھڑا کرینگے (شاباش پیر جی کیون نہو اسیکو کہتے ہین کھیک
کی بھیک اور مائیون کے دیدار) واضح رہے دیہات مین پیر جیون اور اون کے
جوان بیٹون سے مریدون کی بہو بیٹیان بلا حجاب اختلاط بلکہ تخلیہ رکہا کرتی
ہین۔ اور پیر جی اس بات کا کچھ خیال نہین کرتے کہ امر حق کی مخالفت مین کیا
گناہ ہے شریعت مین باہمی پردہ و ستر پوشی کا حکم ہے کیونکہ یہ اجنبیات
ہین۔ قرآن شریف سے پڑہو قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فرمانا ہے کہدو اے حبیب میرے صلے اللہ علیہ وسلم مسلمان مردون کو کہ وہ اپنی
آنکھین غیر عورتون کے دیکھنے سے بند رکہین۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ۝ اور اسی طرح مسلمان عورتون سے کہدو کہ وہ بہی اپنے دیدے
غیر مردون کے دیکھنے سے چھپاوین۔ اور اگر عورتون کے وارث ہی ایسا خود کراتے
ہین تو لقینی لباس عصمت سفید کو دہبہ گناہ دیوثیت سے سیاہ کرتے ہین جسکا
وبال عاقبت مین معلوم ہوگا۔

اس سے زیادہ اگر پیر جیون کی رنگ رلیون کی دید کی تمنا باقی ہو۔ رسالہ
منظوم پیران بے پیر جناب مولنا محمد حسین صاحب مفتی کا سیر فرماؤ جس میز

Marfat.com

آنجناب نے بڑی شرح اور طوالت سے اِنکے حلیہ کا نقشہ کھینچا ہے۔ واقعی قابلِ دید ہے۔ اور اونھین مُریدعورتون مین تفسیر سورۂ یوسف اُردو منظوم معروفہ کے پڑھنے کا شغل رہتا ہے بلکہ وہ عورتین پیرجیون کے بیٹون سے جو جانبین سے جوان عمر ہین خواستگار ہوکر کھلم کھلا عشوقیہ پیرہوایا کرتی ہین۔ بالخصوص وہ مقام دلچسپ جہان قصر مصورہ مین حضرت علیہ السلام اور زلیخا سے مکالمت وقوع مین آئی ہین۔ یا جہان زلیخا نے زنان مصر کی دعوت کی ہے اور اون عورات کا حضرت صدیق اللہ کو اپنی جانب فریفتہ کرنیکے کلمات تحریر ہین۔ کریلا اور نیم چڑھا۔ پیری مریدی کیا۔ اچھا خاصا سہیلیون کا مجمع۔ اور کنھیا جی کا جشن۔ ویا آشنائیکا چلن سمجھنا چاہیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہان کی اکثر عورتین بگڑ گئیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لطیفہ ایک مقام پر مذکور تھا کہ عرفان مآب جناب حافظ عبدالغنی صاحب منگلوری دام فیوضہم سے جب کوئی بیعت کرتا ہے تو آپ اُس سے ترک عُرس۔ و قوالی مرسومہ۔ اور ادائے زکات۔ اور تہجد گذاری کا اقرار لیا کرتے ہین۔ ہم نے کہا لوگ اُن سے بیعت کرکے کیون نفس کے مخالف بارگران کے خریدار ہوتے ہین کسی قومی پیرجی کے مُرید ہوجایا کرین چھٹے مہینے ڈہائی سیر ناج پیرجی کو چڑہا دیا پہر تہجد کیا چاہین اون سے نماز فریضہ پنجگانہ عمر بہ کی معافی کا فتوے لکھوالین۔ عرس قوالی درکنار۔ بلا دغدغہ رقص طوائف مین شرکت رکھین۔ زکات نہین بلکہ بہوکے کُتے کو ایک لقمہ روٹی دینے تک کی قسم لے لین۔ اور پہر آخرت مین جنت ... ت تیار۔ ایک قریہ مین کسی فائدہ دینی کی غرض سے ایک مولوی صاحب کا اعانت طلبیدگی فراہمی زرچندہ مین گذر ہوگیا۔ پیرجی یہ حالات دیکھتے ہی حسد کی آگ مین

جل بھنکر کباب ہوگئے اور علٰحدگی مین اپنے مُریدون پر بہت بگڑے کہ ہین ہمارے واسطے یہ اور اونکے واسطے یہہ۔ اِن حضرات کا قابو چلے تو علما کا تخم جہان سے مٹادین۔ مولوی محمد رمضان صاحب شہید مہمی کے ساتھ علیہ الرحمت پیرجی نے کیا کیا قصہ مشہور و معروف ہے۔ اِس واسطے کہ علماء دین سے [۱۳] پیری و مُریدی مروجہ کی جڑ کٹتی ہے مسلمان مسائل و طریقہ دین سے واقف ہو ہو کر اُن سے کنارہ کش ہوتے جاتے ہین۔ جہال مین ان کی خوب دال گلتی ہے۔ کہین پیر روشنضمیر۔ کہین دبیر باتدبیر کہین عالمِ فائق۔ کہین طبیبِ حاذق۔ کہین میلاد خوانی کا چرچا۔ کہین مرثیہ و کتاب شہدا۔ کہین حاضرات و تسخیر جن کے عامل۔ کہین فال و گنڈہ نقش و فلیتہ اثر تعویذ مین کامل۔ بمثل مشہور آنکہ ؎

ایسا پڑھا پڑھیو کوئی	جسمین ہندیا کہہ بد ہوئی

فقراء باطل دُنیا طلب۔ اور پیر جیونامی لقب۔ اور شیخ ڈہبال چی۔ اور مجاوران قبور نے مسلمانان ناواقفان ہند کو شرک و بدعت کے ارتکاب مین، خدائے واحد سے خالص طور پر نہین ملنے دیا۔ کہین تعزیہ اور قبر پُجوانا۔ کہین جہنڈا و نشان چڑہوانا اختیار کیا۔ گورپرستون کا بھی عجب حال ہے جس قبر کے ساتھ جی لگایا اُسکو گلدستہ پرستشگاہ بنا دکہایا۔ ایک مقام پر ایک قومی فقیر نے عمر بھر تعزیہ اور جہنڈا اور گور مصنوعہ کا چڑہاوا کھا کھا کر بالیدگی پائی۔ جو بالاتفاق علما کھانا حرام ہے۔ اب مرے بعد بڑی دہوم دہام سے اوس کا جنازہ اوٹھایا اور قبر کو مزیّن کر کے اوسپر عُرس و قوّالی کا ڈہنگ جمایا۔ اِن لوگون سے پوچہنا چاہیے آیا تمکو علم ہے کہ پسِ مرگ صاحب قبر کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔ اور دینِ پاک مین بدعت و شرک

Marfat.com

گرانکے نتیجہ اور حرام خوری کے ارتکاب مین اُسکو احکم الحاکمین سے کیا عذاب قائم ہوا لیکن اپنے عقیدے مین مگن ہین ؎

نہ ہے دین کی حرمت نہ پاس شریعت
طلبِ دُنیا مین حیران و سرگردان سو سو پہلو بدلتے ہین مگر وہ انکی طرف رخ نہین کرتی اور جو اس کی جانب التفات نہین کرتے قدمون پر آ گرتی ہے۔ حق سُبحانہ تعالی جس بندے کو اپنا مقبول کر لیتا ہے تو فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ طبقات سماوات پر ندا کرے کہ حق تعالی اپنے فلان بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ اے فرشتو تم بھی اسکے ساتھ محبت رکھو تو فرشتون مین بھی وہ عزیز گنا جاتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے زمین پر آواز کرے کہ فلان شخص کو اللہ اور اسکے فرشتے دوست رکھتے ہین اے اہل زمین تم بھی اوس سے محبت رکھو تو ساکنین ارض بھی الفت مین اوسپر جان نثاری کا دم بھرنے اور بدل آداب و تکریم کرنے لگتے ہین۔

اگر پیرانِ قومی کہین پھر ایسے لوگ اب کہان ہین تو اُمم سردار انام علیہ الصلوٰۃ والسلام مین ہزارون موجود ہین جنکو ہم درج کتاب ہذا کر آئے ہین منجملہ۔ ایک مخزنِ اسرار سبحانی۔ معدنِ فیوض یزدانی۔ دانندۂ رموز شریعت و طریقت۔ غواص بحر معرفت و حقیقت۔ بُلبُلِ باغ قدس۔ ایک عالم کے مرجع۔ بھلا اونکی باطنی دید کے واسطے تو دیدۂ باطن کہان سے لاوین۔ بہ چشم ظاہر ہی اوس دربار دُربار کی کیفیت دیکھ لینا چاہئے۔ وہ کون ہین ؎

میرے قبلہ میرے مرشد میرے شیخ	فیض باطن کی گڑی ہر جسسے میخ
مین پتہ دیتا ہون تجھکو نیک خو	چل زیارت سے مشرف جلد ہو

Marfat.com

سید مظہر علیشاہ پاک نام — شہر میرٹھ مین ہے اب اونکا مقام
پیشوائے سالکان و کاملان — رہبر حق دستگیر گمرہان
چشمۂ فیض ہدیٰ ہے انکی ذات — ذات سے آنکی حصول مقصدات
آپ کی تیر ہدف ہے وہ دعا — جو زبان سے کہدیا فوراً ہوا
انور عطیہ کشف رب پاک سے — اور یہ ظاہر ہے محجوب شے
آپ پر بے حد ہے لطف کردگار — جس سے اظہار کرامت بار بار
گرم رہتا ہے سدا دربار عام — اہل حق آتے ہین دایم صبح و شام
صاحب حاجات پاتے ہین مراد — نیک نہادی سے کرین ہین سبکو شاد
آگیا کافر در دولت پہ گر — اللہ اللہ بول اوٹھا بے خطر
اور بوسا سے زبان تعظیم سے — آستان بوسی کو آتے ہین چلے
بیعت شجرہ کی اجازت مجھکو دی — پر حفاظت شرع سے بندی کری
یہ بھی فرمایا باکرام وفور — شغل تحریر اولیا کا کر ضرور
جملہ اوصاف آن عالی جناب — گر لکھون ہو جاے طولانی کتاب
سنت نبوی پہ ہین ثابت قدم — لاتے ہین ذکر اولیا کے دم بدم
ایک دن مین حاضر مجلس ہوا — اتنے مین اک طفل زرگر آگیا
قوم کا ہندو مرض مین مبتلا — آیا خدمت مین باُمید شفا
دختر نابالغہ زرگر بھی تھی — مرض بھائی کے سبب تھی آگئی
دیکھ دختر کو ہوئے حضرت خفا
اور مکان سے جلد باہر کردیا

Marfat.com

اللہ اکبر یہ آپ کا تقوے اور احتیاط عظمت شرع کہ ایک دختر نابالغہ کے مجمع مین بھی کہڑے ہوئے تک کے روا دار نہوئے اور یہان پیرجی اور اونکی اولادین جوان عورتون سے تنہائی مین بیے تکلف خلا ملا رہتے ہین کیا ہونا چاہیے۔

ایک قصبہ کی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک شخص نوجوان خوبصورت اپنے بال سر بڑہاکر دوشون پر ڈالے ہوئے میان صاحب کے نام سے شہرت یاب عورات شرفا و پردہ نشینان نوعمر حسینہ وجمیلہ ناکدخدا اور شوہردار کے ہاتھون سے اپنا ہات ڈالکر اونکو اپنا مرید کرتا ہے اور شب کے وقت ایسے مکان مین انکو بلواکر خلوت رکہتا ہے جو مکان مردون سے خالی ہوتا ہے پس وہ عورات مریدان وہان پہونچکر گاہے اوسکے موئے سر اپنے ہاتھون سے سلجھاتی ہین اورکبھی یہ شخص انکی ساق وزانو پر اپنے سر کا تکیہ کرتا ہے۔ اور وہی عورتین ڈہولک بجاکر اوسکے آگے قوالی کیا کرتی ہین اور چھپ چھپ کر شوقیہ خود موجود ہوتی ہین۔ اور اہل اسلام باوجود شہرت اس شخص کو کچھ نہین کہتے بلکہ اوسکو خدا رسیدہ اور اہل دل ہونے پر ڈھالتے ہین سخت درجہ بے غیرت ہین یہ شخص زدوکوب کرکے نہایت ذلت کے ساتھ نکالا جائے۔ اور وہ عورتین اگر سمجھانے اور زجر وضربت سے باز نہ آوین طلاق دیدینا زیبا ہے۔ ورنہ ورثائے زنان کو جنت کی بو بھی نہ ملے گی۔ تفکر وتدبر

انکی خرافات سے اے وائے غم		جان شریعت یہ ہے کہ اک [illegible]
کیا کہون خلجان مین ہے سیر جان		دین مین کس [illegible] انداز بیان

اور قصہ برصیصا کا یاد کرلینا چاہیئے کہ عورت کی وجہ سے جو کچھ اوسپر ہوا وہ

Marfat.com

وہ ہوا۔ عورتونکی خلقت مین ہے کہ مرد جوان وحسین کی جانب مائل اور اوس کے دید کی طالب رہتی ہین اور لہجہ خوش گلوئی پر شیدا و فدا۔ اور یہ دونون باتین اُنکے حق مین سمِ قاتل اور زہر ہلاہل سے زیادہ ہلاکت ناک اثر رکہتی ہین۔ مانا کہ ساکنینِ ہذا کو درویشون سے بدل حسنِ اعتقاد ہے۔ لیکن نہ اتنا کہ حرام وحلال۔ کفر و ایمان۔ حق وباطل۔ گناہ وثواب ہی مین تمیز نہ باقی رہے۔ جیساکہ اس قصبہ والون پر بلاقیل وقال دال ہے۔ یہ سارا اونکی بے علمی اور دین سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اسیواسطے زیادہ نہین ہر مسلمان کو اتنا سیکھ لینا فرض ہے کہ نماز و روزہ سنت وغیرہ مین تطبیق دیکر دائرہ آئین دین اور حدود شرع متین سے قدم باہر نہ رکھے ورنہ اس کلام کا مصداق ہو جائے گا ؎

خیالات نادان خلوت نشین	بہم برکند عاقبت کفر و دین

اولیاء اللہ سے مقام سکر وغلبہ حال مین جو کلمات خلاف شرع منہ سے صادر ہوتے ہین وہ دوسرون کے حق مین نہ قابل گرفت نہ لائق عمل۔ جیسے متقدمین مین حضرت بایزید بسطامی رح سے۔ سُبْحَانِیْ مَآ اَعْظَمُ شَانِیْ۔ اور منصور حلاج رح سے کلمہ اَنَا الْحَق کہنا مسطور ہے۔ شیر خدا مظہر العجائب والغرائب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسطرح کلمات نے صدور پایا ہے۔ گاہے یہ حالت سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی گاہے ظہور مین آئی ہے جیسے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ الخ شاہد ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار انہین امور کے مظہر صداقت ہین

؎ یکے پرسید ازان گم گشتہ فرزند	کہ اے روشن گہر پیر خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شمیدی	چرا در چاہ کنعانش ندیدی

Marfat.com

بگفتا حالِ من برق جہانست	دمے پیدا و دیگر دم نہانست
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم	گہے بر پشت پائے خود نہ بینم
اگر درویش برحال بماندے	سر دست از دو عالم بر فشاندے

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃُ اَشْیَاءَ لَا تَشْبَعُ مِنْ ثَمَانِیَۃٍ اَلْعَیْنُ مِنَ النَّظَرِ وَالْاَرْضُ مِنَ الْمَطَرِ وَالْاُنْثٰی مِنَ الذَّکَرِ وَالْعَالِمُ مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّائِلُ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ وَالْحَرِیْصُ مِنَ الْجَمْعِ وَالْبَحْرُ مِنَ الْمَاءِ وَالنَّارُ مِنَ الْحَطَبِ

یعنے فرمایا سرورانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھ چیزین ہین کہ نہین سیر ہوتین آٹھ چیزون سے چشم دید سے اور زمین باران سے اور عورت مرد سے اور عالم علم سے اور سائل مانگنے سے اور حریص مال جمع کرنے سے اور دریا پانی سے اور آگ لکڑیون سے منبہات ابن حجر عسقلانی +۵

قرار در کفِ آزادگان نگیرد مال	نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

آمدم برسرِ مطلب راپڑی

قطب خان افغان - ابن حسن خان دونانی جو بعد پدر عہدہ صوبات ... انتقال کیا بعد انتقال اونکے بہدوریون نے کہ ایک قوم ہنود سے ہے ... نسل اس نواح مین ہنوز موجود ہے رپڑی پر بلوہ کیا اوس بلوہ ...

وتاتار خان - دو پسر خانصاحب والاکام آئے - یہ دستور تھا کہ سن جلوس پر نواب اور راجے زیر اقلیم برسر تسلیم نیاز حاضر ہوا کرتے ہین تا کہ معلوم ہو کہ کون باغی اور کون فرمان بردار ہے اس حضوری مین پسران قطب خان

Marfat.com

مرحوم سے کوئی نہ گیا تھا منحرفی پائی گئی قطب خان کا بادشاہ سکندر لودہی بہی
لحاظ کرتے تھے اس نظر سے کہ حضرت نصیر الدین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ سے مُرید تھے
اور آن بزرگ ذات مجمع البرکات کا زمانہ بدل معتقد تھا بادشاہ نے **خان خانان**
لوحانی کو کہ جنکے نام سے ہنوز موضع ہذا مین ایک محلہ کہ جسمین چند مکان خان
صاحبان آباد ہین زبان زد چلا آتا ہے بجائے قطب خان فرمان سوبات عطا فرما کر
بلدہ راپڑی کو روانہ کیا اور شاہ ظل الہ خود بنا برانتظام سمت بنگالہ عزیمت فرما
ہوئے حضرت شیخ رحمت اللہ علیہ اوس ہنگام مین معہ عیال و بزمرہ مومنیا و
گروہ علما و طائفہ صلحا قلعہ مین تشریف رکہتے تھے بوجہ بلوہ ہنود کے معتقدین
نے ایسا ہی چاہا تھا خان خانان لوحانی نے فتحپور پر متصل شہر کہ اوسوقت
آبادی شہر وہان تک تھی اور اب موقع فتحپور سے راپڑی دو کوس ہے گویا اسیقدر
شہر کا ایک گوشہ مین آرہی ہے مابین ویران و مزارعت چھہ ماہ شبانہ روز لڑائی
تو بہائے شدید قہر ید خان نواسا قطب خان سے مقابلہ رکہا اوسی محاربہ مین ایک
بار بیٹے قطب خان صاحب فوت شدہ مفرور ہو گئے - پہاٹک دروازہ قلعہ کے بند
تہے حضرت مہربان فیاض زمان نے فرما دیا تھا کہ تم سب لوگ باطمینان آرام کرو اور دلون
مین کسی طرح کی ہراست نہ لاؤ - اللہ کریم بہر حال حافظ و ناصر ہے - وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ - اور حضرت شیخ رح تن تنہا نیز نگہبانی کرتے رہے اور وقت فرصت
مشغول نوافل و مناجات ہوتے - خان خانان لوحانی آپ کی بزرگی کے معتقد تھے
بہاسیں اوپ زہر و بالا مین وغیرہ ارتیخ توپون کے گئے تہے اور اکثر خالی فیرون
سے ڈراتے تھے مگر مطعونیت اشخاص کہ چارہ گری سے معذور ہوئے کار تقابل

Marfat.com

سے باز نہ رہتے تھے۔ یہ واقع بھی ہمپایہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھا۔

تاریخ ہذا مین ہے کہ ایک شخص سفلۂ ناتراشیدہ جانب خانخانان سے بطریق رجز سخنان ناشائستہ اور کلمات فاحشہ سے طاعن اور لاف زن تھا لوگون نے کہا حضرت اس کی بیہودہ گوئی سے غنچۂ دل پژمردہ ہوا جاتا ہے سزا از بس زیبا ہے حضرت نے تیر کو شست لگا کر چلۂ کمان سے روان کیا کہ متصل گوش حق فراموش شخص بے ادب سے گذر گیا۔ اگرچہ وار اوّل ہی مین دمار برآنا ممکن تھا یہ فعل حضرت سے براہ تنبیہ صادر ہوا کیونکہ جناب شفقت مآب ہر کسی پر کریم خاطر اور رحیم دل تھے۔ خانخانان بحالت غضب توپہاے گران بلندی پر نصب کر کے گولہ باری تواتر سے چاہتے تھے کہ معین و مسدود دین پراگندہ کرین حضرت عالی کمال ستودہ خصال نے بطور سابقہ تیر سوفار قوس سے لبوے خان تنبیہاً رمی کیا کہ قریب سر سے عبور کر گیا خان مرجع بیان نے بالتحقیق معلوم کیا کہ ہر آئینہ حضرت نے بشفقت نامہ مامون فرمایا و الا مدعا ہمام کب ناکام ہوتا دل مین صلح کی لا ئیہ اور در قلعہ پر آکر صلحنامہ بعہد واثق بحضور فیض گنجور گذرانا قفل وا کیا گیا اور خان بصد نیاز پیش حضرت خطاے ماضی سے تائب ہوئے اور التماس کیا کہ جہان طبع حضور مرغوب ہو قیام فرمائے اور کچھ دیہات و گاؤن براے وظیفہ معین ہوئے حضرت عالی سے یون ارشاد ہوا کہ یہ کفرستان قابل قیام نہین طبیعت مبہوت ہوئی ہے یہان سے ہجرت کرتے ہین اور قصد وطن قدیم ملک ہرات جانے کا کیا اور فرمایا باقی عمر وہین طاعت الٰہی مین صرف کرینگے

Marfat.com

تابعین نے کہ پروانہ وار اوس شمع جمال پر نثار تھے گذارش کی کہ حضرت آپ کے بعد ہم لوگ کیا کرینگے۔ اور محزون زدہ دلون کو کس طرح صورت طمانیت مین لائینگے اور اس مضمون کو ادا کرتے تھے **بیت**

حضرت کی ذات ہے سبب رونق مکان ۔۔۔ دولہ کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

جب دیکہا کوئی وجوہ معارض امکان نہین ناچار بالاتفاق سب نے التماس کیا کہ اگر یہی منظور مبارک ہے تو برناوہ مین مزار شریف جد اعلےٰ پر فاتحہ پڑہکر جو خاطر اقدس مین آوے عامل بحال ہو جیسے آپ نے راے پسند فرمائی ساکنین بلدہ رانڈی کریان تھے اور کہتے تھے حضرت شہر سونا کر چلے غرض سب کو بلکتا چھوڑ اہلبیت ہمراہ لے عازم لیسوڑے برناوہ ہوئے۔

منقول ہے جب حضرت شہر سے باہر تشریف لائے دیکہا کہ کچھ آدمی برناوہ سے چلے آتے ہین چونکہ اوس وقت رواج زبان پارسی کا تھا ہمراہیان حضرت شیخ نے دریافت کیا یاران از کجا آمدید جواب دیا از کجا برناوہ آمدیم از کجا بے محاورہ فصاحت کے خلاف جو نکلا تو لوگون نے عرض کیا حضرت یہ کیسا سخن بے ربط غیر موزون بولا جاتا ہے حضرت مخدوم زمان سے ارشاد ہوا یاران معذور دارید این روایے مستند بآنکہ کلام اولیا اعلام حق ہے اون نواح والون پر اب تک خطاب چوپائگی کا چلا آتا ہے جب مسافت طے کرتے ہوئے سنبھل پہونچے وہانکے صوبہ دار آپکے اب وجد کے ساتھ حسن اعتقاد رکہتا یا جد بزرگوار حضرت نصیر الدین بزرگ رحمت اللہ علیہ سے بیعت حاصل تھی بطاعت پیش آئے اور معرض ہوئے کہ برات کو بنجاے بادشاہ سکندر لودہی کو خبر پہونچی کہ بزرگ زادے تشریف لئے جاتے

Marfat.com

ہین وہ شاہ جہجاہ بہی کشان کشان پہنچکر ملاقی ہوئے اور کہا آپ ہندوستان نہ تشریف لیجیئے عزم بالجزم ساحت دل سے حط فرمانا مناسب آل ہے۔ یا بروایتے بادشاہ سکندر لودہی نے اپنے شہزادون کو یا وزرا و امرا مین سے کسی کو سمجہانے کی غرض سے بحضوری شیخ روانہ فرمایا الغرض ان وجوہ سے برناوہ مین تشریف لائے اور ہرات کو جانا ملتوی رکہا اور سات برس سکونت پذیر رہے اور حضرت نے ایک شہر برلب ندی متصل برناوہ بنام **مبارک آباد** آباد کرایا اور بعد سات برس کے وہین بعمر ہفتاد و نہ سالہ روز سہ شنبہ بست و نہم شہر شعبان المعظم موصل جوار حضرت حق جل و علا کے ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مزار پر اسرار آنجناب فیضمآب متصل مرقد شریف حضرت مولنا بدرالدین صاحب شاہ ولایت کے ہے۔

حضرت لباس بہت عمدہ پہنتے تہے عطر سے بیحد شوق تہا سواری پسندیدہ مرغوب بفرح طبع گاہے بہ سیر و شکار مشغول ہوتے اہل نواح وہانکے نہایت بے ادب سخت زبان تہے تو تڑاق کے ساتہ بات کرتے آپکے اوضاع شریف پر زبان طعن کہولتے مزاج عالی بہت مکدر رہا کرتا تہا خوش لباسی ترک کی سیر و شکار بہی موقوف کیا

نقل ہے اکثر اوقات حضرت بلندی پر نشست فرماتے اور ریڑہی کی طرف منہ کرکے فرمایا کرتے تہے کہ مجہکو بوئے محبت شہر رایڑی سے آتی ہے وہان کے باشندے بڑے باادب ذی اخلاق ہین۔ آپ کا فراق گوارہ نہ کرنے اور کمال محبت مین رؤسائے بلدہ ہذا اور اکثر اہل حرفہ چرم دوز۔ سفال گر۔ خیاط۔ حداد۔ انسا نے سکونت مبارک آباد کی اختیار کی اور وہین بود و باش رکہی [illegible] رہا بسبب بعید زمانہ اب نہ ادہر کے اون لوگون سے کچہ واقفیت رکہتے ہین نہ

Marfat.com

اور ہر کے اِن سے قطعاً شناسا۔ حضرت سراپا برکت فیض موہبت نے برادر خورد
یعنی شیخ نظام کو فرمایا کہ وہ بھی اپنے آبا و اجداد کے مزارین کسیطرح کی بے ادبی
نہونے پاوے تم بلدہ راپڑی کو جاو۔ شیخ نظامؒ برادر کلان شیخ پیرؒ سے بیعت
حاصل کر کے مع مردمان ریڑی کو آئے جب قریب شہر ہوئے خانخانان لوحانی و
ارباب بلدہ استقبال کو آئے اور بہ اعزاز تمام فروکش کرایا۔ ہ ماہ طعام دعوت
سے فرصت نہ ملی۔ حضرت شیخ نظام نے ایک محلہ بنام شیخپورہ جُدا آباد کیا اور وہ
آبادی حضرت مخدوم علاؤالدین برناوی کے قریب زمانہ تک برابر قایم رہی۔
اب وہ آبادی بالکل معدوم بلکہ مفقود ہے اِلّا جائے منصوبہ ہنوز ساکنین جوار
سے شیخ پورہ کے نام سے مشہور ہے اور اب قطعات ارض سے کاشتکاری ہوتی
ہے اور ہان کو سون تک بلدہ مذکورہ مین نشان قبرون کے ہین اور بعضی جائے

بیان اولاد حضرت نصیر الدین ثانی برناوی بن مخدوم

قبور سیلانِ باران سے نابود ہوگیئن اور بہت جگہ قبرین منہدم کر کے کھیت بنا
ہین اقوال کثیر النّاس علے اللسان امنصوب ہے کہ بیوت مخروبہ سے سنگ لوان
وخشتہائے مستعمل نقل کر کے مثل مئی بٹیشر وغیرہا کی عمارات رفعت کے ساتھ
معمور و مرطوب کی ہین۔ اسی بلدہ معدوم ممینت لزوم سے منسوب ہین واللہ تعالیٰ
اعلم بحقیقۃ الحال۔ رحلت شیخ نظام ریڑی مین ہوئی گنبد غربی مین بیچ والی
قبر آپ کی ہے۔ حضرت مخدوم خواجہ نظامؒ کے ایک دُختر ایک پسر تولد ہوا نام
دختر حضرت بی بی پیازن تھا جو سلک عقد مین حضرت بدرالدین ثانی
برناوی کے آئین۔ نسل شیخ پورہ برناوہ انہین سے ہے اور بیٹے کا نام حضرت
نصیرالدین ثانیؒ۔ شرح تفصیل اولاد و اولادانِ اولاد۔ حضرت شیخ نصیرالدین ثانی

Marfat.com

عرف بندگی۔ آن حضرت موصوف یعنی نصیرالدین ثانیؒ کی دو منکوحون سے سات پسر
اور ایک دختر پیدا ہوئی زوجہ اوّل سے ایک دختر بی عظمت خاتون۔ اون کا
نکاح بھی قصبہ برناوہ مین ہوا اور نام طفلان شیخ اسلم۔ وشیخ داؤد تھا اور زوجہ
ثانیہ سے پانچ پسر تھے۔ شیخ حامد۔ فتح اللہ۔ شیخ گدائی عرف شیخ کدن۔ شیخ
فدن۔ الٰہداد۔ اور بڑے صاحبزادے یعنی شیخ اسلم بعد پدر بزرگوار یعنے
نصیرالدین ثانی کے سجادہ نشین ریڑی کے ہوئے۔ اولاد شیخ اسلم پسر شیخ نصیرالدین
ثانی کے ایک فرزند شیخ عبدالقادر اور ایک دختر بی بی مبارک خاتون تولد
ہوئین جو برناوہ مین منسوب ہوئین۔ اولاد شیخ حامد ابن نصیرالدین ثانی سے
موضع اسوہ پرگنہ ریڑی سے بکثرت ساکنین تھے۔ اور شیخ کدن پسر شیخ نصیرالدین
ثانی کی اولاد نظام پور مین ساکن رہی۔ شیخ کدن نے جلال الدین اکبر شاہ پسر
ہمایون بادشاہ سے بڑا رسوخ پایا تھا نظام پور مین ہر روز نوبت انکے خانہ
عالی پر بجتی تھی اور کہتے ہین قبر بھی شیخ کدن نظام پور مین ہے۔ آن عالی حسب
اعزاز کے دو فرزند اور تین دختر پیدا ہوئین نام طفلان شیخ ... پسر
شیخ کدن۔ وشیخ رکن الدین ابن شیخ کدن۔ اور یہ ہر دو حلیہ ورع و تقوی اور حاتمہ
سخاوت و مروت مین معدود تھے۔ اور اسمائے دختران یہ ہین۔ بی بی مریم
بی بی ارجی و بی بی دولہ دختر کلان بی بی مریم نکاح مین عبدالصمد ابن شیخ
سکندر ابن شیخ نصیرالدین ثانی ریڑی کے آئین اولاد اونکی سے پسران
اور دختران صالحات متولد ہوئین۔ اور دختر دوم بی بی ارجی عرف بی بی ...
نکاح مین حضرت بہاؤالحق برناوی کے گئین۔ اور دختر سوم بی بی دولہ ...

Marfat.com

ہین شیخ ابو اسحاق ابن شیخ شاہ محمد ابن شیخ داؤد بن شیخ نصیر الدین ثانی کے آئین یے اولاد جو اونکی ہین پیدا ہوئین تہین۔ اور زوجہ شیخ کدن اولاد مین حضرت باوا فرید شکر گنج از نسل مولانا بدر اسحاق جو خلیفہ اور داماد حضرت باوا فرید گنج شکر رحمت اللہ علیہ کے تھے تہین۔ اور دختر منجہلی برناوی سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک ابراہیم دوسرے عبداللہ۔ شیخ کدن نے ہر دو نواسون کو ایام طفولیت مین برناوہ سے بلا کر ختنہ کئے تھے۔ یا برو اپنے فرزندان عالی اعنی شیخ جمالی و رکن الدین کے ختنہ کئے گئے۔

فردوسیہ چشتیہ مین ہے کہ کئی شبانہ روز برابر تقریب ختنون مین وسعت طعام شیرین و تفریش الواع اقسام حتنا اور رہروان ہر کی گئی کلاہ زرین دُر و یاقوت سے مرصع طفلان کو تیار کرائی تہین وہ بعد ختنہ حجام کو دی گئین۔ حضرت مخدوم علاؤالدین برناوی تحریر فرماتے ہین کہ وہ ٹوپیان ہمارے زمانہ تک موجود تہین اور اکثر اوقات بعد نسل حجام۔ لوگون کو دکہلا کر حالات مذکورہ جلسہ سنایا کرتے تھے اور شیوخ لوکری جمالی و حاکمی ابراہیم و شیخ عبداللہ سے جنبان ہے۔ اور عند البعض دختر چہارم شیخ کدن سے منسوب گزشتہ اور شیخ داؤد ابن شیخ نصیر الدین ثانی سے پانچ پسر متولد ہوئے اونکے نام یہ تھے شیخ شاہ محمد شیخ عبدالحی شیخ علاؤالدین شیخ محمود۔ شیخ عبداللہ۔ پہر پسر کلان شیخ شاہ محمد کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ شاہ نظام و ابو اسحاق۔ ان دونون کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور زوجہ شیخ شیخ داؤد کی اولاد مین حضرت مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین۔ اور شیخ داؤد دوسرے پسر شیخ عبدالحی چشتی ہے اور اونکی اولاد کا سلسلہ تا آخر وقت۔ اعنی

Marfat.com

زمانہ مخدوم علاؤالدین برناوی کے قریب تک اور عبدالحی کی کئی عورتون سے پانچ بیٹے تھے نام اونکے یہ ہین- شیخ بدرالدین عباشی و شیخ عارف و شیخ جمال و شیخ بودھن- اور یہ کل صاحبان ریہڑی محلہ شیخوپورہ مین اقامت گزین تھے اور

شیخ علاؤالدین پسر ابوداؤد کے چھ پسر تھے نام اونکے یہ ہین-

شیخ عبدالوہاب- شیخ اسلم- شیخ ضیاءاللہ- شیخ محی الدین- شیخ شہاب الدین شیخ نصیرالدین پسر ہفتم شیخ ذکن از بطن زوجہ دیگر- اور اوقات بسری انکی محصولات زمین و باغات سے تھی اور از قسم ہنر دستی رکھتے تھے اور بعض انمین عیاشی کرنے لگے تھے- اور تین اون مین سے از بس نکو صفت تھے جنکے عقد مین سہ دختر شیخ بہاؤالحق والملۃ والدین تھین دختر کلان کہ اول قریشی نام تھی عقد مین عبدالوہاب کے اور دختر دوم بوبو بدان نکاح مین شیخ اسلم بن شیخ علاؤالدین نیز اولاد رکھنے تھے علی ہذا القیاس ذریات بکثرت تھی- زان بعد عقد مناکحت بیچ مین شیخ محترم یوسف جو اولاد مین حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی سے تھے ہونے لگے- فردوس چشتیہ مین ہے تنزل و ترفع بعضہم علی البعض مقالات بالشرح اولاد ابوالاعلی صاحب بلدہ راپڑی سے انتقال کرکے موضع پوتہیا کے متوطن ہوئی اور حلیہ علم و زیور فضل ہاتھ سے جاتا رہا اور اوقات بسری کشتکاری سے کرتے تھے- (م) ہمنے اپنے زمانہ یعنی صدی تیرہوین کے آخر مین کہ وہ وقت ہمارے بالغ ہونیکا تھا غلام ہمدانی رئیس (جلوہ نگلہ) کو دیکھا تھا جو اولاد انہین سے تھا کہ جب ریڑی درگاہ شریف آیا کرتے تھے مع خانہ زنان میانا و رتھ و بہلیان اور ملازمان و ہمراہیان پیادہ و سوار اسپان سلاح بند چھریان و تلوارین حمایل کرد

Marfat.com

طپنچہ و بندوقون سے شکار کرتے ہوئے با جمعیت کثیرہ لغایت کرّ و فر ٹھاٹ و سامان کے ساتھ آتے کئی شبانہ روز برابر دیگین کہڑکتی رہتین سنا گیا دش بارہ گانون کی ریاست حقیت رکھتے تھے اس قدر استطاعت مگر ادائے فرض حج ندارد؟ غیرراہ آنکھین میچ کر ہزار ہا دے مگر صرف حساب نصاب ہیچ۔ اگر کاش اسراف مین میانہ روی رکھتے یا رضائے مولا مین صرف کرتے منور ورحم دلی۔ انکساری و اطاعات جناب باری بازاری عزّ سبحانہ بجالاتے دردمندان و اہل حاجات کے دادرس ہوتے اور جاگیر پیدا کر لیتے۔ اور مثل اجداد و شائخان اولی العزم باقیات الصالحات و اعلے الدرجات فی الدنیا و فی الآخرۃ شہرت اخیار زبان زد ناس ومثل باندگان رہتے جیسا کہ اوصاف حضرات سابقین درج صفحات ہوئے لیکن اسراف و بیجا و فضول خرچی سے اور حدود شرعی کی بزرگداشت کا نتیجہ پیش نظر نہ رکھنے سے نوبت پہونچائی کہ کل قریات و مواضع ہاتھ سے نکل گئے سچ ہے لاریب ہو نیکو کہ بقولہ تعالیٰ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔

رئیس صاحب آشفتہ حال پُر ملال بہ ہیئت گدائی بے وطن راہی مُلکِ آخرت ہوئے اور جہان گھوڑون کے اصطبل اور عشرت کے خاص محل تھے کہنڈراب ہو گا وانکے ہل چلتے ہین اور چراگاہ خوکان۔ بعد مرگ خدا ہی جانے کہ حق تعالیٰ سے ان سے کیسی بنی۔

خلاصہ یہ کہ جو کمالات دیرینہ بزرگانہ محرّرہ بالا کتاب ہذا قدم بقدم حضرات سلسلہ مقدسات سابقات ہونا چاہیے تہا وہ اوصاف اب اولاد زیر بنیاد ذریات موجودہ مین کماحقہ مفقود ہین ع

نام ... دم ہو سے یہی پہچان ہے دل جب دنیا مین لگا نیکی ◆ نہ حج کرنیکو چاہیے جی نہ کا ہے ہو سکے راضی

نہ بُوے گُل رہی باقی نہ وہ چمن شاداب | ترانۂ بلبلِ دلکش نہ رونقِ احباب

مؤلف ہمکو نیز بعض مقامات مسکونہ پر بعض اشخاص خاندان بزرگان مسطورہ اہل زمان سے تعارف حاصل ہوا حاشا محض نا قدرشناس بذل وکرم حسنِ اخلاق وغیرہ اوصاف محمودہ سے عاری حُبّ دنیا جیفہ۔ امساک متاع فانیہ عُجب واستکبار وغیرہ خصایل مہلکات سے ملوث پایا تو ہماری یہ کیفیت تھی سے

گہہ نظر آنکے کمالاتِ جہین پہ جاتی | اور کبھی انکے خیالات کبھی پھر آتے
دل سے کہتا تھا یہ مین کیسا زمانہ آیا | گل مین ہے خار شجر شیرین مین تلخی پیدا
خاندان شان عُلی مین کوئی پھر آویگا | خلق محبوبِ ظلمت مین وہ اثر پہلوون کا

پس باین ترتیب ان حضرتِ خورد یعنی مخدوم شیخ نظام مغفور کی اولاد مبارک سے جاوہ کانگلہ اور آسوہ اور نظام پور ہین اور اون حضرت اقدس کی اولاد سے بعض مخدوم شیخ پیر قدس سرہ العزیز کی اولاد امجاد سے شیخ پورہ برناوہ وغیرہ مسکن ہیں چنانچہ بشرح وتفصیل کے ساتھ سابق درج کتاب ہذا ہو چکا۔ عقدہ مناکحت کا آپس میں یہ صورت تھی کہ آسوہ جاوہ کانگلہ۔ نظام پور کی لڑکیان شیخپورہ برناوہ جاتیں اور وہانکی دختران مواضع مذکورہ مین۔ تاریخ اس بیان مین ہے کہ دونون بھائیون کی اولاد مین تا مدت دراز اس درجہ کو اتحاد رہا کہ ادنی ادنی تقریب مثل ختنہ طفلان یا رسم عقد بگوشی دختران یعنی ناک کان چھدنے کی ہوتی تو یہان سے زنانی سواریان جاتین اور وہان سے یہان گنبد غزلی مین دہنے بائین بازو مخدوم شیخ اسلم اور عبدالقادر مدفون ہین۔ بعد وفات شیخ اسلم دوبارہ آبادی واقع ہوا قابلیت اس کی شیخ حامد پر تھی۔ بعض نے کہا اولاد کو ہونا چاہئے بنا بر

ضلع برناوہ سے شیخ فریدالدین ابن شیخ بدرالدین ثانی بن شیخ پیر رحمت اللہ علیہ کو طلب کیا چونکہ ہر برادران پنج مین شیخ حامد کلان اس لایق تھے و ہمچنین شیخ داؤد۔ استشارہ اور استخارہ کے بعد حضرت شیخ داؤد برادر خورد شیخ اسلم پسر شیخ نصیرالدین ثانی سجادہ نشین رِپڑی ہوے اوس روز سے اس وقت تک یعنی تا زمانہ مخدوم علاءالدین برناوی اِن ہی کی اولاد مین سجادگی چلی آئی اور دوسرے بھائی بھی اِن کی موافقت رکھتے تھے۔ اور جب شیخ عبدالحی پسر شیخ داؤد جو نہ کہ عمر دراز رکھتے تھے رپڑی مین انتقال کیا لوگون نے گنبد شرقی سرخ مین دفنانا چاہا کیونکہ اوسکے اندر وہی قبر کی جگہ تھی بعض اشخاص مانع آئے فریقین سے باہم نزاع برپا ہوا اس امر کی صلح کی غرض سے سجادہ نشین صاحب برناوی بلوائے گئے وہ شبا شب تشریف لائے اور مراقبہ کیا بعد انکشاف حال فرمایا اور جگہ دفن مناسب ہے مگر وہ لوگ نہ مانے بعد تین روز کے حضرت نصیرالدین بزرگ رحمت اللہ علیہ کے دہنی طرف جاے کوتہ مین دفن کیا۔ حضرت سجادہ نشین صاحب ناراض ہوکر واپس برناوہ ہوئے۔

معابد متبرکہ و اماکن نشان دہندہ از مساکن قصبہ رِپڑی

احاطہ درگاہ شریف مین کل شیخصاحبان ان ہی کے خاندان مساکنہ رپڑی محلہ شیخو پورہ سے مدفون ہین۔ از انجملہ گنبدین درگاہ شریف۔ حکم او نفقہ مال حضرت نصیرالدین ثانی رحمت اللہ علیہ سے تعمیر آیہ ہر دو گنبد سنگ سرخ سے تیار کرائے گئے و بقولے راوی بارشاد عالی پناہ حضرت نصیرالدین کلان رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

سے بنا عمارات معادنِ برکات بصورت ہذا ظہور پذیر ہین کیونکہ انکے ہی وقت مین کثرتِ فتوحات و زیادتی رجوعات عالم رہی ہے نہ نصیر الدین ثانی کے۔ اور اکثر عمارات یہان کی شاہان افغان و سلاطین مغلان خصوصًا بشیتر شیرشاہ و نورالدین جہان گیر بادشاہ نے اپنے زمانہ سلطنت مین تعمیر کرائین۔ ازانجملہ محل شیخان کے نام سے اسوقت تک موضع ہذا مین ایک جگہ منصوب زبان زد ناس ہے جس مین حضرت شیخ داؤد علیہ الرحمۃ راپڑوی کے اولاد والے کل لوگ سکونت رکھتے تھے بلکہ بعض اشخاص رپڑی جو زیادہ عمر کے ہین بیان کرتے ہین ہمنے وہ محل شیخان کی بنیاد و دیوارین شکستہ و منہدمہ دیکھی تہین تاریخ گزیٹیر ضلع انگلستانی سے منکشف ہوتا ہے اس مورخ کا زمانہ قریب گذرا وہ لکھتا ہے ایک شاہی قیام کے عمارت کے پہاٹکون کے نشان ہمارے زمانہ تک موجود تہے ازانجملہ عیدگاہ جو ۷۱۱ہجری زمانہ سلطنت پادشاہ ہندوستان علاؤالدین خلجی پایۂ تخت دہلی سے یادگار رہے لکھتے ہین والعیب عبداللہ حکم شاہ آزاراللہ قبرہ تعمیر قایم ہوئی اور ماہ رمضان المبارک مین تعمیر اختتام کو پہونچی شہرت بیان ہے کہ اونہین ایام مین بادشاہ نیز بلدہ ہذا مین خطۂ انگل اور شریک نماز عیدالفطر تھے۔ عمارت عیدگاہ ازبس بلند و وسیع ہے جس کی محرابان پر سبز چینی کے آئینے لگے ہوئے ہین جو شعاع آفتاب سے چمکا کرتے ہین اور اسکے پیشانی سنگ سفید پر یہ عبارت کندہ ہے۔ بنا این بقعہ شریف

بتائید سبحانی و بفضل ربانی در عہد خلافت سکندر الثانی علاؤ الدنیا والدین

المخصوص بعنایت رب العلمین ابوالمظفر محمد شاہ السلطان ناصر المومنین نوبت

Marfat.com

اما ل اللہ لہ خدائگانی کافور سلطانی یقبل اللہ منہم و احسن اللہ جزاہم فی المنتصف

شہر المبارک رمضان عظم اللہ حرمتہ سنہ سبعمائتہ واحد عشر ۷۱۱ ہجری صلعم۔

اِس بادشاہ نے قبل از تخت نشینی دکن پر حملہ کیا اور وہان سے طلا و نقرہ خزائن وافر اور جواہرات ہیرا موتی وغیرہ بیش بہا متکاثر لایا۔ شکست سومنات بدست سلطان محمود غزنوی۔ دکن پر اوّل چڑہائی اسی بادشاہ سے ظہور مین آئی چیتور کا قلعہ بیشتر اسی نے سر کیا۔ راجہ رتن سین کا مارا جانا۔ اور اوسکی رانی پدماوتی کا قصہ انہین کے ساتھ مشہور ہے۔ ملک کرناٹک فتح کرکے وہان مسجد تعمیر کرائی گئی۔ تاریخ فرشتہ والے نے لکہا ہے کہ بادشاہ کا ایسا طالع بلند اور اقبال یاور تہا کہ انکے زمانہ سلطنت مین اسّی سے زیادہ نوبت کارزار و مصاف و جنگ کی نوبت آئی مگر سب جگہ سے شاہ کو فیروزی و نصرت فتح و ظفر حاصل رہی۔ اس کی عہد سلطنت مین ایک روپیہ کی چالیس گز گزی۔ روپیہ کے دو من گندم۔ تین من سے زیادہ جو وغیرہ موٹا اناج۔ اور روپیہ کا چہہ دہڑی گہی۔ اور دو دہڑی کے قریب مصری فروخت ہوتی تہی۔ علٰی ہذا ہر جنس کے نرخ نے قرار واثق پایا تہا۔ اور اس درجہ کو رعب شاہی تہا کہ امتحاناً چھوٹے چھوٹے بچوّن کو دام دیکر خرید سودا کے واسطے روانہ کرتے۔ اگر ذرا بھی کمی آئی تو خیر نہین مثل حکم محمد شاہ تغلق کسی کا کان ندارد اور کسی کی ناک اوڑائی گئی۔ ممکن نہ تہا کہ معاملات معیّنہ مین کچھ بھی فرق آجاوے۔ و علٰی ہذا سیاستاً ہر امور مین کوئی آدمی دست بُرید۔ اور کوئی پا قطع اور کسی نے شکنجہ مین در آنا پایا۔ ستر ہزار ساگر پیشہ مدام ملازمت مین رہتے منجملہ سات ہزار معمار یکتائے فن روزگار۔ کلان سے کلان عمارت سنگین و

پختہ مضبوط و پائدار ایک ہفتہ میں تیار ہوتی تھی۔ اور جتنے دن کیواسطے حکم بادشاہی لگ گیا اب کیا امکان کہ بہلا وہ اوس سے ایک شب زیادہ ہو جائے۔ سلطنت زمانہ علاؤالدین میں مغل کئی مرتبہ بہت بہت کشتہ و مقتول ہوئے جنہوں نے ایران سے بغرض حصول قبضہ ولائت ہند پر فوج کشی کی۔ و نیز دیگر مواقع میں۔ جیسا پادشاہ علاؤالدین کے عہد میں دہلی کے اندر بڑے بڑے اولیاء کامل۔ اور مشائخ کبار۔ اور فضلا ہر اقلیم۔ اور شعراء نامدار کا بکثرت مجمع رہا ہے ویسا کسی بادشاہ کے وقت میں اسقدر زیادتی وجماؤ نہیں رہا۔ مثل محبوب الٰہی سلطان المشائخ نظام الدین غیاث پوری و مفتی مغیث الدین بیانوی۔ و قاضی ضیاء الحق و امیر خسرو رحمہم اللہ تعالےٰ اجمعین۔ بڑے طنطنہ کا بادشاہ تھا۔ لیکن افسوس علم سے خالی۔ اور اپنا لقب سکندر ثانی قائم کیا تھا۔ بیس برس سے کچھ زیادہ بادشاہی کرکے ۱۳۱۶ عیسوی میں دنیا سے طرف آخرت کے کوچ فرمایا۔ جسوقت مدتیں صوبات راپڑی ادر آبادی شہر اور مسلمانوں کی کثرت تھی جس کی حقیقت حال ہم سابق میں درج کر چکے ہیں اسکی بنائے آب تاب اور خوبی و درخشانی کی کیا کیفیت ہوگی جہاں تک اتفاق سفر ہوا کسی شہر میں اس بنیاد اور نقشہ کی عیدگاہ میری نظر سے آجتک کہیں نہیں گذری یعنی اوس وقت رفعت و بلندی کسقدر ہوگی صدہا برس ہو گذرے باوجود شکستگی قد آدم سے بلند و مرتفع عیدگاہ اسوقت تک کھڑا ہوا ہے۔ چنانچہ اس پتھر کا ایک ٹکڑا کہ صدی چودہ کا آغاز ہے محمد صایم خانصاحب رئیس راپڑی محلہ ... کے مکان پر بیادگار دورنا پائیدار ہنوز محفوظ موجود ہے بایددید۔ از انجملہ

پارہ ہائے سنگ شکستہ زیر تراب برآمدہ پر جو اندرونی جانب بالائے منبر و محراب چنا ہوا تھا یہ چند ابیات ... فات کندہ تھیں ...

Marfat.com

ایک مسجد قناطی پرانی صد ہا سال کی ویرانہ مین ایک نان پز یعنی باورچی کی بنوائی
ہوئی بر لبِ کہولہ کہ باوجود کثرت برشگال صدمۂ روان آب سے زمین ہر سال کٹتی
چلی جاتی ہے اِلّا خشتہائے گچ کردہ از چونہ ایسی بنیاد پایدار ہے کہ اسوقت تک
کہ صدی چودہ ہجری ہے اسیطرح بدستور قایم ہے جو بنام مسجد طباخ شہرت زدہ
مردمان بازار راپڑی ہے - اللہ اعلم اس شہر عظیم مین اس وقت کس قدر مساجد ہونگی
جو نابود ہوگیئن چنانچہ زیر قلعہ محلہ لوحانی عبد السبحان خان افغان کے مکان
تیار کراتے وقت جو زمین کے مکان قدیم مین بنیاد شکستہ اینٹ ومٹی کھودے گئے
قریب قد آدم کہودنے ایک ٹکڑا پتہر کا زمین سے نکلا کہ جسپر بنا عمارت مسجد کا مذکور کندہ
ہے جو سلطنت سکندر شاہ لودہی خانخانان لوحانی صوبہ راپڑی کی تعمیر کردہ مسجد
کہ ان ور بلند پیدا کیا تھا غالبًا وقت آبادی وہ مسجد اوسی جگہ پر قایم ہوگی جب
پیک اجل نے وقتاً فوقتاً جام موت پلا کر انبوہ کثیر سے زمین کو خالی کیا مسجد با
زینت نمازیان اور خدمت مرمت سے محروم رہی ناچار کہنہ سالی اوس عالم وحشت
مین تنہائی گوارا نہ کر سکی خود ہی رحیل رحیل پکار اوٹھی پس بیشتر بالائی عمارت
شہید ہونے سے وہ سنگ کندہ مذکورہ نیچے گرا ہوگا زان بعد اوسپر دیوارین بلکہ
انبار ہوتا رہا اب یہ پارۂ سنگ مسجد بحروف بیرونہ دیوار مکان معمورہ عبد السبحان خان
پر لگا ہوا ہے اور نہ معلوم اوس پارہ شکستہ برآمدہ کا بقایا تمام سنگ عبارت
کندہ شدہ کہان رہا اور جنوب مکان خانِ مذکور زمین اوفتادہ وشاہراہ عام ہے - جو
ساکنین راپڑی مین بازار کے نام سے شہرت یاب ہے شاید کہ زمانہ سابقہ مین
اسجگہ کوئی بازار ہوگا جو اب تک اسی نام کے ساتھ مکالمت رکھتا ہے - از انجملہ

Marfat.com

مقبرہ گنبد دار جو بالائے قلعہ متصل تالاب واقع ہے ہمقرین تسلط دور اسلام از سلطنت خلجیہ یادگار روزگار ہے جناب ملا صاحب کے نام سے مشہور ہے جسکے حوالی مین اور قبور ہین ازانجملہ ایک رئیس زادہ نوعمر جوان صالح نیک طینت ذوی اخلاق حیا و ذکاوت مین طاق جان محمد نام کی بیرون مقبرہ ملا صاحب غربیرویہ ایک چہار دیواری مین قبر ہے جسکے تعویذ سنگ سرخ پر یہ ابیات کندہ ہین جن سے سنہ وفات ورحلت ہویدا ہوتی ہے

جان محمد گل گلزار جوانی کہ نداشت ناشگفتہ گلے از صد گل عمر بر کردہ با دل زار روان عارفی تاریخش گفت		ورق ... اخلاص مروت ہمہ با رفت از ... و ... دل خلق خدا جان محمد بجوانی زجہان رفتہ واے سنہ ۹۸۶ ہجری

اور اکثر چاہات پختہ زمین دوز معدوم و پوشیدہ ہین۔ اور بعض کنوے جنگل وکہنڈرون سے مٹی اور اینٹون کے کھودنے سے ظاہر ہوئے اور اس خوف سے کہ مبادا کوئی اون مین گر جائے مٹی ڈال کر بند کر دیے گئے ازانجملہ بھوری دانڈہ متصل ریڑی جس مین اب قوم ہنود کا مسکن ہے ایک کنواں پختہ وچوڑا مٹی سے پُر واٹا ہوا برآمدہ از زمین ہے جسکو صاف کرکے اب وہ تمام ہنود اوسی سے آبکشی کرتے ہین پانی نہایت شیرین اور خوشگوار ہے ازانجملہ اوس وقت کے بعض حوض وتالاب ہرا لے اب تک قائم رہا ... ہے درخت املی کی ہزار برس کی عمر ہوتی ہے درگاہ شریف سے ارض نشیب مین کسیقدر فاصلہ پر یا بین شرقی وجنوب ایک بہت بڑا اور پرانا درخت املی

Marfat.com

کا کھڑا ہوا ہے جو نصیر خان کی املی کے نام سے ساکنین ریٹری مین شہرت رکھتا ہے قرین از قیاس ہے کہ وہ درخت حضرت نصیر الدین بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے وقت کا ہو۔ یا شاید حضرت نصیر الدین ثانی یا نصیر الدین ابن شیخ علاء الدین۔ . . . . پسر شیخ داؤد کے زمانہ کا ہوا اور کثرت استعمال یا غلطی سے درخت کا نام نصیر خان کی املی لوگون کے زبان زد ہو گیا ہو۔ ازانجملہ روپیہ و اشرفی سکہ محمد شاہی وغیرہ بارش ہو جانے پر جنگل و کھوسے مین زمین کٹ جانے سے گاہے کسیکو ایک دو وغیرہ ملجایا کرتی ہین ازانجملہ اکثر ظروف گلی اور بعض مسی زمین کھودنے سے نکلا کرتے ہین اور ٹکڑے ظروف روغنی و چینی کے جا بجا نشیب راہ بہیا آب وکھنڈرون مین پڑے ہوئے ہین جو انسان و حیوان سے پامال ہوتے رہتے ہین۔

ازانجملہ تیرون کے پھل اور بندوق کی گولیان زمین پر پڑی ہوئی ملا کرتی ہین جو اکثر یہان لڑائیون مین جانبین سے چلتے رہے ہین ازانجملہ گنج شہداء کہ کثرت جنگ مین مسلمان اہل ہنود کے ہاتون سے شہادت پاتے رہے ہین۔ چونکہ شہیدون کو بفرمان خدائے عز وجل۔ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ بلا حزن و خوف عقوبت منازل آخری ابدی میسر بالجملہ راحت و حیات ابدی حاصل ہے اجساد پاک اونکے قبور مین مثل زندہ بجنسہ موجود۔

مؤلف ہمارے عم بزرگوار مدظلہ نے ایک مرتبہ ہمارے والد ماجد مرحوم سے نقل بیان کی کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک سنہ مین ملتان کی جہت پر

سو رہا تہا خواب مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک بزرگ میرے قریب کہڑے ہوئے
مجہسے فرماتے ہین کہ چل جنگل مین فلان جگہہ خزانہ گڑا ہوا ہے کہود لے۔ آنکھ کہل
گئی تو مین اسیوقت صحرائے درون کہولہ جہان جہاڑ خار دار مین جگہ کا پتہ دیا تہا
پہاوڑہ لیکر تنہا (؟) دیکہا کہ نشان جائے ایمائے خزانہ معینہ پر مٹی ہٹ جانے
سے ایک سر غیر بوسیدہ بعینہ موجود ہے ہم نے سر کو مٹی سے دفن کر دیا اور ایک
بزرگ سے تعبیر خواب پوچہی اُن بزرگ نے فرمایا کسی شہید کا سر ہوگا۔ **ازانجملہ**
بیرون آبادی جنگل ویران مین رستہ سے ایک جانب کچھ بلندی پر ایک مزار
دولہ شہید کے نام سے موجود ہے اگر راہ گیران کاشتکاران وغیرہ ساکنین قریہ
ہذا کو شب تاریک یا تنہائی آمد و رفت مین دل پر کسی نوع کی دہشت و خوف طاری
معلوم ہوتا ہو جس وقت سرِ راہ مزار شریف کے مقابلہ مین اتفاق پہونچنے کا ہوتا
ہے وہ ڈر و ہراس و ہول قلب فوراً دفع ہو جاتا ہے جیسے بچہ ماں کی گود مین
مطمئن ہو بیٹہتا ہے تجربہ مین آچکا ہے **ازانجملہ** اندر آبادی ایک بزرگ شیخ سعدیؒ
کے نام سے گنبد بغیر چہتری دار مین جو مؤلف کتاب ہذا کے مکان کے قریب ہے
جسکو روضہ سعدی کہتے ہین مجمع قبور مین۔ مزار شریف آن بزرگؒ واقع ہے۔
وغیرہ وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجمعین۔ اور **عجائبات** سے یہ کہ بعض اشخاص
راپڑی نے بعض قبور پرانی جو تا بین تو درازی مین آٹھ آٹھ لو لو ہاتھ کی نکلی
بوسیدہ مکانات اور کہنہ قبور وغیرہم مندرجہ سابقہ و واقعات [illegible] پرس:
تمام تر نشانات و آثار کلیہ اس شہر کی پرانی عظمت اور پر رونقی کی یقینی
شہادت دے رہے ہین ہ

Marfat.com

زبان حال سے کہتا ہے یہ ناشاد بلبل کا
گلستان فزایان تھا یہان غنچہ یہان گل تھا

فاعتبروا یا اولی الابصار - از انجملہ اگر وقت صبح درگاہ شریف پر
کھڑے ہو کر دیکھا جاوے تو ادہر ایک تجلی نمایان اور وہان سے انوار الٰہی نہ ہوئے مشاہدہ
ہوتے ہین حتی کہ اللہ ہو درگاہ کے چہار جانب راپڑی موضعات و دیہات مین مساکن
[illegible] مسطورہ کے نیز معترف و تعریف گویا ہین۔
ویرانہ ہائے آثار قدیمہ شکستہ وغیرہ راپڑی مع تعداد یہ پایا نا ۔ مقدار طول و
عرض وغیرہ کی تفصیل یکجا یا دیگرے اور کتبات منقولہ منقوشہ سلطان
علاؤ الدین خلجی وغیرہ شاہان اسلام و راجگان ہنود راپڑی جو کھنڈر وغیرہ
ہو گئے ہین وہ سے محفوظ تاریخ گزیٹیر سنیٹر صاحب مورخہ انگلستانی از آغاز
عملداری انگریزی سے مرتب شدہ حالات راپڑی کہ اسوقت تک باقی و موجود ہے
آنکھ کی منظر و دیدہ تحریر زدہ سبب انکشاف مدعا ہوتا ہے۔ عالم خان برادر سلطان
سکندر لودھی اپنے بھائی بادشاہ وقت سے برگشتہ ہو کر کچھ روز چندوار
مین پناہ گیر و جاسے گزین رہا تھا تاریخ فرشتہ مین ہے عالم خان المشہور
بہ بادشاہ علاؤ الدین در چندوار چند روز متحصن شد۔ یہان کا راجہ بانی شہر
یا حکمران زمانہ سابق مین راجہ چندر سین کے نام سے مشہور ہے اسیوجہ سے
اسکو چندوار کہتے ہین جیسے راپڑی راپڑسین کے نام سے نامآور ہے۔ اور بہت
معتبر یہ بات ہے کہ راجہ چندر سین بانی شہر چندوار راجہ رائے سین عرف
راجہ راپڑسین بانی شہر راپڑی کا بھائی تھا پھر بادشاہ سکندر لودھی نے عالم خان کو

Marfat.com

کو باخلاص تمام بلوا کر حکومت اٹاوہ کی اونکے نام تفویض فرمائی حسب [illegible]
لوحانی صوبہ راپڑی سے انتقال کیا حکومت راپڑی عالی خان [illegible]
دست نگر ہوئی اور یہ زمانہ سلطنت ابراہیم شاہ لودھی بن سلطان سکندر لودھی
کا تھا انتقال ابراہیم شاہ لودھی نے در آخر ۹۳۲ھ نہصد و سی و دوم ہجری [illegible]
پس ان تک بادشاہت افغانان دہلی نے قرار پایا۔ زاں بعد سلطنت ہند [illegible]
ہو کر خاندان تیموریہ کے زیر نگین ہوئی۔

موجب زوال آبادی رپڑی قطب خان صوبہ راپڑی کا دنیا سے رحلت
فرمانا اور بعہد وریہ قوم ہنود کا رپڑی پر چڑھ آنا اور خاندان لوحانی
کا العہدہ صوبات بادشاہ سکندر لودھی کی طرف سے [illegible]
تسلط جمانا اور باہمی جانبین سے مسلمانان کا تیر و گولہ برسانا۔ اور
سلطان حسین شرقی کا تواتر بالشکر گران و سپاہ بیکران یار گشت
مچانا۔ ونیز سلاطین زمان کی گردنکا ظہور میں آنا اور شیخ پیر رحمۃ اللہ
علیہ کا برنا وہ تشریف لیجانا۔ اوس روز سے یوما فیوما اس شہر پر
بربادی ہی آتی رہی۔

اور قول عجیب التمثال ہر کمالے را زوال جب بوستان نو بہار بلدہ [illegible]
قادر ذو الجلال۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ عالم خزان آیا اور جوش [illegible]
تعین بارشاد مالک رب تعالی۔ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ [illegible]
سے مبدل فرمایا۔

Marfat.com

سن بعد یکے بعد دیگرے لوگ ساکنین بلدہ ہذا سے منتقل ہوکر نواح مواضع و امصار
یعنی شکوہ آباد - فیروز آباد - فتح آباد - پناہٹ - اٹاوہ - کرہل - جسرانہ - وغیرہم مین
قریب و بعید لطبع مرغوب بود و باش ہوئے - اسطرح روز بروز ویرانی رونمائی
کرتی رہی الکنون تا آنکہ ٥

حال رونق سیل غم سے بہ گیا	مثل عنقا نام باقی رہ گیا

فتح پور ایک قریہ ہے متصل رپڑی جانب شمال جو نام خانخانان لوحانی کے ضمن بیان مین لکھا گیا اور جس مین اب ہندو لوگ رہتے ہین ابتدا یہین سے ہنود کی شکست ہوکر بلدہ ہذا پر اہل اسلام کو نصرت و ظفر حاصل ہوئی تھی چنانچہ اسکے نام سے فتحیابی و فیروزمندی کی خبر پیدا ہے - شہر دہلی کے سوائے وساعت و آبادی مین بمقابل رپڑی اسوقت قریب اس کے ایسا کوئی شہر نہ تھا - قصبہ شکوہ آباد دارا شکوہ سے آباد ہے - نوشہرہ شاہجہان کے وقت مین آباد ہوا تھا - فتح آباد محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے برادر خود دارا شکوہ پر مقام ہذا مین فتح جنگ پانے سے فتح آباد نام رکھا - وغیرہ وغیرہ اور یہ واقعات مغلون کی سلطنت مین واقع ہوئے ہین - فیروز آباد کی احداث فیروز شاہ باربک سے منسوب کرتے ہین - اس بادشاہ دین پناہ نے اپنے ایام سلطنت مین ہندوستان کے اندر جابجا اکثر شہرون کی بنا قائم کی ہے جو کہین فیروز پور اور کہین فیروز آباد کے نام سے آباد ہے الا پاڑہم البتہ پرانی بستی ہے مشہور ہے راجہ پریکیت کے خاندان مین سے ایک نے یہان بنیاد قلعہ ڈال کر شہر آباد کرایا تھا -

ف تخت نشینی اورنگزیب عالمگیر بادشاہ سنہ ۱۱۸ھ

محلہ مرتضیان و حویلی قصبہ شکوہ آباد مین کمی ہوگئے والونکی جمعیت اس وقت

قایم ہے جو کُلہم یکبارگی دورِ اسلام سلطنت زمانہ شاہی مین بلدہ ریڑی سے نقل ہو کر شکوہ آباد مین متوطن ہوئے اور اُس وقت کہ حاکم وعامل شکوہ آباد نوشہرہ تھے دستاویز تحریری ارض خریدہ مع دستخط حاکم اُن لوگون کے سکونت رکہنے کی بابت کہ جسکو مدت دو سو برس سے زیادہ منقضی ہوتے ہین پیش کی گئی چنانچہ اُن لوگون کے پاس وہ کاغذ سنداً اسوقت تک موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے اور ارض مقبوضہ پر اُن لوگون نے دو مسجد اور پانچ کنوئے پختہ طیار کرائے تھے انہین سے ایک مسجد بلند وسیع لالہ کی سرائے مین ہنوز آباد و قایم ہے اور دوسری بیچ مابین شکوہ آباد و نوشہرہ قبرستان مین تھی شہید ہوگئی مگر بنیاد اوسکی اب بھی نشان دہندہ یادگار ہے۔ اور منجملہ چاہات چار کنوئے نیز موجود ہین جن سے آبکشی ہورہی ہے اور ایک کنوا معدوم ہے نہ معلوم کس جگہ ہے۔ ایک شخص نُورباف بخش اللہ نام عُرف بخّش بجاے معجمہ مُشدّدہ جو منتقلان نُوربافان ریڑی کی نسل سے تھے پندرہ برس کے قریب ہوئے سو برس سے زیادہ عمر کے ہوکر انتقال کیا اون کا مقولہ لوگ بیان کرتے ہین کہ ہم سے کہا کہ وقت ترکِ سکونت ریڑی کے اوس وقت کہ حاکم نوشہرہ کہ قوم کا ہندو تہا اوسکے بعد عامل ایک شیعہ مذہب ہوا چنانچہ اوس شیعہ کے انتقال کے وقت مین دفن مین اُسکی قبر پر موجود تہا اور اُس وقت عمر میری تیرہ برس کی تھی۔ اور بعض اُن بننے والون میں معمارگری مین کمال رکھتے تھے چنانچہ خود اُن معمارون نے [illegible] ہوئے مسجد مسطورہ سراے لالہ تعمیر کی۔ اور باخبار معتبرہ معلوم ہوا کہ بعض معماران کے بعض آلات واوزار معمارگی کے اونکے ورثناء اولاد مین سن تیرہ سو کے ختم تک

Marfat.com

موجود تھے اب معلوم نہین اللہ اعلم ہین یا نہین۔ تغیرات گوناگون و رصدمات
بے ماموں قرنہا بعد قرن واقع ہوتے رہنے پر بھی جو کچھ اسناد کا غذات اور ماںقا
اشیاء موجودات سے تہا مثل کتب و ظروف و ملبوسات وغیرہم کے وہ ایام
بدنظمی غلبہ دور مرہٹان سے غارت گری و آتشزدگی مین آکر برباد ہوا کُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔ اللہ بس باقی
ہوس۔ اَمّا مصارف برائے گل و خوشبوی و روغن چراغ وغیرہ درگاہ شریف اور
[illegible] خادمان درگاہ شریف محصول سایر پرگنہ شکوہ آباد معمولہ ابتری سے دو
[illegible] یومیہ مقرر تھے چنانچہ اس سلسلہ کی اصداقت مین کاغذ سندی جسپر با ثبات
مواہیر و مشاہیر از مشائخ کرام و سادات عظام و جماہیر اہل اسلام ذو الاحترام
حکومت و امانت پناہ اہالیان ہذا۔ نواب ہدایت علی خانصاحب۔ و میر جلال الدین خان
و علی یاور خان و شمشیر خان و کاظم علیخان۔ و بدر اسلام خان و صالح محمد خان
وغیرہم سندرحیہ۔ اور وہ نوشتہ و تقررہ یومیہ مسماۃ بنو و سید پیر محمد۔ و ملک محمد
و سید باقر۔ وغیرہ خادمان ساکنان موضع اسوہ کے تحت تصرف و قبضہ مین وقت
[illegible] سے چلے آتے تھے ہنگامۂ فساد بدنہاد و بنیاد فیہ داد شکر جرار اسر ایا عنف
و قہر غلبہ فوج مرہٹان دکھنیان لبریز ظلم و طغیان سے آیا سے کہ شہر محاصرہ
کرکے ساتھ تیغ بے دریغ کے کشتہ و خستہ کیا اور اجناس ظاہری معلومہ اسباب
خانہ داری یہان تک کہ لباس ہائے پوشیدنی سے جسم عریان کیا اور اموال باطنی
دفینہ و خزینہ جہان تک ہاتھ آیا لیا اور اطراف و جوانب قریٰ و دیہات گردپیش
اُسکے کو لوٹا اور آگ لگادی تھی مشمولہ اشیاء مین وہ کاغذ سندی نیز سوخت و

تاراج مین گیا گذرا ہوا یہ کیفیت دور گردش ہم اوپر درج کر چکے ہین۔ اور اوسوقت کہ ۳۲ سنہ احمد شاہی تھے کہ اب سے ڈیڑہ سو برس کے لگ بہگ ہوئے ایک قرطاس بمضامین بالا تحریر کرا کر اکابران و معززان گرد لواح اہل اسلام و نام آوران قوم ہنود بخیتم الشاہدین مثل خادم شرع قاضی عبدالواحد صاحب۔ و ولی اللہ خان و میر غلام مہندی و محمد عظیم۔ و حافظ غلام محی الدین و سید علیخان و ہمت خان ولد عبداللہ خان قانون گوے۔ وغیرہم اور کشوری رائے و چکربان محرر و سدا سکہہ قانونگوی وغیرہم تیار کرایا گیا چنانچہ مسلمانان یومیہ سندا وہ کاغذ محررہ ابن ناکارہ یعنی کاتب الحروف کے زمانہ تک سید ببر علی وغیرہ خادمان درگاہ ساکنان راپڑی کے تحت نظر ہے شاید کہ وہ یومیہ سرکار انگریزی کے دور حکومت آنے تک بحال سابق معین ہے زان بعد وہ سلسلہ منقطع ہوا۔ اِلّا اناسی ۷۹ بیگہہ زمین کہ درگاہ شریف کے اردگرد ہے اور علاوہ اسکے کچہ زمین عام گھاٹ کہ برلب جمن واقع ہے مصارف تیل بتی وغیرہ۔ قدوۃ العارفین زبدۃ الکاملین حضرت میان قدو صاحب و نیز گذر اوقات خادمان درگاہ ایشان تا ایندم معافی مین چلی آتی ہے۔ اور سید ببر علی سے قبل۔ سید اصغر علی۔ و سید بند علی۔ پدر ببر علی مذکور و میر سیف علی و میر سعادت علی۔ و سید علی و شیخ عظم الدین۔ محلہ سیدان ساکنین راپڑی کی نذر نیاز و محاصل اراضی مذکورہ اور نامبردگان کے اجداد و لواحقین موصوف کی دست تصرف و اوقات گذاری مین رہی۔

لوگ ذکر کرتے ہین کہ خادمان مذکورہ رپڑی کے اجداد مین سے ایک دختر کی شیخون مین جو باشندگان رپڑی تھے شادی ہوئی تھی لہذا نذر نیاز وغیرہ درگاہ سے شیخ عظم الدین وغیرہ جو اوسی دختر کے ورثاء اولاد و رشتہ داران

Marfat.com

مین تھے حصۂ مقررہ دختری پاتے رہے - اِلّا یہ خبر تحریری کچھ نہین کہ ارض مسطورہ کسنے
دی صرف زبانی چلا آتا ہے کہ شیخ صاحبان محلہ شیخپورہ راپڑی نے جو حضرت
میان قدّو صاحب کے خاندان زیرینہ مین تھے دی ہے - اور نہ یہہ خبر کہ اسیقدر
زمین خدمت درگاہ کے واسطے دی گئی تھی یا اِس سے کچھہ زیادہ اور بھی تھی اور
نہ سیّد ببر علی وغیرہ خادمان حال ساکنان ریڑی کا نسب نامہ بپایہ ثبوت پہونچتا
ہے کہ سید باقر وغیرہ خادمان سابق ساکنان اسوہ آیا انہین کے اجداد مین تھے
یا غیر اور موضع اسوہ سے ریڑی مین بود و باش کا کسطرح تعلّق ہوا اور خادمی و
مجاوری باقر وغیرہ اہل سادات مین متعلّق خانقاہ اولیاء کرام راپڑی کب سے
مقرر ہوئی اور کسنے مقرر کی تھی جس وقت محلہ سیدان راپڑی آباد تھا ارض مسطورہ
خادمان خود ہی جوتتے اور بوتے رہے جب وہ لوگ مر مرا گئے جو کچھہ محاصل اراضی
مزبورہ سے آیا اشخاص موجودہ خادمین نے بغیر تعمیر و ترمیم شکست و ریخت فی نفسہ
خورد و نوش کیا - اور نہ ہمنے اپنی یاد مین جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی سُنا کہ خادمان
یا شیخ زادگان قریب و بعید خاندان حضرت قدّو صاحبؒ سے اِس کام کو بھول کر
گا ہے کسی نے ارادہ کیا ہو اور باوجود ثروت و سربرآوردگی جتّا و مالاً پرسان
حالات مزارات بزرگان بالا خود کہ چگونگی نوبت رسید غور و خیال فرمانے پر توفیق
رفیق ہوئی ہو ہر چند کہ بعض جا جائے دیوار شق و شکست شدہ و دروازہ عدم
کواڑ و مدام در مفتوحہ از غیر نگرانی ہمہ وقت تعین مردم بعض اوقات درگاہ
شریف مین مویشی اور جانوران وحشی درآتے ہین اور اکثر اہل ہنود یا برہنہ
رہنے والے لنگوٹ بند درگاہ کے اندر بلا روک ٹوک بازگشت رکھا کرتے ہین

Marfat.com

سننے مین آیا واللہ اعلم بالصواب کہ چند مرتبہ حیدر آباد دکن سے شیخ صاحبان ساکنان
شیخپورہ برناوہ نے جو اسی خاندان والے وہان والی حیدر آباد کی سرکار مین کسی
کام پر ملازم واہل جاگیر یا معزز عہدہ پر مامور تھے مرمت درگاہ شریف کیواسطے کچھ روپیہ
رئیس ڈنگلہ جلوہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ درین ولا شیخ محمد خلیل احمد صاحب سجادہ نشین
برناوی کی تحریر سے کہ بڑے بزرگ وازبس خلیق مثل بزرگان اجداد وطریق مستثنے اعن
الاولادان موجود ہین دام فیوضہم ظاہر ہوا کہ الحال نواب محمد ولی الدینخان صاحب بہادر
وقار جنگ و برادر الیشان۔ نواب محمد وقار الدین خانصاحب بہادر دولجنگ حیدرآباد
دکن مین تیس ہزار روپیہ کی جاگیر رکھتے ہین جو اولاد حضرت میان فرد علیہ الرحمہ کے
خاندان سے ہین۔ نہ معلوم انھین ارباب جاہ سے مبلغان مذکورہ آئے یا دیگر اراکین
کنندہ خاندان عالی ملازمین والی حیدر آباد سے کوئی اور صاحب سنے۔ مگر غیر بعدار
مستطاو بہ اُن لوگون نے وہ روپیہ مرسولہ خورد برد کر ڈالا۔ حالانکہ امانت کا ضائع کرنا
سخت گناہ اور ارض معافیہ سے یہ مراد نہین کہ خدام غیر مصارف وخدمت جاروب
کشی وحفاظت ونگاہبانی وغیرہ مثل جائداد آبائی سمجھکر بے فکر بیٹھے ہوئے مدام
ذات خاص پر مصرف رہین۔ کیونکہ شرعًا کسیکو یہ مجاز نہین کہ مال وارض موقوفہ سے
رہن وبیع وغیرہ کرسکے یا اولاد پر مثل وراثت حصص تقسیم کرے بلکہ بقدر حاجت
واندازۂ قوت وپوشش خادمان آکر مابقا اور پس انداز شدہ زر نقد خود وا...
درگاہ با جماعت قایم کرکے پنچایت کے طور پر کسی امین متدین مین جمع رہنے اور
حسب مسطورہ بموقعۂ ضروریہ متعلق صاحب مزار صرف ہوا کرے۔ ایک مرتبہ بعض
خادمان درگاہ نے چاہا کہ ہم زمین مزروعہ گرو رکھین مگر خان صاحبان روساو

Marfat.com

راپڑی مانع آئے کہ یہ کام زنہار نہین ہوسکتا۔ جزاہم اللہ خیرا۔
یون تو جیسے اِس ویران کھیڑے کی تمام قبور قدیمہ پر نیستی و بربادی آئی ہے۔ ہم اپنی یاد کا ذکر کرتے ہین اس قدر کہ بعض جا کثرت قبر سے زمین پر قدم رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ شاید کا لفظ ہے جو کسی اور مقام کے قبرستان کے ساتھ یہ واقع پیش آیا ہو خاصکر بیرون احاطہ دیوار حوالی درگاہ شریف کہ تمام قبرین کھود کر صاف میدان کر ڈالا۔ زراعت بنالی۔ اینٹین پتھر بالکل نکال لے گئے اور مفقود کر کے یہ نوبت پہونچائی کہ فاتحہ خوانی تک کو وہان نشانِ قبر نہ باقی چھوڑا۔ جس کی دید سے واللہ ہم کو رقت پیدا ہوتی ہے۔ نواح ہذا مین خاندان شیخصاحبان کا تو سلسلہ ہی منقطع ہے اِلّا بعض تن ہین بھی سو وہ آوارہ دبے وطن۔ ساکنان شیخپورہ بر نادہ کو ہمنے بارہا لکھا کہ میان تمہارے بزرگان کے مزارات ہین ذرا آن کر ایک نظر یہان کی کیفیت ملاحظہ کر جاؤ۔ دیکھو تو کیا صورت ہو رہی ہے لیکن اون حضرات نے ہماری تحریر پر کچھ غور نہ کیا۔ اور نہ پھر آج تک اُن کا مافی الضمیر تحریراً و تقریراً مطلق ظاہر ہوا کہ سبب اسکے سکوت کا و تعمم کا کیا تھا اور کیون ہے۔ جس سے ہم نے سراسر اونکی کج خلقی پر محمول کیا۔ جیسا کہ ہم خاندان ہذا کے بعض اولاد زمان کا حال خلافت اسلاف کتاب ہذا مین اوپر درج کر آئے ہین۔ علیٰ ہذا القیاس ہندوستان بھر تا جہان کہین بھی اِس قسم کی اراضی و مواضع مقابر و مزارات اولیاء کاملین و بزرگان دین پر معین و لگے ہوئے ہین کُل کا یہی حکم ہے حسب وسعت اخراجات وارد و صادر و مصارف متعلقات بہ ماموره خدمات خانقاه و درگاه شریف علیہم الرحمۃ من الرؤف اللطیف سید رمضان علی صاحب

مرحوم شکوہ آبادی حصہ دار زمینداری راپڑی نے اپنے اہتمام خیر سے دیوار احاطہ جو
پورب کیطرف کئی بات گر کر کھل گئی تھی چنوا کر درست کرا دی تھی اگر وہ جناب علی
ہمم اس طرف توجہ نہ فرماتے خدا جانے اب تک مزارات بزرگان کی کیا کیفیت
ظہور مین آتی۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمت اللہ علیہ دہلوی
فتاوی عزیزی مین خدام وغیرہ کو اس قسم کی نقدیات واراضی وغیرہ سے
کھانے مین بہ چند شروط جائز فرماتے ہین۔ چونکہ قبور اولیاء اللہ پر بلاد ہند
مین طوائف مزین وآراستہ ہو کر رقص ومجرا کنان اور جہلا و عوام الناس اکثر
لوازم شرکیہ مین مبتلا رہتے ہین۔ **مسئلہ** ہذا مین واسطے فائدہ وعبرت و
آگاہی خادمان ومسلمانان اہل قدرت کے بوجہہ اختصار طول کلامی نقول اور
کتب سے درگذر کر کے بنظر اسکے کہ حضرت مولانا عالی کے کلام واجب الاعلام
کی بلا چون وچرا ہر فرقہ بصدق وتہ دل تصدیق ویقین اور قبول وتسلیم کرتا
اور کمال عزت وتعظیم بجا لاتا ہے۔ لہذا عبارت اوسکی مناسب محل جان کر
بعینہ یہان درج کی جاتی ہے **وہو ہذا**۔ اگر کسے اراضی از ملک خاص خود بنام
خادمان قبر وقف کند. خادمان را خوردن آن جائز است بشرطیکہ شرط خدمت
بجا آرند وآن شرط این ست کہ مردم را از طواف وسجدہ قبر منع کنند واز فواحش اجا
بپرہیزانند واز داشتن نذر ومنت از نقد وجنس بر قبر منع کنند ودفع سازند اگر شرط
خدمت نہ بجا آوردہ خورند وخورانند حرام است۔ فقط **ونیز** سماع
خود ہی حرام اور اوس مین طوائفون کا مزین ہو کر با ساز ومزامیر رقص ومجرا
کرنا توزیب کا کر لیا ہے وہ سخت تر حرام حاضرین سب گنہگار ہوتے ہین اور

Marfat.com

اون سب کا گناہ ایسا عرس کرنیوالے پر لغیر اسکے کہ عرس کرنے والے کے سر گانے والون اور طوائفون کے گناہ جانے سے ان دونون پر سے گناہ کی کچھ کمی ہو یا اسکے اوگویون کے ذمے حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ مین کچھ تخفیف ہو۔ حدیث شریف مین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین۔ من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص من اثامھم شیئا جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اوسکے بلانے پر چلین اون سب کے برابر اوسکے اوپر گناہ ہو اور اس سے اورونکے گناہون مین کچھ کمی نہو۔ رواہ الائمۃ احمد ومسلم وغیرہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انتہی۔ کذا فی الفتاوی وصالیہ عقد کا مسئلہ ہے مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے عمدۃ النصاح مین تحریر فرمایا ہے کہ اگر مغنیات سے کسی نے کہا کہ تمنے خوب گایا بجایا وہ کافر ہوجاویگا کیونکہ یہ استحسان امر حرام ہے منقول عن المجموعۃ الفتاوی انتہی۔ اور فقہاے حنفیہ مغنی کی شہادۃ کو کیا کہتے ہین دیکھو ہدایہ وغیرہ کتب فقہ۔

ہر مسلمان اہل قدرت افعال منہیات وملاہیہ ومحرمات مسطورہ بالا شرعیہ حتی الامکان کو منع کرے اور ازتکاب اہل رعا۔ انما الاعمال بالنیات۔ سے بروز جزا سزاے مواخذہ و بازپرس کا دغدغہ دلون مین رکہنا چاہیے۔ حیرت ہے مواقع غم والم مین اسباب خوشی وسرور اور افعال فسق وفجور کے کیا معنی۔ اور اسکے ساتھہ پھر علامات اشراک فی العبادات بل اشراک فی العلم حتی کہ نوبت اشراک فی القدرت بالذات اعتقاد آ معمولہ بہ کہ بلاد ہند مین عوام مسلمان شب و روز بزرگان دین و صاحبان قبور سے رکہتے ہین اقوال معتقدات

[illegible]

مشاہدۂ مزارات بزرگان سے اظہر من الشمس والعیان اور مستغنی عن الشہرت و البیان ہے وہ کلام احق و صادق آتا ہے ؎

ہے شیطان دشمن اولاد آدم — سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسیکو بت پرستی ہے سکھاتا — کسیکو ہے وہ قبرون پر جھکاتا
غرض اللہ سے دونون کو روکا
بہلا کر راہ جا خندق مین جھونکا

اور یہہ گل بارانی اور عطر پاشی یعنی ترغیبات گور پرستی و تفاحش سرشتی ہندوستان مین بیشتر بعض حضرات پیرزادگان و شاہ صاحبان کا نتیجہ ثمرات ہے کیونکہ تقریبات عرائس وغیرہ دادا پیر صاحب مین ہجوم زوارین سے ذریعہ وصول معاش اعنی قلیہ مزعفر و حلوۂ تربتر اور ریوڑی و گٹا وغیرہ مٹھائی وانواع ونقدیات حصول طوائفان جو رقص و مجرہ سے فراہم ہوکر نذرانہ پیرجی صاحب وشاہ جی صاحب کے پیش نذر ہوتا ہے۔ جیب و دامان پرزر۔ اور مزید بران یہ امر کہ حضرات کی بلا توبہ رنڈیان بہی سلسلۂ بیعت و حلقۂ مریدیت مین داخل اور بازار زناکاری بدستور سابقہ گرم نعوذ باللہ۔ اور اوسی نقد وجنس بیشۂ موروثیہ سے کہ آنحضرات پر گذرتے ہین مٹھی و دست گرم اور سینہ و دل [illegible] حلال واکل طیب کی طرح استعمال قوت و پوشش ہوتا ہے [illegible] اللہ۔ گویا دنیا مین ان حضرات سے سردست فتوۂ رخصت افعال شنیعہ اور آیندہ عقبی کے واسطے ذات شریف کی بدولت مال زادیون کو بلاخوف عذاب دوزخ سے تمغۂ آزادی اور ذوق میراث بہشت کی شادی ہے ؎

Marfat.com

جب سمجھا دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی	کون رہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے

اور رقاصات فاحشات مزارات پر اپنے اسی قسم کے متاع فراہمہ سے ادائے نذر میں دیگین پہرا کرتی ہین جسکے اہتمام پختگی و تقسیم مین خدام کا اکثر اہتمام رہتا ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیسا علمار ربانی سے اتنی بات ( ) ہی کوئی نہین تحقیق کرتا کہ یہ کہانا کیسا اور کسکا ہے۔ اور اون چاولون کو حاجت مند زردارین تبرک خیال کرکے راہ منزلون دور و دراز لیجا کر اشخاص اہل وطن پر تقسیم کرتے کراتے ہین۔

واضح ہو طوائف کی کمائی یعنی کھانا پینا لباس و مسکن وغیرہ کلہم قطعی حرام جب تک پیٹ مین اس کھانے پینے کا اثر باقی رہیگا عبادات و دعا مقبولیت کے درجہ کو نہ پہونچے گی اور اوس کھانے پر طعام پاکیزہ جان کر کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا یا اوسکے کسی اشیاء خوردنی و پوشیدنی وغیرہ کو استعمال مین لاکر شکر یہ ایزد کرد گار جناب باری عز شجانہ بجالانا دیا طوائف کو اوسکے مال مین افزونی و خیر و برکت کی دعا کرنی نوبت بحد کفر پہونچانا ہے کذا فی کلمات الکفر منشاء فالیرجع الیہا)

پیٹ نے رسوا بنایا آج ہمکو سربسر	اور عذاب آخرت باقی رہا نار سقر

اور اسی گناہ و عذاب مین داخل ہے زر و مال سارق و اہل ربوا و قمار باز و راشی و غاصب و منجم وغیرہم۔ قولہ تعالے۔ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ الخ الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔ مشکوۃ۔

Marfat.com

سچ تو یہ ہے ایسے ہی لوگون کے حدود شرعی کا عظمت و پاس و احترام و بزرگداشت نہ ملحوظ کرنے سے یعنی اختلاط اکل و شرب ہم نوالہ و ہم پیالہ بے زجر و تکرار او شرکت خورو نوش وغیرہ بلا غیظ و غضب و حزن و انکار زمرہ طوائفان کو اقدام معصیت پر جرات کنندہ اور دلیر بنایا ہے ۵

قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را	محتسب گر می خورد معذور دارد مست را

حضرت مولانا اقدس شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی تحریر
تحریر بالا پر نظر دوڑا لیجائے اور قریب و بعید دونو مُریدان پیر طریقت پیرزادہ صاحبان بلا پند سودمند یعنی از دفع و منع شرک و بدعت بلکہ تحریص و ترغیب تمام گلوے پا و گوش بینی و بازو و سر وغیرہم اطفال مریدان بہ این غیر تعلیم و ہدایت عقیقہ وغیرہ یعنی اذان و تکبیر گوشہا سے جنین شعار دین متین مذبذب العقیدہ بنا کر اور حق تعالی کی جناب پاک سے جو اوسکی ذات اقدس منزہ و مبرا آلائش و خلش شرکت غیری سے پھیر کر ہنسلی و بیڑی۔ ڈورا و زنار پیسا و چولی۔ ڈورا و کلاوہ وغیرہ نذر سنت تمام زدہ امام و بزرگان سے رکھوانے اور ڈلواتے ہین۔ اہل تحقیق مشاہدہ سے معلوم کرسکتے ہین جہان ایسے دوست رہزن مستقل ایمان و راہ رب رحیم ہون وہان دشمن مخل دین و شیطان رجیم کی کیا ضرورت اور یہ تمام باتین شرکیہ و بدعتیہ مسلمان خالص [illegible] سے پھیرتین اور انوار توحید مخلصہ دارین مسلوب کرکے ظلمات و ضلالات مین گھیرتی ہین۔ ایسے ہی مسلمانون پر اب اوس قول کی تصدیق پورے طور پر ہوتی ہے ۵

Marfat.com

ہر سود دو آن کس ز درِ خویش براند	وانرا کہ بخواند بدرِ کس نہ دواند

پہر جب ایسے پیران و بزرگان کا جو اوصاف بالا سے موصوف ہین مُرید یا اہلِ صحبت پر پرتوہ اثر پڑ گیا اور عقیدہ غیر اللہ جما دیا گیا اگر جماعت کثیر علمار باتدین و وعظ پر تاثیر و نصاح دلگیر سے لبعی جان یکے بعد دیگرا ... بالاتفاق صراط وحید سنت کی طرف دستیاری و رہنمائی کرین بہلا ممکن ہے جو متزلزل و جنبش سے قدم ڈگ سکے ؎

قد عجز ہے کہ اس گہر مین کوئی آنے نپائے	گر بہولکے آجائے تو پہر جانے نہ پائے

اگر ہمارے اُمور محررہ مین کسی صاحب کو کچھ شُبہہ و کلام ہو تو بقول شخصے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ مقابر مشہورہ و مزارات اولیاء اللہ پر ایام عُرس وغیرہ مین برای العین ملاحظہ فرماکر و یا معتقدین ارتکاب امثال آن یعنی تعزیہ داری و نذر گذار قبور وغیرہا تجربہ سے بپایہ میزان صداقت پہونچا لیا جائے۔ اور وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ۔ اور بات ہے۔ واللہ ایسے لقمہ چرب و شیرین و لباس نفیس و پشمین سے ڈگ گہر کہانا و یا کسی کسب حلال و پیشۂ مباح سے پوشش پلاس کرخت و نان جوین خشک پر قناعت فرمانا صدگونہ بہتر ہے۔ لیکن یہ تو خائف از جحیم النار اور طالبان دار القرار کا منصب ہے اور جس مسلمان کا محض شکم و مقعد اور مخصوص خشفا و منظر اس قول کا مصداق ہو ؎

خواجہ را ہمین کہ از سحر تا شام	دارد اندیشۂ شراب و طعام
شکم از خوشدلی و خوش حالی	گاہ پُر میکند گہے خالی
فارغ از خلد و ایمن از دوزخ	جائے او مزبلست یا مطبخ

Marfat.com

اُس خوابیدہ مست کو حلّت وحرمت عذاب وثواب وغیرہ سے کیا سروکار حضرت عزرائیل
علیہ السلام کے بیدار کرنے سے پنبۂ غفلت گوش دل سے باہر نکلیگا ع

غافل بہوش باش اجل عنقریب ہے

حلالہا حساب وحرامہا عذاب وشبہتہا عتاب فاعتبروا یا اولی الالباب حضرات بابرکات رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ جنکے نام ومراقد مقدسات پر افعال وعقاید شرک وبدعات اختیار کرلیتے ہین ممانعت مین اونہین آئمہ واولیاء اللہ بادشمار ونیز علمائے صلحاء نامدار کی تصنیفات وتالیفات کا کہ اپنے اپنے زمانہ مین دست خاص سے قلم بند کرتے رہے روئے زمین پر دفتر امبار وکتب بے شمار موجود ہین مگر مصرع دیکھنے کو چشم بینا چاہیے۔

اور اگر کسی صاحب نے جو جوہر علم سے مَس رکھتے ہین بادی النظر مثل کتب افسانہ خود بھی دیکھ لیا یا کسی اہل علم سے سن بھاگے تو عمل کے واسطے حالت مذبذبی مین بہ نیت دائمی از دل یقین ووثوق کامل اور قلب مطمئن ومستقیم حاصل کہان سے لاوین ؎

دل ہم نہین رکھتے ہین نظر ہم نہین رکھتے
بہر حیف ہے عقبیٰ کا ذرا ڈر نہین رکھتے

زیارت قبور سے صرف یہی غرض ہے کہ کچھ کلمہ وکلام پڑھ کر انکی ارواح کو ثواب پہونچاوے اور اپنی موت یاد کرکے اشک بہاوے اور ع… لرزے جس سے غرور وتمکنت اور کبر ونخوت ٹوٹ کر معاصی اور ذنوب سے آیندہ باز رہے اور دنیائے بے ثبات وفانیہ سے حیات مستعار کو ازبس نعمت غنیمت سمجھکر ذخیرۂ نکوئی وحسنات مالیہ وبدنیہ زاد راہ وتوشہ ہرا…

Marfat.com

عقبیٰ کا ساماں مہیا کرنے کی دل مین شتابی و زود فکر پیدا ہوتا بعد مرگ و قیامت مین ندامتِ گناہ و بے سروسامانی سے رونا اور کفِ افسوس ملکر ربِّ ارجعون لعلّی اعمل صالحا۔ کی تمنای عبث نہ کرنی پڑے ؎

آدمی ہست از برائے بندگی	زندگی بے بندگی باشد شرمندگی
بے تأمل گرچہ صاحب ہیچ کارِ خوب نیست	بے تأمل آستین افشاندن از دنیا خوش است

اور یہ عبرت انگیز اور تخوفت بیز مقصد عام قبور خصوصاً ٹوٹی پھوٹی قبرونکی دید سے مقام گریہ و رقت زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ برخلاف مقابرات عمارات عالیشان و شاہانہ مزین و مکلف کہ انکے تماشائی سے اہل عبرت کو وہ بات کم ملتی ہے۔ ہان صوفیائے صافیہ جنکے آئینہ قلوب پردہ ہائ کدورات تیرگی سے خالی و مجلّی اور لوثِ آلائش و علائق دنیوی سے پاک وصاف ہین قبور اولیاء اللہ سے بحالت مراقبہ و اعتکاف فیوض و برکات روحی ضرور حاصل کرسکتے ہین۔ کما فی کتب الصوفیہ اور یہان حضرات کی یہ کیفیت ہے ؎

حال پر اُنکے ہوئے وجّاد ہر افسانہ پر	ٹھوکرون سے کردیا پامال ہر رقاص نے
صوفیانِ حال سے پوچھے کوئی اے اہلِ دل	پیش پیغمبر یہ کرتے سرِ حق غواص طے

دیگر انکے دعوے مفسد دین کو جیسے دفع کیا ہے ؎

بہت صوفیانِ زمانہ نے دعوے	کیا اتحاد و حلولِ خدا کا
یہ الحاد اور زندقہ ہے سراپا	پر ان صوفیونکو نہین اسکی پروا
محرم سرود و مزامیر بجاتے	بہت اپنے مرتے ہین وجد لاتے

شیخ وارد جمعہ اطفال را +

Marfat.com

ڈہولک وسارنگی کی حرمت مین تو بالاتفاق کسیکو بھی کلام نہین - رہا مطلق سماع جو اکابر چشتیہ سے اباحتاً منقول ہے سو وہ بشرائط تھا - کما فی احیاء العلوم وعوارف المعارف - وفوائد الفواد - وتالیفات مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہم اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کے قول کی اسباب مین دلیلاً نقل ہو چکے ہین کہ انہون نے ایک شخص کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ - نہ این کار میکنم نہ انکار میکنم - یہ اونہین شرائط تامہ کاملین مستغرقین الحال - اعلم علماء شرعیہ ماہر اصطلاحات رموز صوفیہ کا مذکور ہے نہ عوام جہال زمان کا ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اور صوفیائے باکمال کو تو غیر سارنگی وستار اور ڈہولک وغیرہ کی ... ہر نشان مکروہات وشدائد پر وجد تازہ اور ہر ہست یا دست بہ جہان ... بے اندازہ حاصل ہے - حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

فیضی فیاضی کا مقولہ ہے ؎

برہر بنِ موکہ می نہم گوش
فوارۂ فیض اوست در جوش

رہے صوفیائے ناقل نما ہر لوش وجد کوش جو تمام ڈہول وجبرت وغیرہ ... اربع واجدین مین سے ہنوز کسی ایک کے بہی حصۂ خم جام جرعہ سے ... اور خمخانہ پیمانۂ بادہ سے مطلقاً ناچشیدہ مین محرمات ملاہیہ کے اندر ارتکاب مین مستانہ وار بیباکانہ حدود شرعیہ کو توڑ کر دائرہ معینہ سے نکل جاتے ہوئے

Marfat.com

ہین اس شعر پر عمل کرین ؎

رموزِ مملکت خویش خسروان دانند	گدائے گوشہ نشینے تو حافظا مخروش

ثانیاً کیفیت حال وصورت وجد متعال مین غیر مدہوشی اپنے اختیار کے ساتھ لوٹنے پوٹنے سے اہل مجمع مین عوام تماشائی کو ذرا سا بھی ریا وبناوٹ کو دخل دیکر ہنسا یا تو فاصابہٗ وابلٌ فترکہٗ صلدًا الخ الآیہ۔ امر خداوندی کو نیز پیش نظر اور حاکم قلب کر لینا چاہئے لہا ماعلیٰ نکمہ ہو العلاء الضرو روا المفاد واللہ بصیرٌ بالعباد ؎

راز نہان ہے جلوہ گر سامنے وسکے ہو بہو

ہے اوس صورت مین ہے کہ معتقدین افعال ہذا در ہیئت کذائیہ مین محل ثواب وموجب عبادت ایزدی اور حصول معرفت وتقرب الٰہی یقینی تصور کرین۔ الا مختار بدکار گاجا یا جا رقص ومجرا طوالفان کو گناہ وعصیان مین معدود کرتے ہین تمہین ایسے لوگون سے پوچھ لو دیکھو تو افعال معصیات تبلانے یا اعمال حسنات۔ اور تم ان ارتکاب کو اعتقاداً وعملاً بحال ذوق شوق الی اللہ اور تزکیہ نفس وانجلاء القلوب اور غایت عرفان مین گنتے ہو۔ اور ہر نیک کام کے واسطے ترقی بالثواب وتجیت ملکی نہین باتون کا ہونا ضرور ہے یکم صورت موافق شرعیہ دوم نیت خالص سوم اعتقاد صحیح۔ دیکھو تفسیر فتح العزیزی ؎

وصف ئے کہ کند جمیر سالی	انگشت بر دہد گواہی

اہل الحال صادق المقال منتہی واخص الخواص ہر لحظہ وہر آن کیفیات واردہ ذوق وجدانی ولذات لقائی شوق رحمانی مین متلذذ ومستغرق رہتے ہین انکو تو ایک ساعت بے حضوری دل یاد وذکر حق سے غافل ہوجانا بس اس صدمہ کا

Marfat.com

جیسا کچھ ہوتا ہے اونکا دل ہی خوب جانتا ہوگا قول بزرگ [illegible] ہے ؎

زندگی با دوست پیش عارفان	یک زمان بے یاد او صد مرگ دان

اور پھر اولیاء اللہ کی ذات سراپا برکات کو دنیا میں باوجود کمال قربت کرایزد حضرت سے رکھتے ہیں اسپر ستکبار عجب کیسا باکہ خشیت میں [illegible] قلب کی یہ صورت ہے ؎

خدا کو کام تو سونپے ہیں میں نے سب لیکن	رہے ہے خوف [illegible]

سچ ہے جو ہیبت سلطانی بوجہ حضوری [illegible] دربار کے [illegible] طاری رہتی ہے وہ زمینداران دہقانان کو بسبب دوری [illegible] مقربان را بیش بود حیرانی - اور [illegible] رہی ہے ؎

بتہدید گر برکشد تیغ حکم
بمانند کر و بیان صم و بکم

ہمہ ہرچہ ہستند از ان کمتر اند	کہ با ہستیش نام ہستی برند
چو سلطان عزت علم برکشد	جہان سر بجیب عدم در کشد

بزرگان سلف کے حالات سوانح عمریاں دیکھو اللہ اکبر انہوں نے کیسے کیسے مجاہدے کئے ہیں اور کیسے کیسے ریاضات و مراقبات کہ عشاء کے وضو سے تیس تیس چالیس چالیس برس نماز فجر ادا کی ایک ایک نشست پر سالہا سال گذر گئے [illegible] ہوگئیں - بینائیاں جاتی رہیں - سماعت میں فرق آگیا - [illegible] صائم الدہر غیر اظہار قائم اللیل پوشیدہ - راحت و آرام بالائے طاق غم و حزن سے دل و جگر شاق - سینہ بریان چشم گریان ہروقت شہرت و نمائش سے گریزان [illegible]

Marfat.com

تحسین سے بیزار قطعاً اپنے ہات پیرونکی محنت و مشقت سے بہ کسب و تجارات و حرفہ مباحات شرعیہ اکل حلال اور اپنا قوت لایموت بہم پہونچاتے رہے اور اوسی نین سے بقدر موجودہ امارت خیر الی اللہ۔ صوفیاے زمان اور مدعیان درویشی کو بباعث بارگران اور مخالفت نفس ان باتون سے توبچپو بہے مگر سماع مروجہ پر شیداے روئی۔ اور حیرت یہ کہ ابھی مرید ہوئے اور ابھی سماع جلسہ مین نعرہ ہوحق۔ نہ مسائل دین سے واقف نہ اصطلاحات صوفیاسے ماہر نہ حلت و حرمت کی خبر نہ حقوق سے آگاہ ہی نہ شخصی تقلید خر برفت خر برفت کے لحن پر شور و شغب لو اور بدل مخاطب ہو۔ ماہر فن لغات مولنا غیاث الدین مصطفے آبادی کی تحقیق لغوی۔ صوفی پشمینہ پوش زیرا کہ صوف پشم را گویند و در اصطلاح فقیر صوفی آنرا گویند کہ نگاہ دارد دل خود را و صاف دارد خاطر خود را از خیال غیر حق از کشف و لطائف۔ و در شرح معتبر از شروح نوشتہ کہ صوفی منسوب بصوفہ است کہ قومے بود از اہل تجرد در ایام جاہلیت کہ خدمت کعبہ مے کردند و خدمت خلق براے حق می نمودند پس اہل تصوف منسوب بایشان شدند۔ و صوفی بمعنی مخلص نیز آمدہ است۔ ایضاً۔ ولایت بکسر یک ملک پادشاہ و زمین آباد ان و متکفل کار کسے شدن و دوستی و تصرف و حکومت و امارت سلطان و تقرب بندہ نیک با خداے تعالے۔ ولایت و بلفتح یاری دادن و مددگاری کردن ا ز لطیفہ کلام مین نہ قاموس و مدار و مزیل و منتخب و بہار عجم و کشف و تصریح۔ انتہی و در شرح عقاید نسفیہ عبارتہ ہٰکذا۔ الولی ہو العارف باللہ تعالیٰ و صفاتہ حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض

عن الانہماک فی اللذات والشہوات۔ یعنی ولی آن عارف بخدا وصفات اوست بقدر طاقت ہمیشگی کننده است بر طاعت پرہیزگارست از گناہان روگردانیده است از غرق شدن ومبالغہ نمودن در لذات وشہوات نفسانی انتہی۔ ابراہیم ادہم رحمت اللہ علیہ مروے راگفت خواہی کہ ولی باشی از اولیاء اللہ تعالیٰ گفت بلی خواہم گفت لاترغب فی شئ من الدنیا والآخرۃ وافرغ نفسک اللہ تعالیٰ واقبل بوجہک علیہ بدنیا وعقبیٰ۔ رغبت مکن کہ رغبت باینہا اعراض بود از حق سبحانہ تعالیٰ وفارغ کن مرخود را از براے دوستی خدا وند دنیا وعقبیٰ را در دل راه مده وروے دل بحق آرد۔ چون این اوصاف در تو موجود شد ولی باشی۔ نفحات الانس انتہے مختصراً۔ نقول ان چند عبارات کتب مندرجہ سے یہ غرض ہے کہ واجدین صوفیاے زمان اپنے حال وقال ظاہریہ وباطنیہ سے موازنہ وتطبیق کرین اور انکے معانی ومطالب کی طرف بہ توجہ دل وبہوش حواس اور بنظر تعمیق خوض وفکر وغور وخیال فرماوین کہ ان مین سے ہم اپنے تئین کس کس درجہ ومرتبہ مین ہین ؎

صلاح کار کجا ومن خراب کجا	ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا

اماماں اہل دلان وسلطانان مسند عرفان نے عین بحر استغراق کے عالم مین جو جو مقالات مقام رضا وتسلیم سے متعلق صفحات پر جلوه گر فرماے ہین بکمال مناسب مآل یہان درج فرماے جاتے ہین بایدید دید۔

بوستان مین حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ یون تحریر مین لاے ہین۔

Marfat.com

شبی یاد دارم که چشمم نخفت ‌ ‌ ‌ ‌ شنیدم که پروانه با شمع گفت
که من عاشقم گر بسوزم رواست ‌ ‌ ‌ ‌ ترا گریه و سوز باری چراست
بگفت ای هوادار مسکین من ‌ ‌ ‌ ‌ برفت انگبین یار شیرین من
چو شیرینی از من بدر مے رود ‌ ‌ ‌ ‌ چو فرهادم آتش بسر مے رود
همی گفت و هر لحظه سیلاب درد ‌ ‌ ‌ ‌ فرو میدویدش برخسار زرد
که ای مدعی عشق کار تو نیست ‌ ‌ ‌ ‌ که نے صبر داری نه یارای ایست
تو بگریزی از پیش یک شعله خام ‌ ‌ ‌ ‌ من استاده ام تا بسوزم تمام
ترا آتش عشق اگر پر بسوخت ‌ ‌ ‌ ‌ مرا بین که از پای تا سر بسوخت
نرفته ز شب همچنان بهره ‌ ‌ ‌ ‌ که ناگه بکشتش پری چهره
همیگفت و میرفت دودش بسر ‌ ‌ ‌ ‌ همین بود پایان عشق اے پسر
اگر عاشقی خواهی آموختن ‌ ‌ ‌ ‌ بکشتن فرج یابی از سوختن
مکن گریه بر گور مقتول دوست ‌ ‌ ‌ ‌ برو خرمی کن که مقبول وست
اگر عاشقی سر مشوی از مرض ‌ ‌ ‌ ‌ چو سعدی فرو شوی دست از غرض
فدائی ندارد ز مقصود چنگ ‌ ‌ ‌ ‌ وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
بدریا مرو گفتمت زینهار ‌ ‌ ‌ ‌ وگر میروی تن بطوفان سپار

مثنوی معنوی میں حضرت مولانا روم علیه الرحمه اسطرح گهر ریز هین۔

این قدر بشنو که چون کلی کار ‌ ‌ ‌ ‌ می نگردد جز بامر کردگار
چون قضای حق رضای بنده شد ‌ ‌ ‌ ‌ حکم او را بنده خواهنده شد

Marfat.com

زندگی خود نخواہد بہر خود ۔۔۔ لے پئے ذوق حیات مستند [۵۱]
ہر کجا امر قدم را مسلکیست ۔۔۔ زندگی و مردگی پیشش یکیست
بہر یزدان می زید نے بہر گنج ۔۔۔ بہر یزدان می مرد نز خوف و رنج
ہست ایمانش برائے خواہ او ۔۔۔ نے براحت جنت و اثمار وجو
ترک کفرش ہم برائے حق بود ۔۔۔ نے زبیم آنکہ در آتش شود
آنگہان خندد کہ او بیند رضا ۔۔۔ ہمچو حلوائے شکر اورا قضا
مرگ او و مرگ فرزندان او ۔۔۔ بہر حق پیشش چو حلوہ در گلو
نزع فرزندان برآن بیوفا [۵۲] ۔۔۔ چون قطائف پیش شیخ بینوا
پس چرا گوید دعا الا مگر ۔۔۔ در دعا بیند رضائے دادگر

سلسلۃ الذہب میں حضرت مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ ایک عارف کا قول یوں زیب رقم ہیں۔

عارفے گفت ہر کہ یارم شد ۔۔۔ خصم جان امید دارم شد
جوہر من مناسب خود یافت ۔۔۔ رو بیم از حق بجانب خود تافت
مرد حق زان گرامیتر داند ۔۔۔ کہ دلش راز حق بگرداند
آنکہ با من ز دشمنی زدہ دم ۔۔۔ دوستدار من است در عالم
رو بیم از خود بتافت در حق کرد ۔۔۔ قبلہ ام وجہ حق مطلق کرد
کہ ازان بہ بپیش عاشق زار ۔۔۔ کہ کند رو سوئے جانب یار
دشمنان جہان بمذہب من ۔۔۔ دوستانند دوستان دشمن
تا تو در بند نفس وسواسی ۔۔۔ دشمن خود ز دوست نشناسی

Marfat.com

نیست بر مردان ستمگاره
ہیچ دشمن ز نفس امّاره

منطق الطیر مین حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمہ استقامت عشق مجنون

یون اسطرح تحریر فرمان ہین جو مضامین بحر حقیقت سے لبریز ہین۔

گفت مجنون گر ہمہ روئے زمین
بر زبان بر من کنندی آفرین
من نخواہم آفرین ہیچکس
مدح من دشنام لیلی باد و بس
خوشتر از صد ملک یک دشنام او
بہتر از ملک دو عالم نام او
گر ترا استادگی نہ معشوق مست
بہ کہ از غیرت نگہداری بدست
[illegible] با تو گفتم اے عزیز
در نبود خواہی چہ خواہی بود نیز
چونکہ [illegible] عزت آمد آشکار
پس برآرد از ہمہ جانہا دمار
چون [illegible] پیدا شود
وان یکے از عزت و خواری چہ سود

[illegible] حضرت حکیم سنائی علیہ الرحمہ یون تحریر فرماتے ہین۔

عشق مردان بود براہ شبانہ
عشق تو ہست [illegible]
درد بے نیازی اے درویش
رو تو بیگانہ وار از پئے خویش
[illegible] جوشش از جان
جوشش از عشق و این جوشش از جان
[illegible] ابلہ نفس
آنکہ جان و تن ستاند خوش
ہمہ [illegible] اندیشت
ہشت خوانست و ہفتخوان پیشت
[illegible] زندہ خواہد مرد
دیدہ و دل سپید و طلعت زرد
[illegible] شوخی و خوشی باشد
غمزہ با حسن و دلکشی باشد
[illegible]
[illegible] عاشقان ہیچ

Marfat.com

کے در آئی بچشم مرد خرد — تو فروشی نفاق و نفس و خرد

تا تو او را فروشی این سلعت — او بهر دم فروشد [illegible]

سلعتش ساعتیست با تو و بس — خلعتش دام در دو بند قفس

گر ازین واه [illegible] شد او بر هی — کفش بیرون کنی [illegible]

هست حق را بهر جهان تشریف — اندر اثنای علم صنع لطیف [illegible]

داند آنکس که خرده دان باشد — کانچه او کرد خیر آن باشد

سوے تو نام زشت و نام نکوست — ورنه محض عطاست [illegible]

هم بدین پایه بند لطفست غریب — تاج سر گشت گر [illegible]

هست کفارت ار چه بیم آری — درد پهلو و رنج بیمار [illegible]

زانکه داند کرم که حق کرم — نکند ضایع آن [illegible]

نام نیکو و زشت از من و تست — کار ایزد نکوست [illegible]

هست عالم خدای عز و جل — که ترا چیست [illegible]

گرچه باشد بظاهرت همه خوب — لیک باطن بود همه [illegible]

نیک داند خدای سر دلت — زانکه ز آلود [illegible]

کے شود عقل تو بدو مدرک — چه نماید ترا بجز [illegible]

هرچه ز ایزد بود همه نیکوست — هرچه از لنت [illegible]

گر نه سازد بحکم مطلق تو — باد با با دبان [illegible]

خیر و شر نیست در جهان اصلا — نیست چیزے از [illegible]

انچه پیدا و انچه پنهانست — همه با دانش [illegible]

[illegible]

مرگ اگرچند بد نکوست ترا — مال و میراث جملہ اوست ترا

ہرچہ در خلق سوزی و سازیست — اندر امر خداے را رازیست

اے بسا شیر کان ترا آہوست — وے بسا در دکان ترا دارو ست

بندگان را کہ از قدر حذر است — آن نہ زیشان [illegible] ہم از تقدیرست

قدر تقدیر او نہاد چو چنگ — کے ستاند ہمی ز نام و ننگ

زان چو بر ابط بہر خیال ہمی — تخفتہ نالد ز گوشمال ہمی

کہ کند با قضاے او آہے — جز قضا را یہ دگرا ہے

آہ تو با قضاے او باد ست — بر قضا اش دل تو ناشاد ست

با قضا مر ترا چو نیست رضا — نشناسی خداے را بخدا

چون چراغند اگرچہ در بند اند — زانکہ جان میکنند و میخندند

تن و جان از پی قضا در شکر — دل تہ تیر کمان نہ پای بشکر

ہر بلاے کہ دل نشاید از و — گر یکے ورنہ ہزار شاید از و

حکم تقدیر او بلا نبود — ہرچہ او داد جز عطا نبود

وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْاُنْسِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مَا هُوَ فَقَالَ اَنْ لَا تَسْتَأْنِسَ بِكُلِّ وَجْهٍ صَبِيْحٍ وَلَا بِصَوْتٍ طَيِّبٍ وَلَا بِلِسَانٍ فَصِيْحٍ وَلَا بِاَخْلَاقٍ حَسَنَةٍ۔ اور سفیان ثوریؒ سے ہے کہ حضرت کو ان کو اللہ تعالیٰ سے اکہ وہ پوچھے گئے اس بات سے کہ انس پکڑنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے کیا ہے پس کہا انہوں نے کہ انس پکڑے تو ساتھ ہر اچھی صورت کے اور سے

استغنا کرے۔

Marfat.com

آواز خوش کے اور نہ ساتھ زبان فصیح کے اور نہ ساتھ اخلاق زیبا کے ؎

اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے	نہ عارفست کہ از راہ سنگ برخیزد

اور فتوح الغیب کے ساتوین مقالہ مین حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ نے بیچ مقام تسلیم کے درج فرمایا ہے۔ فَاِذَا اَکُنْتَ اِلٰی غَیْرِہٖ فَقَلْ اَشْرَکْتَ بِاٰہٖ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرَکَ جس کی شرح حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نے اس طرح پر کی ہے۔ پس چون میل کردی وساکن شدی وآرام گرفتی بغیر حق پس بتحقیق شریک گردانیدی بوی غیرا ورا بیت

بغیر حق یک ذرہ کان مقصود نیست	تیغ لا برکش کہ آن معبود نیست

فَاحْذَرْ وَلَا تَرْکُنْ۔ پس پرہیز کن وساکن مشو بغیر حق وَخَفْ وَلَا تَامَنْ وبترس وایمن مشو انتہی۔ ان سب کلام کا ماحصل ومآل یہی ہے کہ اپنے تئین بنیست اور ذات حق مین فنا کردے (اور یہ غائت واعلے مقام ولایت ہے) اور وہ ؎

تا بجاروب لا نروبی راہ	نرسی در مقام الا اللہ
بکن بیرون ز دل ہر ما سوا را	بیابی آن زمان سر خدا را

اسی پر ایک اہل اللہ کا یہ ہندی شعر ہے ؎

تین تن کا چرخہ چلیا[1] ور رین رین کا بندہی تار[2]	وہمین جب ا ہمین ملین وتب تنہ لاگے بار
کون ایسا ہے جو یار کوئی جانان چہوڑدے	مین نچہوڑونگا اگر مجہکو زمانہ
کسے راکس کسے راکس	مرا یک نام رب العالمین بس

بہرکیف آئینہ قلب کو صاف ومجلی مصداق اس کلام کے بنانا ہے ؎

خواہی کہ شوی دل تو چون آئینہ	دہ چیز برون کن ز درونہ سینہ

[1] تین تن الخ یعنی دوامی ذکر خدائے رحمن ۱۲ [2] رین رین الخ یعنی کثرت گریہ وبکا انسان ۱۲

Marfat.com

حرص و طمع بخل حرام و غیبت		کذب و حسد کبر ریا و کینہ

تا دل منظر چشم احدیت مظہر ذات صمدیت ہوجائے - اور یہ کل باتین پوشیدہ ظاہر کے خلاف پردہ دل سے متعلق ہین - الّا درویش زمان اور صوفی دوران ان کی صحبت تمام اور اثر منتر کے توڑ کا علاج تو کرتے نہین بلکہ جس مین انکی شہرت و نمود اور لوگون کی نظرین اپنی جانب پڑنا مقصود ہو اختیار کرتے ہین جیسے بعض درویش تہبند و چادر سرخ گیروا رنگ رکھتے ہین بعض درویش سر برہنہ رہتے ہین خلاف شعار سے موجدان اصلی یعنی اس رنگینی پوشش و سر برہنگی سے ان کی کیا غرض و مراد ہے - بعض صوفی اپنے موئے سر انداز مسنونہ سے زیادہ بڑھا کر دوشون پہ چھوڑے رہتے ہین اللہ اعلم اس موئے درازی سے انہون نے کیا مدعا و مطلب تراشا ہے بعض صوفی و درویش لمبی لمبی تسبیح ہزار دانے کی گلے مین حائل رکھتے ہین نہ جانے اس گلوئے طوق سے کون سا فائدہ و مقصد خاطر ہے سے ظاہر ہے کہ یہ ساری باتین ریا و دکھاوٹ سے متصل و علت مرض مذکورہ سے خالی نہین حالانکہ یون چاہئے تھا ؎

بیش یا خلق در گفتہ دار باشد		ولے جان و دلش با یار باشد

یعنی ہر عالم و فقیر راز و نیاز عبد و معبود و رمز و اسرار شاہد و مشہود سربمہر کسی پر نہ کھلنا چاہئے چنانچہ عشق عاشقان دنیوی کی مناسبت حال اور طرز مقال سے مقابلہ کیا جائے حاصل یہ کہ اعلان و اظہار انکے حق مین گویا کژدم و مار و اژدہا سے خونخوار اور اخگر تار ہین نہ اخلاص با یار و انقطاع عن الاغیار ہ

خیالات نادان خلوت نشین		بہم بر کند عاقبت کفر و دین

Marfat.com

صفائیست در آب آئینہ نیز	ولیکن صفا را بسے باید تمیز

تحفۃ الفقرا مین جہان فرقہ ہائے فقراء باطلہ و خلاف شرع کی تردید ہوئی ... گئی
ہے ایسے صوفیائے ریاکار کے قباحات کی بھی اصلاح کردی گئی ہے۔
باقی یہ مضمون ... کتاب یعنی تحفۃ الفقراء منزل طریقت حصہ ثانی جلد دوم
مین بالتشریح وبسط وطوالت کے ساتھ زیر قلم ہے۔ ونیز ناظرین ...
ارباب توثیق مشرح حالات تسکین بخش متعلق سماع وغیرہ فتاوائے ...
سے آگاہی کما ینبغی عمدہ طور سے بہم پہونچا سکتے ہین جو اس ناچیز کے قلم ...
اس سلسلہ کے ضمن مین بہ قدر تخیلاً مذکور آگیا۔ ...
از انقلابات زمان جب شیخصاحبان اولاد شیخ داود ...
راپڑی تھے نسل کا خاتمہ ہونے لگا تھا یا موجود شیخان نے چند ...
رہگئے تھے زمین موضع شیخوپورہ مسمی اودے سنگہ یا اودے سنگہ ...
دا نسبھا کی قریہ معروف ہنودان رپڑی کے متصل ہے ...
اس طرح زمین شیخوپورہ دست رس ہنود ہوئی جو ایک سے ...
اودے سنگہ سنتر یکی چھٹی پشت ہے بہ ٹھاکر ... سنگھ ...
نمبردار وغیرہ ہنود ساکنین گڑھی مذکورہ کا بیان ہے جو اولاد مین ٹھاکر اودے سنگہ
کے ہین اور وہ لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ متعلق خدمت درگاہ شاہ ...
بادشاہی دی ہوئی ہے ہم اپنے بڑدن سے یون ...
سے ہمارے مورثان نے بلا دخل ارض معافی ...
زبانی ایک شخص کے معلوم ہوا کہ اوس وقت کے ...

Marfat.com

قبضہ ہنود مین کسطرح گئی بعض صاحبان موضع آسوہ اولاد شیخ حامد پسر نصیر الدین
ثانی راپڑوی کے پاس موجود ہین جن مین حضرت پیر **صوفی صاحب** بوا مجہول
علیہ الرحمہ چیندوار کا بہی کچہہ تذکرہ ہے مگر میری نظر سے وہ کاغذات نہین گذرے کہ
اون مین کیا بیان ہے اور نہ پیر صوفی چیندوار کا کہ جو آب مز تحصیل فیروزآباد
مین لگتا ہے تواریخی حالات کی ایسی کوئی کتاب کہین مین اونکے حالات مجملاً یا
مفصلاً کم و بیش متفرقات و یا یکجا مجتمع و مندرج ہون باوجود سعی بلیغ و کوشش
بسیار مجہے نہین دستیاب ہوئی۔ اور نہ زبانی ہی کچہہ حالات سننے مین آئے کہ
آپ کا فلان زمانہ تہا اور بعض اشخاص سے اقوال مختلف مسموع ہوئے لیکن تسلی
و اطمینان نہین نہ تہے لہذا قلم انداز کئے گئے۔ خدا علیم کسی ملفوظ مین اونکا کچہہ
تذکرہ آیا ہے یا کسی مورخ نے کہین قدر قلیل و یا حالات بسط و طویل قلم زد کئے
ہین یا نہین۔ الحاصل منجملہ اور ارض دیہات عنایت الہی سے موضع شیخپورہ بہی
کہ اسکی مین لیہہ زمین ارض رپڑی سے علیحدہ ہی ہے اہل ہنود سے نکلکر مخیر
بردبار سلیم الطبع۔ باادب۔ ذکی فارمنشی **محمد عثمان خانصاحب** ٹہیکہ دار ولد
امیم خان رئیس سکنہ رپڑی کے بیع مین آگیا ہے جو احاطہ درگاہ شریف و
عیدگاہ و نیز دیگر مشاہد و مقابر مسلمین قدیمہ و ارض معافیہ محدودہ وغیرہ تمامی
اس بیع مین داخل ہین۔ اُمید ہے کہ اب مزارات و قبور شکست و کاشت سے
محفوظ و مامون رہینگے جیسے کہ قبل ازین عیدگاہ شکستہ اور یہان کے مجرات کو توڑ
پہوڑ کر جسکی طبیعت چاہی بلا مزاحم اپنی ملک مقبوضہ کی طرح اینٹ پتہر نکال لے گیا
اور فرش عیدگاہ و قبرون کو جا سے زراعت کرلیا۔ زر محاصل معافی ارض درگاہ

Marfat.com

شریف باتفاق ورائے مشورۂ مسلمانان اہالیان ریڑہی پس از قوت خادمان ہرچہ زر موجود سے چونکہ خانصاحب موصوف ازبس فراخ حوصلہ ہین کچھ اخراجات عن المعیت عند الضرورت وقتاً فوقتاً ومحل موقعہ منہدمہ بروج عیدگاہ و دیوار ہائے شکستہ احاطۂ درگاہ شریف والنسداد درواز ے جوڑی کواڑ وغیرہ ازاہتمام بلیغ وتدابیر حسنہ سے ضرور بخیر و صلاح ہونگے کیونکہ معابد ونشان ہائے قدیم ومتبرک نام آورا دریادگار مسلمین ہین جیسے کہ بذات خود بصرف زر خطیرہ ومبلغان کثیرہ چاہ پختہ ومسجد جدید موضع ہذا مین تیار کرائے ہین رحیم وکریم ایسے اعلی صفات مرجع حسنات کو اور مرتبہ دوبالا عطا فرماوے سہ

خدا ایسے لوگون کو توشاد رکھہ	محبت سے دنیا مین آباد رکھہ
رہے جنکی کوشش سے شاداب تام	چمن دین احمد علیہ السلام

آمین ثم آمین۔

کچھہ روز قبل روشنی کا یہ دستور تہا کہ زمینداران ہنود موضع گڑہی شبرات وغیرہ مین ہنڈے تیل کے لاکر روشنی درگاہ مین وبیرون اطراف درگاہ کرادیا کرتے تھے اب وہ معمولہ بہی اُن لوگون نے بندکردیا۔ ویران ہوجانے محلہ شیخپورہ کے بہت روز بعد تک درگاہ شریف مین قبور مشہورہ پر غلاف وقبر پوشش نہایت عمدہ اور خوبصورت رنگ برنگ چمکدار چھاپۂ نقرہ وغیرہ سے بل... ہوئے پڑتے اور مصلے بچھے رہتے تھے جو روسا اطراف ونا... وقتاً فوقتاً آتے اور گذرتے رہتے تھے جس وقت اونمین سے پُرانے ہوہوکر خارج ہوتے رہے۔ پہر لگایا پر کچھہ روز یہہ دستور رہا فاصلہ درگاہ ووحشت سبب مین خادمان

Marfat.com

محلہ سیدان راپڑی صبح کو لیجا کر بچھاتے اور شام کو اوتار کر گھیر لیا کرتے جب مجمع سادات کے شہریت مرگ نوش فرمانے سے محلہ سیدان راپڑی نیز برباد ہوا وہ قبور بوجہ عمر رسیدہ و غیر محفوظی مین گل پھٹ کر تار بتار ہوئے۔ چنانچہ ابھی قریب زمانہ تک بعض پارچات کہنہ و بوسیدہ نشان وہان موجود تھے زیر زمین دفن کردیے گئے

الغرض ان الطاف و موقت بھی لباس نو رہ علے نور وقت تھا کہ شجر ہاے گوناگون و ثمرات بو قلمون اور گلہاے رنگارنگ خوشبو کی ترنگ سے اندرون درگاہ شریف و بیرون حوالی اوسکے دور دور تک مثل خنکی چشم باد نسیم صبح وار ہر وقت مہکتا رہتا تھا چنانچہ اسی اہتمام خاص کی غرض سے پیش درگاہ متصل نوبت خانہ احاطہ محیط باغ تھا سے تختہ چمنستان و روضہ ریحان معمور نہا بغایت راحت افزا و خوبیہاے و گلشن جسکی ریاضہاے قطعہ بندی مین روش برروش علیحدہ علیحدہ متقابلاً بیلا و چنبیلی گیندا و جوہی موگرہ و لالہ گلاب و ہزارہ وغیرہ وغیرہ قسم قسم اور نوع بنوع پھلوار کہ صانع باکمال ملک القدوس سے روز بروز عالم ظہور مین ورود تازگی لاتے۔ اور کار خدمت معمولہ پر باغبان مقرر تھے کہ مدام صبح و شام نو بنو اور تازہ بتازہ گلون سے سبد و دامان پُر کرتے اور گجرے و ہار وغیرہ مزارات حضرات مسطورہ بالا ادام اللہ برکاتہم ڈالا کرتے۔ چنانچہ بنیاد اوس کی اب بھی کہین قریب زمین اور کہین اوس سے بلند کھڑی ہوئی ہے جو چمن اور پھلوار کے نام سے پکاری جاتی ہے پُرانے لوگ یہان کے بیان کرتے ہین ہم نے اوس کی دیوارین اتنی بلند دیکھی تہین کہ اونکے طاقچون مین کبوتر انڈے رکھتے تھے

Marfat.com

نداب زن بے وارث کی طرح لوگ اوسکو مسمار کر کے اینٹیں بھی نکال لے گئے [illegible]
مسعود زمان مبارک نشان کا تو ذکر کیا ہے اوسوقت کے دیکھنے والے [illegible]
مذاق سے کما حقہ واقف ہونگے چند درخت آگے کے خوشبودار [illegible]
اس وقت تک لیسے ہرے ہوئے ہین کہ موسم بہار مین اونکے پھولون کی [illegible]
سمت بادروان صحرا و مکان پُر ہو جاتا ہے۔

سابق مین نقارون کی کئی جوڑیان درگاہ شریف پر موجود تہین اور نوبت [illegible]
مین جو درگاہ شریف سے باہر پیش دروازہ ابہی قایم ہے اوقات معینہ پر نوبت
بر نوبت بجتی رہتی تہین چنانچہ اونہین سے ایک نقارہ ٹوٹا ہوا بر مکان [illegible]
ربیبہ میر ببر علیصاحب۔ اور ایک نقارہ رحم علیشاہ و منظور علیشاہ وغیرہما فقرا
گروہ شاہ مدار قدس سرہٗ ساکنان ریڑی کے مکان پر رکہا ہوا ہے۔

آثار نمونہ کرامت۔ سید اصغر علی جن کا نام اوپر زیر قلم آچکا جو کہ منجملہ [illegible]
ایک خادم درگاہ تہے آخر عمر مین مجنون ہوگیا تہا اوسی جنون کی حالت مین گنبد
غربی کے اندر جو فرش سنگ بچہا ہوا تہا توڑ ڈالا چونکہ درگاہ شریف آبادی [illegible]
ہے وقت توڑنے کے کسی کو خبر نہوئی کہ ایسے فعل زبون سے باز رکہتا [illegible]
سنگ فرش خارج ہوا۔ اور آب باران کے رستہ کر لینے سے جو گنبد سے [illegible]
ایک قبر بیٹھ گئی اب کون اپنے اہتمام سے اوسکو از سر نو درست کرا[illegible]
باعث جنون یہ ہوا کہ ایک مرتبہ غسل کر کے تہبند ایک [illegible]
جہت سے ڈالدیا تہا جو قبر کہ اندر احاطہ دیوار درگاہ شریف [illegible]
کرام راپڑی قدس اللہ اسرارہم مین زیر درخت آل [illegible]

Marfat.com

بنا کی ہوئی ہے وہ تعویذ اوسیوقت شق ہوگیا اور شامت ارتکاب فعل ہذا نے
بلائے جنون اصغر علی کے سر پڑی۔ اور بعض کا بیان ہے وہ قبر اور تھی اور اس
قبر پر کہ جس کا مذکور ہے ایک ہندو نے ایسی حرکت کی تھی یعنی نہا کر اپنی دھوتی[لہ] ڈال
دی تھی جسکی وجہ سے تعویذ قبر مسبوق الذکر پھٹ گیا اور اب وہ تعویذ قبر شق شدہ
زیر درخت آل قریب دروازہ خانقاہ اندرونی جانب بعینہ موجود ہے اور اوس
ہندو کے ساتھ بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ **دوامی ظہور کرامت**۔ بعد از وصال
رب ذو الجلال۔ قرب و جوار اور جہاں تک فشاء اخبار ہے ہندو مسلمان جس کسی
کی زراعت کو چوہے کاٹنے لگتے ہیں تو میاں قدو صاحبؒ کی احاطۂ قبر سے ایک
اینٹ اوٹھاکر مزرع کشت مسلطہ موشان میں رکھ آتے ہیں پس حق تعالے
بکمال مرتبت و جلال عزت کی وجہ سے کہ مقبولین اوس کی جوار رحمت میں مشرف
منزلت از لیل علے و بلند رکھتے ہیں زراعت کو کاٹنے چوہوں سے محفوظ و مامون
فرماتا ہے پھر جس وقت اوس قطعہ ارض سے جو جنس از قسم اناج پیدا ہوتی ہے
اوس کا مالیدہ کرکے بطریق بھیٹ و پوجا نہیں بلکہ بہ نیت و ارادہ ایصال ثواب
بروح بزرگ موصوفؒ مساکین پر للہ تصدق کر دیتے ہیں اور اینٹ کو جہاں سے
اوٹھایا تھا اوسی جگہ باحتیاط و تکریم رکھ آتے ہیں نواح ہذا میں یہ بات اظہر ہے
اور اسکو شرع شریف میں نذر اللہ کہتے ہیں۔ اور غیر اللہ کسی ولی و بزرگ کے نام
نیاز نذر کرنا اور نام رکھنا مثلاً نذر حسینؓ و نذر میاں قدوؒ وغیرہ منع ہے اور وہ
اولیاء اللہ کو بالذات و خاصۃً نفع و ضرر کا مالک و مختار یقینی تصور کرنا کہ اگر
خوشامد اگر کچھ اونکی نذر نیاز کریں گے تو وہ خوش ہوکر ہماری مقصد آوری

[لہ] دھوتی بروزن [illegible]

Marfat.com

مطلب براری کرینگے اور اگر ایسا نہ کیا تو دہشت ہے اونکی پھٹکار سے دنیا مین تباہ اور برباد ہو جاوینگے - دین اسلام مین یہی صریح و جلی شرک ہے مجوسیان فارس و مشرکین ہنود آتش و اصنام پرستی وغیرہ مین اپنا یہی عقیدہ رکھتے ہین - اور جو کوئی بھی ہمسے شرک ہوگا تمام کا یہی اعتقاد ہوتا ہے اور ایسی ہی ادائیگی کا نام بیٹھ پوجا ہے جسپر بنصوص قطعیہ وعدہ نار عذاب السعیر مقرر ہے لہذا اسبارہ مین تصریح کردینا مناسب سمجھا گیا کہ عوام مسلمان فساد اعتقاد و مظنہ شرکیہ سے بچ جائین ربما خوارق حال ہونا سو اولیاء اللہ کو حق سبحانہ تعالے بجائے حیات و لبعد الممات کی کی بے ادبی کرنے سے بچاتا اور بنی آدم پر اونکی بزرگی قایم رکھنے کے سبب جیسا چاہتا ہے الہام و اظہار کرامت فرماتا ہے وہ حضرات اپنی طرف سے کچھ نہین کر سکتے یہ باتین اختیار عباد سے باہر ہین مالک الملک خالق ارض والسما محض اپنی صفت کریمی و منعمی سے جس کو چاہتا ہے نواز لیتا ہے - اہل اسلام کو اپنا عقیدہ یون ہی درست رکھنا چاہیے - حفظ مراتب اور بہ تعظیم و تکریم اونکی جناب مین پیش آوے اور ظاہرًا بے ادبی و گستاخی اور باطنًا بدظنی و سوئے عقیدگی کو دخل نہ دے - کیونکہ مَن عَادیٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ - حدیث قدسی ہے - نہ ویسا اعتقاد کہ عوام جہال پیر پرست اور گور پرست رکھتے ہین - حوادث زمان اور تقدیر کا بدلدینا بلاؤن کا ٹالنا غیر ارادہ و رضامندی خدا مرادون کا پورا کرنا شادی دینا روزی وغیرہ اونہین کے دم سے وابستہ کلید رطب و یابس مشیت ایزدی کارخانہ خداوندیکے بالجملہ و کلیۃً گویا وہی دخیل کار ٹھیرے - حضرت خواجہ صاحب و شاہ مدار وغیرہما علیہم الرحمہ کے حاجتیون سے پوچھو دیکھو تو کیا کہتے ہین ~~

Marfat.com

ثنا خوان ہے طوائف آپنے یہ حسن ہے بخشا
کسیکا قول ہے اس پاس مین مجھکو دیا لڑکا

کوئی کہتا ہے چھٹی نام سے اک شخص کے اُتری
اوسیدم ہفت صد کی کیسہ زر ٹیھ جی نے دی

تمنا تھی مجھے زن کی دلا دی آپ نے یکسر
ادا منت مین مین نے بہی لٹائی دیگ پہر جاکر

پڑی تھی ایکدن مجہپر مصیبت آن کر بہاری
کرم سے آپنے آکر ہوئی مین میری مددگاری

کہان تک طول دون ہے یہ عقیدہ بعض جاہل کا
زیارت تہ ہفت سالہ سے ثواب اک حج کامل کا

آن اقوال مین خیال کرو کہین بھی حق تعالے سے لگاؤ ہے۔ خیر آؤ مطالب بزرگان راپڑی سنو۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جس کسی نے یہان کسی قسم کی بے ادبی اختیار کی یا یہان کی سنگ وخشت وغیرہ منتقل ومنقلب کردی اُسکی بالآخر ضرور حالت تغیر وابتر اور خراب وخستہ ہوئی ہے۔

علیٰ ہذا القیاس جو کوئی غیر افعال شرکیہ وارتکاب اُمور بدعتیہ و دوراز لزوم ممنوعہ شرعیہ بلکہ بحسن عقیدۃ ومودۃ اور بلحاظ ادب خلوص نیت مالا کلام و دفع خطرات تام داخل قبور اولیاء اللہ والا مقام ہذا ہوا بباعث تقرب وتوسل بزرگان معدن فیوض بیکران جو کچھ وہ مرادات دلی وقلبی اور حوائج دینی ودنیاوی رکھتا ہے بعون اللہ اکثر مطلب رس وفیضیاب وفائز المرام ہوتا ہے۔ فالحمد للہ علٰی دین الاسلام حق۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہان لایعنی بیہودہ باتون اور کل خلاف فعلون مسطورہ بالا سے باز رہے اور مثل حیا، اونکی تعظیم وادب ظاہر و باطن یکسان مرکوز رکھے۔ اِس واسطے کہ اہل ظواہر کا ظاہری ادب ہے اور اہل باطن یعنی صاحب مقامات وکشف وکرامات کا باطنی ادب ہے اور وہ یہ کہ علاوہ آداب وتکریم ظاہریہ کے دل مین بھی اپنے خطرات فاسد اور خیالات باطل

Marfat.com

نہ آنے دے۔ اور ایسے خطروں اور وسوسوں سے دل کو روکے رکھے۔ مثنوی مین حضرت مولوی معنوی فرماتے ہین ؎

دل نگہدارید اے بے حاصلان	درحضور حضرتِ صاحب دلان
پیش اہلِ تن ادب برظاہرست	کہ خدا زینشان نہان و ساترست
پیش اہلِ دل ادب برباطن ست	زانکہ دل شان برسرائر فاطن ست

اور جناب باری جل و علی سے خواہ پیش قبور اولیاء باکمال یا غائبانہ یوں طلب آرزو کرنا الٰہی بحرمت و برکت فلان بزرگ کے میرا فلان مقصد برلا اور مدعا حاصل فرما۔ اس قدر شرعًا درست ہے اسکو کوئی منع نہین کرتا۔

تعظیم قبور ظاہری۔ جائے ضرور یعنی پاخانہ پیشاب کرنا۔ ہنسنا قہقہہ مارنا فحش بکنا۔ ناچنا گانا بجانا۔ قبروں پر پیر رکھکر چلنا وغیرہ وغیرہ منع ہے۔ اور قبور عامہ مسلمین کے ساتھ بھی شریعت غرا مین تعظیمًا یہی حکم ہے۔ کما فی کتب الفقہ۔ اور حین حیات مین اولیاء اللہ اور علما و صلحا کے دستہائے پشت کو بوسہ لینا بھی آیا ہے۔ باقی زیارت قبور سے جو اصلی غرض ہے وہ ہم پیشتر درج کر آئے ہین۔ شروع اسلام مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اس وجہ سے کہ عادتًا برسم زمانہ جاہلیت مسلمان بجائے بت پرستی مبادا زیارت مین قبر پرستی کر بیٹھین جب اصول دین اور قواعد اسلام اچھی طرح واقف ہو گئے تو حضور پرنور نے رخصت مین فرمادیا کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔ منع کیا تھا مین نے تمکو آگے اس سے قبروں کی زیارت کرنے سے پس زیارت کرو تم اس واسطے کہ دیکھنا

Marfat.com

نُور کا بے رغبت کرتا ہے بیچ دنیا کے اور یاد دلاتا ہے آخرت کی۔ رواہ ابن ماجہ
غرضکہ ایسے واقعات وخرق عادات بزرگان کاملین واولیاء واصلین بڑی بڑی
کے صفحا ئے کُتُب اہل الناس قریہ بہا سے نقلاً زبان زد بکثرت ہین طوالتِ کلام
اور ضخامت کتاب کے خیال سے تحریر بیان مین لانے سے متروک رکھے گئے۔ وہ
قادرِ مطلق اور خالق بر حق اپنے مقربین بارگاہ یعنی اولیاء اللہ کے کمالات واعزاز
اور اقتدار اُنکا مخلوقات پر بڑھانے کے خاطر جیسا اوپر تصریح کردی گئی جو چاہے
کر دکھائے وہ قدرت وطاقت ہر طرح رکھتا ہے کیا بعید ہے کچھ تعجب کی بات
نہین۔ اَلْکَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ

تو اگر چاہے تو کیا مشکل ہے کار
تیرے حکمِ خاص سے اے میرے حق
کی زبان کو تو نے گویائی عطا
ماہ وخور سے دی ضیا افلاک کو
وہ ہی نورِ پاک سینون مین رکھا
اور برائے قاطعہ حجت یقین
رہنمائی دین کی جس سے ہوئی
پا اسکے از طفیل مصطفےٰ
نیست کر دون جس سے خود کو سر بسر
گوش دل سے پہر سنون ہر سو بسو
ذرہ ذرہ سے عیان تیرا ظہور

اے خداوندا واے پروردگار
باد پر قایم ہین یہ چودہ طبق
گوش شنوا چشم کو بینا کیا
اور بخشا نور عرفان خاک کو
انبیا واولیاء کے دائما
معجزات اونکو کرامات اِن کو دین
ظلمتِ کفر وضلالت کی گئی
اک چمک اوس نور کی مجھپر بھی لا
جسطرف دیکھون تو ہی آوے نظر
ذکر تیرا ہر گھڑی ہے ہائے ہو
قطرہ قطرہ ہے ثنا خوانِ غیور

Marfat.com

پتہ پتہ دے رہا ہے یہہ ندا
بوٹہ بوٹہ سے برآمد ہے صدا

دیکھ لے چشمِ حقیقت سے دلا
گوشِ دل سے سن سماں ہے کیا بندھا

بوعلی شاہِ قلندر نے لکھا
مجھے وہ عارف اور ولی باصفا

ہیچ میدانی لپہ را این پردہ گیست
نغمۂ چنگ و رباب و عود چیست

گوش سر ہین لیک اس سے بے خبر
اور نہ آوے چشمِ ظاہر سے نظر

نعرہ زن ہون شوق مین یون مہربان
یا الٰہی یا الٰہی ہر زمان

بہر پیرانِ طریقت داد گر
جرم و عصیان سے ہمارے درگذر

اور وساوس سے ہجوم قلب کے
ہون پریشان راحتِ دین مجھکو دے

اپنی اُلفت مین مجھے دیوان بنا
این و آن کی علتون سے کر جُدا

ہو حضورِ دل و چشمِ اشک بار
دور ہون جس سے درونی غبار

دیدۂ باطن کو دے اُوراے غیوب
تا نظر آوین مجھے اپنے عیوب

مین سمجھ لون اپنی ہستی اسے ودود
ہے درِ عرفان کی جس سے کشود

ہر بنِ مو سے روان ہو تیرا نام
ماسوا تیرے نہو غیرون سے کام

ہے تو ہی دارین مین میرا کفیل
ہر مقاصد کا مرے نعم الوکیل

رقتِ قلبی مین جاوے دم نکل
اور نہ آوے نورِ ایمان مین خلل

نام ہے تو کر اسے پورا وصال
یہ نہین تو محض لاطائل ہے قال

اب معلوم نہین حضرت داؤد علیہ الرحمہ راپڑی محلہ شیخوپورہ کی ولاد

Marfat.com

ن سے کوئی کہین باقی ہے یا کل کا خاتمہ راپڑی ہی مین ہوگیا تھا۔ مورخ صاحب فردوسیہ
علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ اولاد شیخ داؤد رحمۃ ہمیشہ شیخ پورہ راپڑی مین سکونت پذیر رہی
اور اہالیان اربابِ راپڑی وساکنان ہنود موضع گڑھی کا زبانی بیان ہے کہ جب شیخپورہ
ویران ہونے لگا کچھ جزوی تن بچ رہے تھے وہ زمین مذکورہ ملکیہ خود موضع گڑہی مین
بیچکر ادہر اودہر چلے گئے۔ اور قبل ازین واقعہ صعب روسار عالی پائیگاہ راپڑی و
شیخصاحبان خاندان زیرو بالا حضرت فریدالدین علیہ الرحمہ راپڑی علاقہ وزمینداری
مین بہت سے گانو رکھتے تھے جب اگلے دارفانی سے ملک جاودانی آباد کرتے
رہے وہ سلسلہ املاک بہی قسمت پذیر نصیب دیگران ہوا۔ وَاللّٰهُ یُوْرِثُ مَنْ یَّشَاءُ
وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ فِی الْاُوْلٰی وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔ چنانچہ۔ نصیرپور۔ فتح پور۔ عباس پور
عطا پور۔ تاتار پورہ وغیرہ مواضع ودیہات جو چہار جانب راپڑی واقع ہین وجہ تسمیہ او
نام سے پکارے جارہے ہین کہ کس وقت ہماری بنا یا تحکم با مملکت حضرات پیام
اہل اسلام سے وابستہ وعطیہ ومنسوب ومتعلق تہی۔ حضرت مخدوم علاؤالدین
رہتاوی فرماتے ہین کہ جب سے ہمارے مورث اعلیٰ متاع دنیوی سے دست کش ہوئے
تھے ہمارے خاندان عالی بنیان مین دو باتین نہ تھین۔ ایک وجہ معاش کیکی تابعداری
اہل حضور قانعین بجناب باری عز شانہ رہے کہ جسکی وجہ سے سناہان ہمعصر فرمان
پذیر تھے۔ دوسرے نکاح آپس مین جاری تہا کہ مولد بصورت احسن منظہر۔ اب دو باتین ایجاد
ہین پابند قیود روزگاریہ بجہت بے صبری ونحوست اعمالی۔ اور رشتہ غیر کفو بہ موجب
تبادل اشکال کا ہے۔

حلیہ نسل اکثر اس خاندان کا یہ ہے گندم رنگ خندان پیشانی کشادہ چشم آنکھون بڑی

Marfat.com

سبقدر سے شیخ ڈوز ہے۔

شجرۂ معرفت پیران طریقت یہ ہے۔ حضرت شیخ داؤد۔ راپڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے نے مرتبۂ خلافت وسلسلۂ بیعت برادر خود حضرت شیخ اسلم راپڑوی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اوس جناب پاک نے پدر اپنے حضرت نصیر الدین ثانی راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اون حضرت عالی نے والد اپنے حضرت مخدوم شیخ نظام راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے برادر اپنے مخدوم شیخ پیر برناوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے پدر اپنے حضرت خواجہ علاؤ الدین ثانی راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے اونہوں نے باپ اپنے حضرت خواجہ نصیر الدین بزرگ راپڑوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے والد اپنے حضرت مولنا بار الدین یا شاہ ولایت برناوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے حضرت نصیر الدین محمود اودہی چراغ دہلوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے حضرت سلطان نظام الدین اولیا بدایونی دہلوی رحمت اللہ علیہ سے۔ اونہوں نے حضرت شیخ فرید الدین مسعود عرف بابا فرید شکر گنج رحمت اللہ علیہ پاک پٹنی سے۔ اونہوں نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی رحمت اللہ علیہ سے اونہوں نے اہلبیان طریقت بادشاہ ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری رحمت اللہ علیہ سے۔ الی ہذا ترتیباً علی الاصح اثبات پایا وہ کتب وتحریرات جنسے واقعات

راپڑی کے متعلق اقتباس واخذ کی ضرورت پڑی یہ ہیں سفرنامہ شیخ ابن بطوطہ۔ تحریرات سید محمود وکیل عدالت ایڈ۔ تاریخ فرشتہ۔ فردوسیہ چشتیہ۔ گزیٹیر منٹر صاحب مشاہدات تحقیق منقولات تصدیق بلخیار الاخیار سفینۃ الاولیا۔ تذکرۃ الاتقیا۔ وغیرہم۔

شجرہ معرفت پیران طریقت ... [illegible]

Marfat.com

قصیدہ عبرتیہ واشعار مناجاتیہ در مآل مؤلف

امیدوار مغفرت از بارگاہ ایزد تعالیٰ

عجیب یہہ انقلابِ زمان سے ہے ۔ نہ ہستی اک صحبت پریان سے ہے

نہین اک حال پر دورانِ عشرت ہے ۔ کبھی اک یوم مین بجید نہان سے ہے

جہان تھے فاضلانِ افضل الدہر ۔ تمسکن اب وہان ناواقفان سے ہے

یہانیں جا شورِ حق اور ذکرِ تہلیل ۔ تفاحش اب وہان وردِ زبان سے ہے

مقامِ بابہ تھے جہان درس تدریس ۔ وہانپر اب صدائے وحشیان ہے

مقیم تھے جہان مردم ہزاران ۔ ہوا بس خاک کا تودہ عیان ہے

تعیش سے جہان مسکن گزین تھے ۔ رہا تکیہ نہ وہ بستر مکان سے

یہانپر گرم تھا بازارِ اجناس ۔ مثالِ سیل اب ریگِ روان سے

کہان وہ قصر وہ بازار وہ چاہ ۔ مٹے ایسے نہین نام و نشان سے

کہان وہ بلبلانِ ہم صفیران ۔ کہان وہ بوستانِ دلستان ہے

لیئے تعظیم سلطانانِ اقلیم ۔ روان تھے وہ پڑاو بیران مکان ہے

تنزلِ رحمتِ باری تھی پیہم ۔ خدایا وہ کہان نورِ نہان سے

دگرگون ہوگیا دفترِ زمین کا ۔ غبارِ غم کا چھایا آسمان سے

تغافل دُور کر غنیمت سے سُن لے ۔ عیان ہر سمت سے آہ و فغان سے

عبث اس بے وفا پر دل لگانا ۔ غضب ہے جو یہان خندان دہان سے

فنا ہے کل، مگر ذاتِ خدا کو ۔ بقا ہے بسر ناطق قرآن سے

[illegible]

Marfat.com

بچشمِ دل اگر عبرت سے دیکھو
نہین کچھ دور ہے رہبری مین آ ؤ
الٰہی از طفیلِ این محبان
عطا ہو ذوقِ کنزِ معرفت سے
فنا کردون ترے رہ مین الٰہا
مرے جرم و گنہ سے وا صد حیف
رہون باچشم تر اور دل سے یکبار
عدوئے نفس و شیطان سی ہوا تنگ
تلفِ عمر گرانبارِ تعب ہو
عذابِ قبر ہولِ حشر صد غم
نہ ہون اصلاً ہجوم افکار دارین
تجہی سے حاجتِ دل مانگتا ہون
توہی عاجز نوازا بستہ در ہر روز
فقیرم مفلسم مسکین گدا یم
کریما کارسازا بے نیازا
مجہے دے اپنے در کی خاکساری
منور کر مرے دل کو الٰہی
مرے زخمِ جگر کا تو ہے مرہم
بدل ہو ہر زبن مو سے ترا نام

بڑے غم کی محبو داستان ہے
سقا برجا بجا شاہد بیان ہے
کہ جسکا نامِ نامی عزّ و شان ہے
عطا وہ جو حیاتِ جاودان ہے
یہ جسمِ ناتوان جو خاکدان ہے
تزلزل مین زمین و آسمان ہے
قساوت دور ہو جو سنگستان ہے
ترے در پر غریب ناتوان ہے
پریشان دل طلبگارِ امان ہے
توہی ہر حال مین رحمت کنان ہے
توہی مقصود بہر این و آن ہے
توہی فریاد رس ہر بیکسان ہے
توہی حامی معین و مستعان ہے
غمِ بر دلِ اسیرِ ناتوان ہے
عفوِ ما رؤفِ بے کران ہے
تمنا ہے یہی مطلوب جان ہے
یہ نورِ معرفت تو ... بان ہے
دلِ سوزان کا میرے رازدان ہے
مرا جبتک معقد جسم و جان ہے

Marfat.com

محبت ہو تری اور حب احمد
طفیل مصطفےٰ عجزم روا کن
مرون تو محو شوق رب مین ایسا
رہے پہر عالم برزخ مین دائم
اٹھون جب حشر مین تو لطف رب سے
وصال خستہ جان سے نہ اب پوچھ
ہوا یا انشیو [illegible] سے کو
اقول انہ یا رب قالا
[illegible] مین آتا حال حشت
الہی نجنی من کل کرب
[illegible] دل سے [illegible] بیا ہا
تو [illegible] کہا [illegible] الغفور لکھا تو

صلوٰۃ اونپر کہ شافع عاصیان ہے
عظیم الشان جنکا آستان ہے
نہ سمجھون صدمہ جانکنی کہان ہے
بہرین صورت جو حامی لالان ہے
ندا ہو خوف سے تجھکو امان ہے
تحزن حال سے وہ غم جان ہے
گناہ انبار سے بار گران سے
تخیل باطل و دل چنان ہے
رہا کر سوز سے سینہ طپان ہے
غنی تو ہے تہی شاہ شہان ہے
درین احوال جو عذب اللسان ہے
ادب اعنی گل باغ جنان ہے

تمت بالخیر والصواب
والیہ المرجع والمآب

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و شفیعنا و نبینا و کریمنا و ابینا محمد و علی آلہ
و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ و اولیاء امتہ اجمعین + برحمتک یا ارحم
الراحمین سبحان ربک رب العزت عما یصفون + و سلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین و علی
کل ملائکۃ المقربین + و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین + امین +

الہی انت فی حالی مجول
تبدل یا الہی کل صعب

فبدل ذلتی بالعز بدل
بحرمت سید الابرار مرسل

Marfat.com

قطعہ تاریخ عالم باعمل منشی بے بدل فصیح و بلیغ نظام و نثار عربی و فارسی اردو جناب امتیاز حسین صاحب المتخلص بہ اصغر سیوہاری ضلع بجنور نوعمر وارد حال شہر میرٹھ۔ از کلام فارسی

زدریکہ شد یگانہ چہ عزیز در جہانست	زگلے کز و عنادل شب و روز در فغانست
بہ نظارہ چون نہ مردم بہزار چشم خواہند	کہ برونق و نظافت چہ عجیب گلستانست
چہ براہ وصف پویم ہمین بس کہ بس نگویم	دل خستہ راست مرہم تن مردہ را روان است
تو بگو بطالبانش ہمین آشکارا اصغر	ایں خزائن التصوف کہ نو یادہ صد فیان است
	۱۳۲۷ھ

دیگر از تحریر اردو

صدا آفرین کی ہے آتی فلک سے	یہہ کہتے بصد شوق ہین حور و غلمان
صدرت سے ضمیر وصال محمد	کہ مرجان و موتی و گوہر کی ہے کان
وہ نادر تصوف کے لکھتے ہین مضمون	کہ عالم زمانہ کے ہین دیکھ حیران
وہ رنگین و روشن ہین کیا خوب صفحے	ہوا ہے رخ غیرت سے لعل بدخشان
سطر ہین کہ ریحان ہی یا ہے یہہ سنبل	کسی مہ لقا کی ہین یا [illegible]
ہے مشک ختن کیا کوئی سونگھے اصغر	جو ہر شاخ ارم [illegible]

قطعہ تاریخ تصنیف عارف خالق علام استادانہ گرامی کلام حافظ امداد حسین صاحب ظہور عرفانی میرٹھی

چو شد طبع این نسخہ با کمال	بہ زیب و [illegible]
خوشا سال طبعش نوشتہ ظہور	پئے اہل ذوق است [illegible]
	۱۹۱۰ء

دیگر از اردو

Marfat.com

عرفان و معرفت مین ہے لاجواب بیشک	فضل حساب حق سے یہ بیمثال نسخہ
تاریخ طبع مین کی کیون اے ظہور کاوش	خورشید معرفت ہے۔ یہ باکمال نسخہ

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر مداح سید المرسلین جناب منشی سید علاؤالدین صاحب المتخلص بہ جلالی میرٹھی تلمیذ حضرت فوق اکبرآبادی از فارسی

چو گشت قلب عارف گشت شاداب	ز رشحات آفاضات وصالی
خطابم کردہ گفتش سال ہاتف	چہ خوش گنجینۂ عرفان جلالی
ہزار و سہ صد و ہم بست و ہفتم	سن ہجر یست اے فرخندہ حالی

۱۳۲۷ھ

از اردو

ہے عجب گنجینۂ عرفان وصال	دیکھئے پر اسکا کھلنا ہے کمال
اے جلالی دی یہ ہاتف نے ندا	لکھ بھی دو تیرہ سو ستائیس سال

۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ از تصنیف فصیح کلام بلیغ بیان ہم طرز فردوسی و خاقانی سحبان زبان حضرت مولانا مولوی نور احمد خانصاحب تخلص نور میرٹھی

فارسی

تو بد است گنجینۂ عرفان اے نور	پئے سنائیقان جمال محمد
کہ مضمون این میکشد جان و دل را	بباد خدا و خیال محمد
ز ہاتف شنیدم کہ در سال ہجری	بلطف محمد و آل محمد
براے مریضان درد معاصی	شفا شد کتاب وصال محمد

۱۳۲۷ھ

اردو

جب مرتب ہو چکی گنجینۂ عرفان کتاب	غل ہوا جنت مین جانیکے لئے رستہ بنا

Marfat.com

دیکھتے ہی بول اوٹھا ہاتف یہ سال | گلشن الانوار دین کا واہ گلدستہ بنا

قطعہ تاریخ من تصنیف ستودہ خصال نیک احوال نعت گو سرور انبیا جناب منشی مرزا رضا صاحب نقل نویس المتخلص بہ تجلی تلمیذ حضرت مولوی نور صاحب میرٹھی

قابلِ داد ہے تری محنت	تو نے کھولا خزانہ عرفان کا
ایک یہ کیا دعا یہ دیتا ہے	دل [illegible] سے ہر مسلمان کا
اے [illegible] صلہ مین اسکے تجھے	ہو میسر وصال سبحان کا
بولا ہاتف کہ یہ سال اسکو	لکھ تجلی چراغ ایمان کا

۱۳ ۲۷ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف منشی محمد بشیر صاحب عاجز تلمیذ حضرت مولانا نور صاحب میرٹھی

عزیز کیون نہو گنجینہ ہے یہ عرفان کا	رہے گا اس [illegible] نہ محروم کوئی نیک نصیب
لکھا ہے مصرع تاریخ خوب عاجز نے	لکھی کتاب یہ بیشک نفیس اور عجیب

۱۳ ۲۷ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف مولوی عون محمد خانصاحب نیر خلف الرشید حضرت نور صاحب میرٹھی

نام ہے گنجینۂ عرفان ترا	کیون نہون پر نور تجھسے شہرت
بولا ایسے نیر یہ ہاتف یہ سال	ہے یہ یکتا آفتاب معرفت

۱۳ ۲۷

قطعہ تاریخ من تصنیف مسٹر حکیم اللہ صاحب وحشی تلمیذ حضرت مولانا مولوی نور محمد صاحب نور میرٹھی

شکر حق گنجینہ عرفان ہوا	رحمت حق سے جہان مین جلوہ [illegible]
نیک بندون کو بجان مرغوب ہے	کیون نہ دل [illegible]
ہان سپہر معرفت پر یہ سال	لکھدے اے وحشی ہے خورشید دار

۱۳ ۲۷

و نیز قطعات تاریخ از جناب سیدی منشی علاؤالدین صاحب جلا د[illegible]

Marfat.com

میرٹھی فارسی

چون رشحۂ کلکِ جواہر سلکِ مولانا وصال	از بہرِ تنشیطِ طبائعِ اہلِ ایقان طبع شد
گفتم جلالی سالِ طبع او چہ بے مثل و نظیر	عین الیقین گنجینۂ عرفانِ یزدان طبع شد

۱۳۰۷ھ

اردو

فضلِ حق سے افضل تحریر مولانا وصال	کر چکے تحریر جب علمِ تصوف صاف صاف
سالِ طبع اُس کا لکھا ہمنے جلالی بے بدل	واہ وا گنجینۂ عرفان ہے کیا بے خلاف

۱۳۰۷ھ

ونیز اشعارِ آبدار قطعۂ تاریخی از جناب منشی ممتاز حسین صاحب صبا اصغر سیوہاروی ضلع بجنور

صدائے خوش لحن در گوش بشنو	تقول الحور شوقاً فی السماء
ہو الغواص فی بحر الفصاحت	سراج الاصفیا نور السماء
بہ کلکِ خوش نگار و دُر فشانش	ہزاران گوہر جان شد فدائی
کلیدِ بابِ گنجینہ تصوف	زبانِ اوست در مضمون کشائی
چہ من گویم کہ مرغ و مور و مردم	ہمہ در نغمۂ مدحت سرائی
چہ خوش تحریرِ مولانا وصالی	دُرِ یکتاست اندر بے بہائی
سوادش چون سوادِ خالِ مشکین	بیاضش رشکِ مہ در خوشنمائی
چو بینی یک نظر گنجینہ عرفان	ستانددل بطرزِ دلربائی
روا باشد مریض المعصیت را	چو گوید ما ھی الا شفائی
ز شعرِ اصغرِ بیدل ترانہ	تو اے بلبل سراپا خوش ادائی
یشافی ذکر ہا من کل وجع	ریاض از فیض بین خوش فضائی
۱۳۰۷ھ	۱۹۰۹ء

تمت

Marfat.com

صحتنامہ اغلاط گنجینۂ عرفان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۲	موضع سریلہ	موضع سرلیہ	۳۸	۱۱	اور وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ	اور وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ
	۱۷	اسعد اہنی	اسعد ابنی	۔۔	۱۳	اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ	اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ
	۱۳	چنانچہ چنگیز خان ہلاکو سے ایساہی ظہور مین آیا	چنانچہ تیموریہ گورگانی ہلاکو یہ چنگیز خانی سے ایساہی ظہور مین آیا۔	۳۹	۵	بنی نے جبکہ لااحصی پکارا	بنی نے جبکہ لااحصی پکارا
				۔۔	۱۷	خیلتہ	حیلتہ
۱۱	۱۳	معمور	مامور	۴۲	۷	لَبِسَ الْمُؤْمِنِ	لَیْسَ الْمُؤْمِنُ
۱۲	۱	مکشوف ورہتے	مکشوف در ہتے	۴۳	۲	اور وسلامت رہا	اور جو سلامت رہا
۔۔	۲	روتی	روتے	۵۰	۷	قوت قوت	قوت وقوت
۱۸	۷	چشمہ بہشتیہ	چشتیہ بہشتیہ	۵۲	۱۶	مجہبر	مجہبر
۲۱	۹	رحمہم اللہ	رحمہ اللہ	۵۳	۴	سَتَّارُ الْعُیُوْبِ	سَتَّارُ الْعُیُوْبِ
۔۔	۱۰	اپنی جاے معمور	اپنی جاے مامور	۵۵	۱۹	عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَالْاَنْبِیَا	عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ
۲۲	۹		عا۵			بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ	بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ
۲۳	۱۴	سبحان اللہ وبحمدہ	سبحان اللہ وبحمدہ	۵۶	۸	مُوْتُوْا قَبْلَ عَنْ تَمُوْتُوْا	مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا
		وجمع وافرہ	وہ مجمع وافرہ	۵۷	۱۸	اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ	اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ
۳۲	۱۳	بدست آوری	بدست آوری			وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ	وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ
۳۷	۳	من تواضع لِلّٰهِ	مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ	۵۸	۱۹	اِنَّ الْبُغْضَ الرِّجَالِ	اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ
۔۔	۴	وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ	وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ	۵۹	۳	مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ	لَا یَشْکُرُ النَّاسَ مَنْ
۔۔	۱۸	خلق بری	خلقِ بری			لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ	لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰		يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ	يُرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ
۶۲	۱۱	نہ انکے مکس	نہ انکے عکس
۶۳	۱۲	مَن رَضَاعَتَهُ	مِنْ رَّضَاعَتِهِ
۶۵	۹	وَالْبَخِيْلُ عَدُوالله	وَالْبَخِيْلُ عَدُوُّ الله
〃	۱۶	نہ خدا ہی ملا نہ وصل صنم	نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
۶۹	۹	گویم مشکل وگرنہ گویم	گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل
〃	۱۱	کوئی طعما	کوئی طعمًا
〃	۱۸	نیم رضا کا کھٹکہ ہے	نیم رضا کا کھٹکہ ہے
۷۵	۱۸	عـ ۵	عـ ۵۳
۸۳	۱۶	نا ایذا رس وغیرہ ماکول اللحم	نا ایذا رس وغیر ماکول اللحم
۱۰۰	۱۳	صدہا قسم کی آرائش	صدہا قسم کی آرائش
۱۰۴	۵	اِنْ تُبْدُوْا مَافِي اَنْفُسِكُمْ	اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
۱۱۶	۱۹	نماز سنن غیر موکدہ پڑھنے سے	نماز سنن موکدہ پڑھنے سے
۱۱۸	۱۷	رقم کرائے ہیں	رقم کرائے ہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۹	۶	جاءکم	جاءکم
〃	۱۷	کنتم خیر امت	کنتم خیر ا
۱۲۱	۱۴	تو	باید
۱۲۲	۶	ما اتاکم الرسول	ما اتاکم الرس
۱۲۳	۱۳	تحت قبائی	تحت قبائی
〃	۱۳	یعرف الولی	یعرف الولی
۱۴۹	۱۷	سکتہ اسود	سکتہ اسود
۱۵۶	۹	مصارف	مصاف
۱۵۸	۱۳	بیشتر	پیشتر
۱۶۵	۷	بلند	بلند
〃	۱۰	آکیشی	آبکشی
۱۶۹	۱۹	گرور کھین	گرور کھدین
〃	〃	روساء	رؤساء
۱۷۵	۱۶	ماہ حق	راہ حق
۱۸۵	۵	نجیم	زنیم
۱۸۶	۴	روئے	روئے

تمت

ذخیرہ محمد ...